الحمد للہ والمنہ کہ رسالہ کاملہ

مرآۃ الیقین

لاغلاط ہدایۃ المسلمین

جسمیں مشہور کرسٹان پادری عماد الدین ملقب بڈاکٹر آف ڈیوی نٹی کی مایۂ فخر کتاب ہدایۃ المسلمین کا جواب اور انکی جہالت اور فریب کا نمونہ دکھا کر انکی منتہا کتاب انجیل کو غیر معتبر ثابت کیا ہی۔ پادریونکے گروہ کو اس عماد الدین اور ڈپٹی صفدر علی کی کرسٹان ہونے سے فخر ہے عماد الدین نے اسلام کے مقابلہ میں کئی رسالے لکھے ہیں اور ہماری طرف سے سبکا جواب دیا گیا ہی برادران اسلام کا فرض ہے کہ ان رسالونکو چھپوا کر شائع کرتے رہیں ایک دو مرتبہ کی چھپنے پر قناعت نکریں تاکہ مسلمان عیسائیونکے فریب سے ہمیشہ بچیں اور مشتہر کرنیوالے ثواب عظیم کے مستحق ہوں

ازافادات کاملہ

مقبول یزداں مجدد دوراں حضرت مولنا سید محمد علی صاحب دامت برکاتہم

بامداد

عالی ہمت والا مرتبت حامی دین جناب عارف معلم صاحب رئیس رنگون

پہلی مرتبہ سنہ ۱۳۰۰ھ میں مطبع نامی کانپور اور دوسری مرتبہ سنہ ۱۳۲۹ ہجری میں

سراج الدین احمد رحمانی کے اہتمام سے

مطبع رحمانیہ مونگیر میں چھپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ بَشَّرَہٗ فِی الْاِنْجِیْلِ بِاِسْمِہٖ اَحْمَدُ وَعَلٰی اٰلِہِ الْاَمْجَدِ وَاَصْحَابِہِ الْمُمَجَّدَۃِ

بعد حمد و صلوۃ کے یہ خاکسار خیر خواہ انام محمد علی نام بھائی مسلمانوں اور عیسائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہی کہ عرصہ بیس برس کا ہوا کہ اہل اسلام اور عیسائیوں میں بازار مناظرہ نہایت گرم ہوا تھا اور مولوی رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر وزیر خاں صاحب نے اہل اسلام کی طرف سے جس زور شور سے تحریریں کیں ہیں اُنھیں ہر منصف مزاج دیکھکر اُن کی داد دے سکتا ہی اُس وقت میں جو اُن کے مقابل پادری فنڈر صاحب تھے اُنھوں نے بہت کچھ زور مارا، مگر مولوی صاحب نے اُن کو مناظرہ تقریری اور تحریری میں کیسا کیسا عاجز کیا ہی کہ پادری صاحب کا دل ہی جانتا ہوگا یا جن منصف مزاجوں نے اُس مناظرہ کو دیکھا ہی وہ اس کیفیت سے بخوبی آگاہ ہیں مولوی صاحب نے بڑی بڑی کتابیں اس فن میں تصنیف کیں، مثلاً (۱) ازالۃ الاوہام (۲) ازالۃ الشکوک[۱] (۳) اعجاز الاحادیث (۴) تقلیب[۲] المطاعن (۵) مُعدِّل[۳] اعوجاج المیزان (۶) اظہار[۴] الحق وغیرہ، از انجملہ اُن کی ایک کتاب لاجواب اعجاز عیسوی ہی عجب نادر

---

[۱] یہ تحقیق دین حق کا جواب ہے ۱۲ [۲] ... [۳] یہ میزان الحق کا جواب ہی ۱۲ [۴] یہ کتاب عربی زبان میں ہے نہایت عمدہ کتاب ہے۔ استنبول اور مصر میں چھپی ہے ۱۲ منہ

+ + + + + + + + + +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمدردان اسلام سے فریاد

برادران اسلام - یہ وقت نہایت فتنہ کا ہے دشمنان اسلام اس مذہب مقدس کے مٹانے میں جانی و مالی بڑی زور سے کوشش کر رہے ہیں بعض کروڑوں روپیہ اور بعض لاکھوں اور بعض ہزاروں روپیہ صرف کرتے ہیں جس کا نتیجہ ظاہر ہو رہا ہے کہ لاکھوں مسلمان عیسائی ہو گئے اور ہزاروں آریہ و قادیانی ہو گئے - اس پر صدمہ یہ ہے کہ ہمارے بھائی مسلمانوں کو کچھ توجہ نہیں ایک وہ مسلمان تھے جنہوں نے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلا دیا اور ہر جگہ آفتاب ہدایت کو چمکا دیا - ایک ہمارا وقت ہے کہ اپنی جماعت اسلام کو سنبھال نہیں سکتے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور کانوں سے سن رہے ہیں کہ اسقدر مسلمان عیسائی ہو گئے آریہ ہوئے قادیانی ہوئے مگر ہمارے بھائیوں کو نہ کچھ غیرت ہے اور نہ کچھ خوف خدا اس میں ہمارے علما جنہیں زبان رسول کا خطاب ہے اور جہلا اور امرا ہیں سب کا ایک حال ہے ہمارے علما اور امرا شاید میری اس گستاخی سے ناخوش ہوں میں ان سے معافی چاہتا ہوں اسلام کی بربادی دیکھ کر دل بیچین ہے بے اختیار آپکو بھائی سمجھکر یہ باتیں زبان و قلم سے نکلتی ہیں غضب تو یہ ہے کہ بیسیوں انجمنیں جاری ہیں نام اونکا حمایت اسلام یا اور شاندار نام ہے اسیطرح بہت سے مدرسے ہو گئے اب تک دین کا کوئی کام ایسا نہیں ہوتا جسکی اسوقت بہت ضرورت ہے اگر ایک دو انجمن ایسی ہوں کہ جواب کا ذمہ لیں اور ہر فرقہ باطلہ سے مقابلہ پر قائم ہوں جیسے انجمن قادیانی وغیرہ ہیں ویسے مقابلہ میں یہ کام کریں ہر ایک انجمن میں مبلغ مقرر کیے جائیں اور رسائل انکے مقابلے کیلئے مشتہر کیے جائیں اور مبلغین ان رسائل کو لیجا کر عوام کو سنائیں اور سمجھائیں ہمارا علما کو یہ ہدایت و تبلیغ کا فرض ادا ہو اہل ثروت اپنا روپیہ ان رسالوں کے چھپوانے میں صرف کریں اور یہ خدمت اخروی سے سمجھیں - عرض کنندہ محمد اسحٰق رحمانی

کوئی جواب کامل اب تک اس کتاب کا مطبوع نہین ہوا، اوّل تو یہ کہ اکثر اہل اسلام دیندار مثل حضرت مسیح اور اُن کے حواریون کے محض بے بضاعت اور متوکل ہین، گو بعض شخص بسبب کسی مصلحت کے سفید پوش ہون مگر حقیقت حال دیکھئے تو اُن کے گھر مین سوا اللہ کے نام کے اور کچھ نہوگا اور جنھین کچھ ثروت ہی وہ ادھر کچھ توجہ نہین کرتے، دوسرے یہ کہ بعض اہل اسلام کے ذہن مین یہ سمایا ہی کہ مباحثہ محض لغو چیز ہے، مفت مین تضیع اوقات ہی اور بعض صاحب عیسائیونکی تحریرون کو محض بے حقیقت سمجھکر کچھ التفات نہین کرتے، غرض ایسی ہی وجھون سے پادریون کو بہت کچھ دلیری ہوگئی ہی، اگر اہل اسلام کو توجہ تام ہوتی تو کسی پادری کو مجال کلام نہ ہوتی اس خاکسار سے بعض احباب نے ہدایت المسلمین کے کامل جواب کی درخواست کی تھی، مگر چونکہ مین نہایت عدیم الفرصت تھا اُن کی تعمیل ارشاد سے معذور رہا اور بالکل اعراض بھی مناسب نجانا، دل مین آیا کہ ہدایت المسلمین کے کچھ اغلاط اور اُس کے مصنف کی بے باکیان اور دروغگوئیان طشت ازبام کی جائین، تاکہ عوام اُن کے دام تزویر مین نہ آئین اور جان لین کہ جن پادری صاحب نے یہ شور و شر مچایا ہی اور جاہلون مین اپنے تئین بڑا مولوی بنایا ہی اُنکی جہالت اور تلبیس کا یہ حال ہی لہذا مین نے یہ رسالہ مختصر تحریر کیا، اور نام اسکا **مرآة الیقین لاغلاط ہدایة المسلمین** رکھا اور اس کو تین باب پر منقسم کیا، **باب اوّل** مین اُن مقامات کا جواب ہی جس مین مجیب نے مولوی رحمۃ اللہ صاحب کے حوالون کا انکار کیا ہی اور اپنی جہالت کے باعث مولوی صاحب کو جھوٹا بنایا ہی، اس باب سے مجیب صاحب کی دین مسیحی سے کمال ناواقفی اور جہالت اور تعصب[1] اہل انصاف پر بخوبی ظاہر ہوگا مجھے یاد پڑتا ہے کہ دو[2] یا[3] تین حوالے رہ گئے ہین صرف اس وجہ سے کہ وہ کتابین میرے پاس اس وقت موجود نہ ہین اگر اُنھین اصرار ہو تو مجمع کرکے یہ دعوی پیش کرین اور مجھے اطلاع دین، پھر دیکھین کہ

[1] میرے بیان کو شاید کوئی زیادہ گوئی پر محمول کرے اس لئے مین اُن کے ہم مشرب کی تحریر کا حوالہ دیتا ہون پادری رجب علی نے ریویو اظہار عیسوی مین جو اخبار سفیر ہند نمبر ۳۲ سنہ ۱۸۸۰ع مین چھپا ہے اس شد و مد سے پادری صاحب کی خبر لی ہے کہ قابل دید ہے ۱۲ منہ

کتاب ہے جس کی خوبی بیان نہین ہوسکتی کسی مخالف کا زہرہ نہین کہ اس کے جواب مین قلم
اٹھاسکے ، یون آئین بائین شائین بکنے کو جس کے جی مین آوے بکے ، جس وقت یہ کتاب
لکھی گئی تھی اوس وقت مین بڑے بحاث پادری فنڈر صاحب موجود تھے اور مدت تک بعد طبع
اس کتاب کے زندہ رہے ، اور متعدد کتابین اس مناظرہ مین لکھین اور بہت کچھ خاک چھانی ،
مگر اس کے جواب مین قلم نہ اٹھاسکے اور بعد اس کے چودہ برس تک کسی پادری کالے یا گورے نے اوسکے
جواب کا دم نہ مارا ، بعد اس مدت کے سنہ ۱۸۶۶ع مین ایک کرشچن عماد الدین نے
اپنی سرخروئی کے لئے اس کے مقابلہ مین لاف زنی کی اور آدھی تہائی کتاب کے جواب مین
الٹی سیدھی تقریرین کین اور چکنی چپڑی باتین بنائین ، تاکہ شکست کا تدارک کسی طرح ہضم ہووے ،
مگر بفضلہ تعالیٰ مجیب صاحب چونکہ فریقین کے علم سے بے بہرہ تھے جہان کوئی تقریر الٹی سیدھی
نکلی وہان جھٹ پٹ مولوی صاحب کے جواب سے انکار کر دیا اور [illegible] مسیحیہ کو
مجہول الحال غیر معتبر بتادیا ، بیچارے کیا کرتے کسی طرح پیچھا تو چھوڑاتے مصرع عزت دراز
باد کہ این ہم غنیمت است ، مجیب نے سمجھا کہ اس وقت تو صلہ مین روپیہ ہاتھ آئیگا آئندہ دیکھا
جائیگا ، اس کتاب کو چھپے ساتوان برس ہے اس عرصے مین اہل اسلام نے بہت کچھ اس کتاب کی
خدمت[ف] کی ہے چنانچہ ایک جواب کامل جناب مولوی حافظ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہے جس کا
نام رجم الشیاطین ہے اور ایک جواب جناب مولوی ابو المنصور صاحب نے
تحریر کیا ہے جس کا نام عقوبۃ الضالین ہے اور یہ بھی سنتا ہون کہ ایک
جواب مولوی عبید اللہ صاحب نے ارقام کیا ہے ، اور باقی متفرق تحریرین اہل اسلام
نے اس کے جواب مین لکھی ہین ، اور کچھ تحریرین منشور محمدی مین چھپ بھی گئی ہین مگر بوجوہ چند

ف ایک عمدہ جواب جس کا نام تنزیہ الفرقان ہے مولوی سید محمد صاحب کی تصنیف سے سنہ ۱۲۹۲ ہجری مین مطبع
سفینہ دم آگرہ مین چھپا ہے یہ کتاب صرف اس حصے کا جواب ہے جس مین قرآن مجید پر اعتراض کئے ہین ، اگر اس قدر
جو ہے کہ ہدایۃ المسلمین کامل ہے ایک سو صفحہ زیادہ ہے اہل انصاف کے نزدیک نہایت عمدہ اور کافی جواب ہے اور
معائنہ کے لئے توضیح کے جزے بھی کافی نہین ہوسکے . غرضکہ چار جواب ہماری طرف سے ہوئے ہین ۱۲ منہ

فرقہ ابیونی ٹیر اور یونی ٹیرین نے متی کے باب اول اور دوم کو الحاق بتایا ہے، جواب یہ ہے کہ آپ اوّل تو بلا سند کتاب یہ دعویٰ کرتے ہیں جواب یہی طلب حقیقت اور دعویٰ تحقیق ہے کہ مشہور تفسیر ہارن بھی نہ دیکھی، حوالہ بے سند بتا دیا۔ مگر بیچارے کیا کریں، اتنا مادہ کہاں سے لاویں، کہ تفسیر ہارن دیکھیں، اب میں آپ کو بتائے دیتا ہوں کسی کی مقام نکلوا کر پڑھوا لیجئے گا، ہارن[۱] صاحب جلد ۴ صفحہ ۴۲۷ متن و حاشیہ مطبوعہ ۱۸۲۲ء میں لکھتے ہیں کہ فرقہ یونی ٹیرین نے انجیل متی کے باب اول اور دوم کو الحاق اور جعلی قرار دیکر اپنے نسخے سے نکال ڈالا اور فرقہ ابیونی ٹیرین کی دو قسمیں ہیں اور دوسرے قسم کی نسبت ہارن نے تسلیم کیا ہے کہ ان کے نسخے میں یہ دونوں باب نہ تھے۔ (ہارن جلد ۴ صفحہ ۲۴۶)

مقام دوم قولہ صفحہ ۵۳ یہ جو مولوی صاحب نے کہا کہ جیروم نے آخر باب انجیل مرقس پر بعض متقدمین کا شبہ بتایا ہے یہ بالکل مولوی صاحب نے جھوٹ کہا، کیونکہ تفسیر ہارن جلد چہارم میں لکھا ہے کہ جیروم یوں لکھتا ہے کہ مرقس کا آخری باب تمام یونانی نسخوں میں پایا جاتا ہے، ہرگز اُس پر کچھ شک نہیں، جواب پادری صاحب کچھ خبر ہے کہاں بھٹکے، یہ عجیب بات ہے کہ مولوی صاحب تو اغلاط نامہ کا حوالہ دیں اور آپ تفسیر ہارن میں دیکھیں دیانت اسی کا نام ہے اہل حق کا یہی کام ہے ناقل جس کتاب کا حوالہ دے اُسے دیکھنا چاہئے، نہ یہ کہ دار و مدار کسی کتاب کا ہو اور آپ دیکھیں کسی کتاب میں، پھر صفحہ ۵۵ میں کہتے ہیں کہ مولوی صاحب نے جو حوالہ دیا ہے، ہارن صاحب کی کتاب میں بموجب پتہ کے دیکھو۔ یہ طرفہ ماجرا ہے کہ وارث صاحب اغلاط نامہ کا حوالہ اور ہارن صاحب کی تفسیر میں دیکھا جائے یہ وہی مثل ہوئی۔ ع

چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا ✦ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا ✦ ایسی باتیں لکھنے کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ مجیب نے تعصب کی پٹی اپنی آنکھوں پہ باندھ لی ہے اس لئے

[۱] ہم نے اس رسالہ میں جہاں تفسیر ہارن کا حوالہ دیا ہے وہ ۱۸۲۲ء کی مطبوعہ ہے، پادری صاحب جب میرے نشانات دہی کا مقابلہ کریں تو خدا کے لئے اسی سنہ کی مطبوعہ سے مقابلہ کریں ۱۲ منہ

شل اُن کے نامہ اعمال کے کیسی روسیاہی اُن کو ہوتی ہے۔ بابِ دوم میں پادری صاحب کے چند دروغ بیان کئے گئے ہیں، جن سے اُن کی کمال بددیانتی اور تلبیس عوام ثابت ہوتی ہے، بابِ سوم میں بعض اُن اغلاط کا بیان ہے جن سے مجیب کی ناواقفی دین اسلام اور علوم عربیہ سے اظہر من الشمس ہو جائے گی -

باب اوّل

مجیب صاحب اپنے دیباچہ میں مولوی صاحب کی نسبت لکھتے ہیں (صفحہ ۸) اور بعض بعض جگہ محض جھوٹ حوالے دئے کہ فلاں کتاب میں یہ بات لکھی ہے حالانکہ وہاں ہرگز نہیں لکھی یا اور طرح لکھی ہے، اور بعض نام بھی اُس نے اپنے دل سے فرض کر لیے ہیں انتہیٰ، اقول جھوٹے پر خدا کی لعنت، اے صاحب یہ قول پادری صاحب کا محض دروغ بے فروغ ہے، مولوی صاحب کا ایک حوالہ بھی غلط نہیں اور نہ کوئی نام فرض کر لیا ہے، مجیب صاحب شاید اپنے اوپر قیاس کرتے ہیں سو خاطر جمع رکھیں ایسا نہیں ہو سکتا چنانچہ ناظرین رسالہ ہذا کو بعد ملاحظہ اس رسالہ کے بخوبی واضح ہو جائیگا، اور قطع نظر اس کے اگر پادری صاحب اس قول میں سچے ہیں تو کسی شہر میں مجلس مناظرہ منعقد کریں، اور جن کتابوں کے حوالوں سے پادری صاحب انکار کرتے ہیں وہ بھی موجود ہوں اور اس امر کا اشتہار دیدیں، انشاء اللہ یہ راقم وہاں حاضر ہوگا اُس وقت جلسہ عام میں پادری صاحب کا جھوٹ یا سچ ہر شخص پر ظاہر ہو جاویگا، اگر مجیب صاحب کچھ حیادار ہوں گے تو ایسا جلسہ کریں گے یا اس رسالہ کو دیکھکر اپنی کتاب کو دریا میں ڈبو دیں گے اور اگر چکنے گھڑے ہیں تو کان میں تیل ڈالکر بیٹھ رہیں گے اور اپنے ہم مشربوں کو چکنی چپڑی باتیں بناکر خوش کر دیں گے۔

اب میں اُن بعض مقامون کو نقل کرتا ہوں جن میں پادری صاحب نے مولوی صاحب کے حوالوں سے انکار کیا ہے یا بے سند بتایا ہے **مقام اول** ص ۱۵ مولوی صاحب نے کہا کہ

علاوہ اس کے صفحہ و سطر بتانا کیسی لغویات ہی ہمیشہ کتابین بار بار چھپتی رہتی ہین، اب اگر کسی
شخص نے صفحہ بتا دیا اور دوسرے شخص کے پاس وہ کتاب اُس سنہ کی مطبوعہ نہوئی تو پھر
کیونکر اُس کا صفحہ مطابق ہوگا، مثلاً پادری صاحب جو ہارن کا صفحہ بتلاتے ہین میرے نسخہ
میں وہ مقام اُس صفحہ میں نہیں ہی تو اب میں کہدوں کہ پادری صاحب کی بات قابل اعتبار کے نہیں ہے
صفحہ سطر بتاؤ، اب پادری صاحب نے جو تفسیر ہارن کا حوالہ دیا ہی اوسکا جواب سنئے اول تو حوالہ کیا خوب دیا ہے کہ
۴ باب صفحہ ۹۴ بھلا کون سے ۴ باب مین دیکھا جائے، تفسیر ہارن مین تو بہت سے چار باب مین
اگر پادری صاحب کا طرز اختیار کرین تو بے تامل کہدین کہ حوالہ غلط ہی، مگر ہمارا یہ شیوہ نہین ہے
یہ اُنھین کو مبارک رہے، قطع نظر اسکے ناظرین پادری صاحب کی دہوکے بازی اور دغا بازی
کو خیال کرین کہ مولوی صاحب نے تو یہ کہا تھا کہ بعض متقدمین کو بعض بعض جگہ انجیل لوقا کے
بائیسوین باب پر شبہ تھا، مجیب نے بعض بعض جگہ کی قید کو اوڑا کر یہ لکہا کہ سب پرانے نسخون
مین لوقا کا ۲۲ باب موجود ہی اُس پر کچھ شبہہ نہین ہی، اب مین مجیب صاحب سے دریافت کرتا ہون
کہ اُن کا یہ کہنا کہ لوقا کا ۲۲ باب سب قدیمی ترجمون اور سب پرانے نسخون مین موجود ہی اس سے
اُن کی کیا مراد ہی، آیا یہ مراد ہی کہ یہ باب پرانے نسخون مین موجود ہی اگرچہ بعض ورس نسخون
یا کسی مین بعض ورس پر شبہہ کا نشان بنا ہوا ہی، اگر یہی مراد ہی تو مولوی صاحب کا مدعا ثابت
ہوگیا یعنی ۲۲ باب کے بعض ورس مشتبہ ہوگئے اور اگر یہ مراد ہی کہ سب نسخون مین بلا کم و بیش ۲۲
باب موجود ہی تو محض دروغ ہی، ہارن صاحب ہرگز یہ نہین لکھتے بلکہ جلد ۴ صفحہ ۳۰۲ مطبوعہ
سنہ ۱۸۲۸ء مین لکھتے ہین کہ ورس ۴۳ و ۴۴ باب ۲۲ لوک کا نسخہ الکزنڈریانوس اور واطیکانوس
اور لیسٹرنیس اور ونڈوبونیس لسکی ۳۱ اور ترجمہ شہیڈک میں نہیں ہیں اور نسخہ بسلینس
اور واطیکانوس نمبر ۳۴۵ اور بعض اور جدید نسخون مین اُن پر شبہہ کا نشان بنا ہوا ہی اس لیئے
اِنکی صحت مین تنازع ہوا ہی اور اپی فانوس اور ہلیری اور جیروم شہادت دیتے ہیں کہ انکے
وقت مین یہ آیتین یونانی اور لاطینی نسخون میں نہ تھیں پھر ہارن لکھتا ہی کہ جن وجوہ سے

اونھین کچھ نہین سوجھتا یہ تو مجیب کی دھوکے بازی کا بیان تھا، اب ناظرین یہ بھی دیکھ لین کہ تفسیر ہارن مین کیا لکھا ہی، تاکہ مجیب صاحب کی دروغگوئی اور لن ترانی بخوبی ظاہر ہو جائے، خدا کا شکر ہے کہ ہارن نے بھی کوئی بات مولوی صاحب کے مدعا کے مخالف نہین لکھی، ہارن جلد چہارم حصہ ۱ باب ۲ فصل ۲ صفحہ ۲۸۵ - ۲۸۶ مین لکھتا ہے کہ بعض محققون نے خیال کیا ہی کہ انجیل مرقس کے باب ۱۶ کے آخری ۱۲ ورس انجیل نویس کی تحریر نہین ہین اسکا بیان یہ ہے کہ نبتا کے بشپ گیری گوری نے کتاب کپاڈوسیا مین قیامت کے ذکر مین لکھا ہے کہ زیادہ صحیح نسخون مین انجیل مرقس ان الفاظ پر ختم ہوئی ہی (کیونکہ وہ ڈر گئے) اور جیروم کہتا ہی کہ چند نسخے یونانی جو مین نے دیکھے تھے اُن مین یہ آیتین تھین انتہیٰ، اب ناظرین ملاحظہ کریں کہ ہارن نے کون بات مولوی صاحب کے خلاف لکھی اصل مدعا جو مولوی صاحب کا ہی اُسے تو ہارن صاحب نے بھی بخوبی ثابت کر دیا، یعنی بعض محققین کو اس انجیل کے آخری باب مین شبہہ تھا، باقی رہا جیروم کا قول اس مین یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیروم کے دو قول ہین ایک تو بعض متقدمین کا قول اُس نے نقل کیا ہی اور ایک خود اُس کی رائے ہی، وارڈ صاحب نے قول اوّل بیان کیا ہی جیسے مولوی صاحب نقل کرتے ہین، اور ہارن صاحب نے قول ثانی نقل کیا ہی، بہر حال اس مین بھی کسی طرح کا تعارض نہین ہے ۔

مقام سوّم ۔ صفحہ ۵۵ وارڈ صاحب کی کتاب کا صفحہ سطر بتاؤ، ہرگز آپ کی بات قابل اعتبار نہین ہی، پس وارڈ صاحب نے کہین نہین لکھا، بلکہ ہارن صاحب نے تفسیر کے ۴ باب صفحہ ۹۴ مین صاف لکھا ہی کہ سب قدیمی ترجمون مین اور سب پرانے نسخون مین لوقا کا ۲۲ باب موجود ہی، ہرگز اُس پر کچھ شک شبہہ نہین انتہیٰ **جواب** مولوی صاحب نے جاہلون کے دیکھنے کو حوالہ نہین دیا جسے اتنی بھی تمیز نہ ہو کہ اس بحث کا کون موقع اور کون محل ہی اُس سے مولوی صاحب خطاب نہین کرتے مولوی صاحب کا کلام اہل علم سے ہے جو ہر ایک بات کے موقع اور محل کو جانتے ہین اُنھین صفحہ و سطر کی کچھ حاجت نہین ،

کب تسلیم کرتا ہی کہ مدرسہ سکندریہ اس انجیل کی تصنیف کے بعد ہوا ہی یہ تو آپکا دعوی ہی اس کو دلیل مین
پیش کرتے ہو اگر آپ کا قول صحیح ہی تو طرف ثانی بھی کہہ سکتا ہی، کہ یہ کہنا کہ انجیل یوحنا مدرسہ اسکندریہ
کے قبل تصنیف ہوئی تھی کیسی جہالت اور نادانی ہی، کیونکہ یہ انجیل مدرسہ اسکندریہ کے طالب علم نے
لکھی ہی پھر کیا اُسکے طالب علم عالم خیال مین پہلے ہی قائل ہو چکے تھے جو اس تقریر کا جواب عجیب
عجیب پہلے سوچ رکھا ہو وہی جواب اُن کی تقریر کا ہو جائیگا اور پھر پادری صاحب ارجن کی تعریف لکھتے ہین
کہ بہت بڑا عالم فاضل مشہور اور معروف ہی، وہ کلام الٰہی کی تحقیقات مین کتابین تصنیف کرتا رہا۔
مین کہتا ہون کہ یہ وہی ارجن جو اپنی تفسیر کے پانچوین جلد انجیل یوحنا کی شرح مین لکھتا ہی کہ پولوس
نے جمیع کنائس کی طرف کچھ نہین لکھا، اور جو کسی کی طرف کچھ لکھا بھی ہی تو صرف دو چار سطرین (تاریخ
یوسی، بیس کتاب ۶ باب ۲۵) اب کہئے اگر ارجن بڑا محقق ہی اور اسی کے قول پر دار و مدار ہی
تو تمام نامہائے پولوس کو انجیل سے خارج کیجئے، اور مین ارجن کی اس تحقیق پر صاد کرتا ہون
افسوس کہ اس کی تحقیق مین کچھ تھوڑی سی کسر رہ گئی یقین تھا کہ اگر کچھ دنون اور تحقیق کرتا تو کل
انجیلون سے انکار کرتا، سوا اصلی انجیل کے اور یہ بھی یاد رہے کہ ارجن وہ شخص ہی جس نے فتوی
دیا تھا کہ جھوٹی کتابین بنا کر حواریون کی طرف منسوب کر دینا جائز ہی، چنانچہ سر ولیم میور، صاحب
تاریخ کلیسا کے باب سوم حصہ دوم مین لکھتے ہین، جب ارجن کا یہ حال تھا تو کیا عجیب تھا کہ یہ
انجیل اُس نے اپنے طالب علم سے لکھوا کر یوحنا کا نام لکھوا دیا ہو **قولہ** اور استاڈلن کوئی فرضی یا
مجہول نام ہی جس کو دنیا مین نہ کوئی عالم جانتا ہی نہ کوئی جاہل الخ **جواب** کسی جاہل کے نہ جاننے سے
کوئی مشہور شخص مجہول نہین ہو سکتا ہی، پادری صاحب آپنے یہ کتاب لکھ کے اپنی جہالت کیون طشت
از بام کی۔ اگر خوف خدا نہ تھا تو دنیا کی رسوائی کا تو کچھ خیال کیا ہوتا، سنیئے استاڈلن وہ عیسائی
عالم ہی جسے ہارن نے اُن عالمون مین شمار کیا ہی جو یوحنا کی انجیل مین اُس عورت کے زنا کے قصہ کی
صحت کی قائل ہین او، کتاب استاڈلن جس کا نام ہارن نے لکھا ہی سنہ ۱۸۳۰ء مقام گٹن گانی ملک جرمن مین
مطبوع ہوئی ہی۔ تفسیر ہارن، صاحب جلد ۴ حصہ ۲ باب ۲ فصل ۵ ذکر انجیل یوحنا دفعہ ۱ صفحہ ۴۱۶ متن و حاشیہ دیکھو

یہ آیتیں نسخوں میں چھوٹ گئی تھیں یا ان پر شبہہ کا نشان تھا وہ ظاہر ہے یعنی بزدل لوگوں نے اس خوف سے ان کو چھوڑ دیا تھا کہ مبادا ایرین فرقہ کی تائید ہووے انتہیٰ، اگرچہ ہارن کی رائے بہ نسبت ان ورسون کے یہ معلوم ہوتی ہو کہ مشتبہ نہیں ہین مگر میری غرض ہارن کی رائے بیان کرنا منظور نہیں، بلکہ اس قدر منظور ہو کہ ہارن کے بیان سے معلوم ہوا کہ چند نسخوں اور چند ترجموں میں یہ آیتیں نہ تھیں اور بعض میں مشتبہہ ہونے کا نشان تھا، اور ہارن کے اس بیان سے یہ بھی ثابت ہوا کہ متقدمین مسیحی اپنے مخالف کے خوف سے اپنی کتاب میں تغیر کر دیتے تھے خیال کرنے کا مقام ہو کہ ایسے شخصوں کی کتاب پر کیونکر اعتبار ہو سکے، باوجود ان باتوں کے پھر اپنی کتاب کے اعتبار کا دعویٰ ہے،

مقام چہارم قولہ ص۵۶ اور وہ جو لوتھر صاحب کی نسبت لکھا ہو کہ وہ تینون انجیلون کو نہ مانتے تھے، اور حوالہ والسنگھام کا دیا ہو بالکل غلط ہو اور لوتھر صاحب پر بہتان بندی ہے، والسنگھام میں ہرگز نہیں لکھا **جواب** یہ کتاب ابتک مجھے میسر نہیں آئی، مگر میں بالیقین یہ کہتا ہوں کہ حوالہ صحیح ہو اور پادری صاحب جھوٹے ہین، کیونکہ جب ہم نے سو جگہ انکا جھوٹ دیکھا اور جن جن حوالوں کا انھوں نے انکار کیا تھا وہ سب صحیح نکلے پھر یہان بھی ہمیں اسی پر قیاس کرنیکا نہایت موقع ہو، اگر پادری صاحب اپنے دعوے میں سچے ہیں تو تحریر کریں کہ یہ کتاب میرے پاس موجود ہو یا فلانی جگہ مل سکتی ہو، جس کا جی چاہے اسے دیکھکر نکال دے پھر دیکھئے کہ ہم نکال دیتے ہیں یا نہیں،

مقام پنجم قولہ صفحہ ۵ یہ جو کہا ہو کہ مدرسہ اسکندریہ کے کسی طالب علم نے یہ انجیل لکھی ہو کیسی نادانی اور جہالت کی بات ہو، اسکندریہ کا مدرسہ اس انجیل کی تصنیف کے بعد ہوا ہو، کیا اسکے طالب علم عالم خیال میں پہلے ہی قائل ہو چکے تھے **جواب** ماشاء اللہ پادری صاحب کی کیا تقریر ہو کہ طفل مکتب بھی دیکھکر ہنستے ہیں، بھلا یہ تو فرمائیے کہ جو شخص یہ بات کہتا ہو کہ انجیل یوحنا مدرسہ اسکندریہ کے کسی طالب علم نے تصنیف کی ہو وہ اس امر کو

نقل کیا ہی کہ اب ڈاکٹر برشینڈر کے حق مین انصاف کی راہ سے یہ بیان کرنا چاہیے کہ اُس نے اپنی کتاب ہینڈ بک طبع ثانی کے دیباچہ مین اس فقرہ کی صحت کی بابت اپنا اطمینان ظاہر کیا ہو، قابل مقام غور ہی کہ جب ہارن نے برشینڈر کا رجوع کرنا اُس اخبار سے نقل کیا ہو جو ۱۸۴۱ء مین چھپا ہو پھر نسخہ ۱۸۲۲ء مین یہ مضمون کیونکر ہو سکتا ہی، جس تحریر سے ہارن نقل کرتا ہی وہ تحریر تو پانچ برس اس نسخہ کے چھپی ہی۔ پھر مولوی صاحب کہان سے نقل کرتے، اس صفحہ مین مجیب نے جو کچھ زبان درازیان بہ نسبت ڈاکٹر وزیر خان صاحب کے کی ہین اور اُن کو دونون مذہبون کے علم سے بے نصیب بتایا ہو اس کا جواب مین کیا دون، سوا اس کے کہ جو اہل انصاف ہین وہ اُن کی تحریرین دیکھکر دریافت کرین گے کہ ڈاکٹر صاحب وہ شخص تھے کہ پادری فنڈر صاحب کا ناطقہ بند کر دیا اصل یہ ہو کہ بفحوائے اَلْمَرْءُ یَقِیْسُ عَلٰی نَفْسِہٖ مجیب عجیب اپنے اوپر قیاس کرتے ہین یعنی لفضلہ تعالیٰ جس طرح مجیب دونون مذہبون کے علم سے بے بہرہ ہو اسی طرح ڈاکٹر صاحب کو سمجھتا ہو،

مقام ہشتم مولوی صاحب نے ہارن سے نقل کیا تھا کہ بعض درسون باب ساتوین اور آٹھوین انجیل یوحنا سے جمہور علماے مسیحیون نے انکار کیا ہو، اس کے جواب مین پادری صاحب فرماتے ہین کہ وہ آیتین اور وہ اختلاف اور کتابون کے پتے تبلاؤ ورنہ جھوٹا دعوے کرتے ہو، **جواب** پادری صاحب کو کیا ہو گیا ہو سوا انکار کے انھین اور کچھ بھی آتا ہی، مولوی صاحب نے پتہ نشان سب کچھ بتا دیا ہی اگر پادری صاحب کی آنکھون پر پٹی بندھی ہو تو اس کا کیا علاج ہو، ناظرین ملاحظہ کرین کہ مولوی صاحب نے اِس مقام پر حوالہ دیا ہی کہ اس کا بیان فصل دوسری مقصد تیسرے مین آتا ہی پھر مطابق وعدہ کے مولوی صاحب نے بشرح و بسط فصل مذکور مین اِن درسون کا الحاقی ہونا بیان کیا ہی مجیب صاحب جواب لکھنے بیٹھے مگر یہ نہوا کہ وہ مقام نکال کر دیکھ لین، ایک لطف اور سنئیے یہان تو مولوی صاحب سے پتہ اور نشان پوچھا جاتا ہی اور جب وہان پہونچے جہان پتہ نشان بتایا گیا ہی تو اعتراض کو تسلیم کر لیا ناظرین ہدایت المسلمین کا صفحہ ۱۰۲ ملاحظہ کرین وہان مجیب عجیب کے آنکھون مین سرسون پھول گئی سوائے تسلیم کے کچھ بن نہ پڑا، یہ بھی یاد نہ رہا کہ پہلے ہم کیا لکھ آئے ہین، سچ ہے دروغگو را حافظہ نباشد،

مقام ششم قول صفحہ ۵ پر آپ کا بیان کہ ہارن صاحب الوجین فرقہ کی نسبت ایسا لکھتے ہیں لیکن غلط اور جھوٹ ہے اور ہارن صاحب پر بہتان ہے الخ جواب صاحب اعجاز کی یہ غرض نہیں کہ ہارن خود اس فرقہ کے وجود کا قائل ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہارن [illegible] قبلہ گاہ اُسکے وجود کے قائل ہیں اور ہارن نے اُن کا قول نقل کیا ہے، وہ قول یہ ہے کہ الوجین وہ فرقہ ہے کا وجود دوسری صدی میں بیان کیا جاتا ہے اس کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ اُس نے [illegible] اور اُس نے کُل تصنیفات سے انکار کیا ہے، مگر ہم کو فرقہ الوجین کی خبر نہیں ملتی، کیونکہ ہم کو اُن کی کوئی کیفیت بجز اُن ما بعد او غیر محقق حالات کے جو فلاسٹر اور اپی فانوس اور [illegible] نے لکھا ہے اور قدمائے مورخین [illegible] بیان نہیں کرتے اسلئے گمان غالب ہے کہ کوئی ایسا فرقہ [illegible] اب اہل انصاف ملاحظہ کریں کہ مولوی صاحب کا مطلب بہرحال ثابت ہے، کیونکہ [illegible] فرقہ الوجین کے قائل ہیں [illegible] ہارن نے چار معتبر شخصوں کا نام بھی بتایا جو اس فرقہ کے وجود کے قائل ہیں، البتہ ہارن [illegible] اپنا گمان یہ بیان کرتا ہے کہ کوئی ایسا فرقہ [illegible]

مقام [illegible]

[illegible] ہے کہ برشینڈر نے [illegible] اقرار کیا کہ وہ قول میرا غلط تھا پس آپکا حوالہ غلط نکلا الخ جواب [illegible] جب [illegible] اس بات کا اقرار کر لیا کہ برشینڈر نے [illegible] انکار کیا [illegible] صاحب جو صاحب اعجاز عیسوی نے دعوے کیا ہے وہ تسلیم ہے [illegible] ہارن نے جو برشینڈر کا رجوع کرنا لکھا تھا اُسے مولوی صاحب [illegible] مولوی صاحب نقل کرتے ہیں، اُس نسخے سے جو ۱۸۲۲ء میں چھپا ہے چنانچہ اعجاز عیسوی کے صفحہ ۴ میں مولوی صاحب نے لکھدیا ہے اُس نسخہ میں برشینڈر کا رجوع کرنا ہارن نے نہیں لکھا ہے، کیونکہ جو نسخہ ہارن کا مطبوعہ ۱۸۲۲ء میرے پاس ہے اُس میں برشینڈر کا انکار کرنا ہارن نے ایک اخبار مطبوعہ جنوری ۱۸۲۶ء سے

تفسیر ہارن مین کتنے مقام پر گروٹیس کا نام آیا ہوگا، دو مقام پر تو ایک ہی جگہ ہارن نے ذکر کیا ہی ایک تو مین نے ابھی بیان کیا، اور ایک مقام ہشتم مین بیان ہوا، وہان ہارن نے گروٹیس کو اُن عالمون مین شمار کیا ہی جو انجیل یوحنا کے باب ۷ و ۸ کے بعض درسون پر شک کرتے ہین اور تیسرا مقام وہ ہی جہان ہارن نے اُن علما کو بیان کیا ہی جو انجیل متی کے عبری الاصل ہونے کے قائل ہین وہان بھی گروٹیس کا نام آیا ہی، چنانچہ اعجاز عیسوی کے صفحہ ۲۳ مین وہ قول منقول ہی اور سنئے چارلس ہول بایگرفی کل ڈکشنری مین لکھتا ہی کہ گروٹیس کے حال مین گٹن برگ نے سنہ ۱۶۵۲ء مین ایک کتاب لکھی اور برگنی نے سنہ ۱۷۵۴ء مین اُس کے حال مین ایک کتاب لکھی اور چارلس ٹیلر نے سنہ ۱۸۲۶ء مین ایک کتاب لکھی، یہ شخص پیدا ہوا تھا سنہ ۱۵۸۳ء مین اور مر گیا سنہ ۱۶۴۵ء مین انتہی، خیال کرنے کا مقام ہی کہ گروٹیس کتنا بڑا مشہور و معتبر شخص ہی کہ متعدد لوگون نے خاص اُس کے حالات مین کتابین لکھی ہین، اب پادری صاحب کی جہالت کو ناظرین ملاحظہ کرین کہ اتنے بڑے مشہور عالم سے مطلقاً آگاہ نہین ہین، اور پھر جہل مرکب یہ ہی کہ دوسرے سے دریافت بھی نہین کرتے اور جرأت تو دیکھئے کہ بغیر دیکھے اور بے دریافت کئے بالکل نفی کر دی ع آفرین باد برین ہمت مردانہ تو +

مقام دہم قولہ صفحہ ۲۷ - اور یہ جو کہا کہ عیسائیون کے پاس دسوین صدی کا کوئی نسخہ نہین ہی اور حوالہ بھی دیا کہ ہارن صاحب جلد دوم مین لکھتے ہین بالکل جھوٹ بولا ہی، ہارن صاحب یہ ہرگز نہین لکھتے انھون نے صدہا نسخے بتائے ہین الخ **جواب** یہان پادری صاحب کی بددیانتی اور تحریف قابل غور ہی، اولاً ناظرین مولوی صاحب کے کلام کو سُن لین بعد ازان پادری صاحب کی بددیانتی کو ملاحظہ کرین، مولوی صاحب اعجاز عیسوی کے صفحہ ۴۵ مین لکھتے ہین، اسی سبب سے اُن مسیحی علما کو جو اٹھارہوین صدی مین کتابون مقدس کی تصحیح اور مقابلہ کرنے اُن کتابون کے **نسخون مین مشغول ہوئے تھے،** کوئی نسخہ پورا عبری کا ایسا نہین ملا جو دسوین صدی سے پہلے کا ہو، الخ اب دیکھئے مولوی صاحب کا کیا دعوی تھا، اور پادری صاحب نے تحریف کر کے اُسے کس پیرایہ مین بیان کیا، اور کس طرح کا

اصل بات یہ ہو کہ مجیب حیران ہی۔ کچھ بن نہین پڑتا، کہین کچھ کہدیا کہین کچھ کسی طرح پیچھا تو چھٹے سو خاطر جمع رکھین جبتک ملک الموت اُن کی روح کو مثل عُصارہ کے نہ نچوڑین گے اہل اسلام کبھی انکا پیچھا نہ چھوڑین گے، ایک بات مین پادری صاحب سے یہ کہتا ہون کہ بالفرض اگر مولوی صاحب نے حوالہ نہین دیا تھا تو ذرا آپ ہی نے تفسیر ہارن مین انجیل یوحنا کا بیان نکال کر دیکھ لیا ہوتا اور اگر اس قدر تمیز نہین تو کس برتے پر اعجاز عیسوی کا جواب دینے بیٹھے۔ ع باین خواری امید ملک داری ÷ خیر سب جانے دیجئے ہم سے پتہ نشان سُن لیجئے، ہارن جلد ۴ حصہ ۲ باب فصل ۵ صفحہ ۳۱۵ - ۳۱۶ مین آنکھین کھولکر دیکھئے کہ کتنے عالمون[1] نے درسون مذکور پر اعتراض کیا ہے اور کس کس نے اُسے قابل خارج کر دینے کے سمجھا ہے،

مقام نہم قولہ صفحہ ۵۹ و ۶۰۔ گروٹیس کوئی عالم مشہور عیسائیون مین نہین ہی، بلکہ کوئی یہ بھی نہین جانتا کہ وہ کون تھا اور کہان پیدا ہوا، صرف آپ کی زبانی اُس کا نام سنتے ہین الخ

جواب افسوس کہ مجیب عجیب باوجود اس جہالت کے اعجاز عیسوی کے جواب کا دم مارتے ہین، گروٹیس سے مشہور و معتبر عیسائی کو مجیب صاحب یہ کہتے ہین کہ کوئی یہ بھی نہین جانتا کہ وہ کون تھا اور کہان پیدا ہوا، الخ اے صاحب آپ ابھی کیا جانتے ہین سچ ہے آدمی ہو کے پیر شدی ÷ حیرت تو یہ ہو کہ مولوی صاحب نے تو گروٹیس کا مقولہ ہارن سے نقل کیا تھا اُس پر پادری صاحب کہتے ہین کہ صرف آپکی زبانی اُس کا نام سنتے ہین، معلوم ہوتا ہو کہ مولوی صاحب نے جو ہارن کا حوالہ دیکر کئی باتین نقل کین تو شاید پادری صاحب یہ سمجھے کہ قول اخیر ہارن کے حوالہ مین نہین داخل ہی، اب آپ نہین جانتے تو ہم سے سُن لیجئے کہ گروٹیس وہ شخص ہی جس کی نسبت ہارن جلد ۴ صفحہ ۳۱۵ مین لکھتا ہو کہ یہ امر بھی حیرت انگیز ہو کہ انجیل یوحنا کی نسبت ایک ممتاز محقق گروٹیس جیسا یہ خیال کرے کہ یوحنا نے اپنی انجیل بیسوین باب پر ختم کر دی اور اکیسوان باب اُسکے موت کے بعد کلیسای افسس نے شامل کر دیا انتہی۔ دیکھئے ہارن گروٹیس کو کیسا محقق اور ممتاز عالم بتاتا ہو اور خدا جانے

---

[1] بارہ عالمون کے نام لکھے ہین جن مین گروٹیس بھی داخل ہے ۱۲ منہ

نسخے عربی کی موجود نہین تو محض جھوٹ ہے کسی ایک نسخہ عبری کا نام لیا ہوتا، جو اس صدی سے قبل کا ہو، اور اگر بعد کے نسخے مراد ہین یا یونانی نسخے مراد ہین جو مولوی صاحب کا حوالہ کیونکر غلط ہو جائیگا، ایک نیا تماشہ دیکھئے کہ پادری صاحب نے چھ نسخون کے نام بھی لکھ دیئے اور اُن کے سن بھی بتا دیئے مگر اُن کو اتنی خبر نہوئی کہ یہ نسخے یونانی کے ہین، اور مولوی صاحب عبری نسخون کی نسبت یہ دعوی کرتے ہین، ان نسخون کا لکھنا مونہ صاحب کے کیا مفید ہوگا، افسوس ہے کہ اُنھین اتنا بھی شعور نہین، تعجب یہ ہے کہ مولوی صاحب نے نسخہ الکسنڈریانوس وغیرہ کا حال صفحہ ۲۲۲ وغیرہ مین مفصل بیان کیا ہے اُسے بھی پادری صاحب نے نہین دیکھا، اگر دیکھتے تو کیون ایسی بے محل بات کہتے سچ ہے، پادری صاحب کو تعصب نے اندھا کر دیا ہے، دیکھئے یہ تعصب کیسی ٹھوکرین کھلاتا ہے اور کیسے کنوئین مین ڈھکیلتا ہے، یہان یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ جو نسخے پادری صاحب نے یہان لکھے ہین اور کسی کو چوتھی صدی کا اور کسی کو پانچوین چھٹی صدی کا بتایا ہے یہ بھی خالی دہوکہ بازی اور فریب سے نہین ہے، کیونکہ اول تو کسی نسخہ کی قدامت یقینی نہین کیونکہ اُس نسخہ مین کاتب نے کتابت کے سن تو لکھے نہین علمائے مسیحیہ اٹکلون سے سن مقرر کرتے ہین، اسی وجہ سے خود علمائے مسیحیہ مین اختلاف ہے مثلاً نسخہ الکسنڈریانوس جو نمبر اول مین گنا جاتا ہے اُسے بعض علمائے مسیحیہ چوتھی صدی کا کہتے ہین اور بعض پانچوین صدی کا اور بعض آٹھوین صدی کا اور بعض دسوین صدی کا چنانچہ صاحب اعجاز عیسوی نے ہارن کی جلد ۲ سے یہ سب اقوال نقل کئے ہین، مین نے بخوف طوالت اُن کو ترک کیا، مگر اس قدر لکھتا ہون کہ جو لوگ اس نسخہ کو چوتھی یا پانچوین صدی کا بتاتے ہین اُن کا قول نہایت ضعیف ہے اور کوئی دلیل اُن کے لئے اس دعوے کی نہین ہے مولفین انسائیکلوپیڈیا برٹنیکا جلد ۱ لفظ اسکرپچر کے تحت مین نسخہ اسکندریانوس کا بیان اس طرح کرتے ہین کہ اُس کی قدامت بالیقین نہین معلوم ہوتی اور وٹسٹین اور سملر اور واوڈن اور روانڈ نے جو کچھ اس نسخہ کی تاریخ مقرر کرنے مین بحث کی ہے اُس کے بیان کرنے مین دقت ہے، مگر اُس بحث کا انجام یہ ہے کہ اس نسخہ کی قدامت یقینی نہین ٹھہر سکتی، گو حرفون کی وضع چوتھی پانچوین صدی کے حرفون سے ملتی ہے، اور

تغیر مولوی صاحب کے کلام مین کر دیا، اوّل تو مولوی صاحب نے خاص عبرانی نسخون کی بہ نسبت یہ دعوے
کیا ہی اور پادری صاحب نے اُس دعوے کو عام کر کے بیان کیا، اور یون کہا کہ عیسائیون کے
پاس کوئی نسخہ دسوین صدی کا نہین، دوسرے یہ کہ مولوی صاحب نے کہا تھا کہ دسوین صدی کے
پہلے کا کوئی نسخہ نہین ہی پادری صاحب اُسے اس طرح بیان کرتے ہین کہ دسوین صدی کا کوئی
نسخہ نہین ہی تیسرے یہ کہ مولوی صاحب نے پورے نسخے کی قید لگائی تھی، اُسے بھی پادری صاحب نے
اوڑا دیا، پادری صاحب کیون نہو اقتداے محرفین ہو تو ایسی ہو، مقام غور ہی کہ جب ایسی کتاب
مشہور و معروف اور پھر یہ بھی نہین کہ صرف پادریون کے قبضے مین ہی بلکہ اہل اسلام کی کتاب
ہی اُس مین پادری صاحب اسقدر تحریف کرتے ہین تو پھر جو کتاب اُن کے قبضہ مین ہی اُسکا کیا
حال کرتے ہون گے، اور اس دلیری کو دیکھیے کہ مولوی صاحب نے ہارن کا حوالہ دیا تھا وہان
بھی نہ دیکھا، جھٹ پٹ انکار کر دیا، شاباش کیون نہو مصرع این کار از تو آید و مردان چنین کنند*
مین کہتا ہون کہ کیا پادری صاحب نے یہ کتاب نشہ کی حالت مین لکھی ہی، نہ تو اُس کتاب کو بغور
دیکھتے ہین جس کا جواب لکھ رہے ہین اور نہ اُس کتاب کو ملاحظہ کرتے ہین جس کا حوالہ دیا ہی اگر
ایسی مدہوشی ہی تو خدا حافظ ہی، اور یہ سب آپکی چکنی چپڑی باتین تیل کی دھار کی طرح بہ جائینگی*
اب مین کہتا ہون کہ مولوی صاحب کا کہنا بہت صحیح ہی، ہارن صاحب جلد ۲ حصہ ۱ باب ۳
فصل ۱ صفحہ ۸۹ مین لکھتے ہین کہ ڈاکٹر کنی کاٹ کہتا ہی کہ کل نسخے عبری توریت کے جنکے وجود کا
علم ہی وہ سنہ ۱۰۰۰ اور سنہ ۱۴۵۷ء کے درمیان کے لکھے ہوئے تھے، اور اس کے قبل کے ساتوین
آٹھوین صدی کے نسخے یہودیون کے علمار کے فتوے سے باین وجہ کہ جن نسخون کو انھون نے
صحیح بیان کیا تھا ان سے بہت مختلف تھے، تلف کر دیے گئے اور بشپ والٹن نے بھی یہی
وجہ لکھی ہی انتہی، اس کے بعد پادری صاحب لکھتے ہین، بلکہ اُنھون نے (یعنی ہارن نے)
صدہا نسخے بتائے ہین کہ اب موجود ہین جس مین سے چند یہان پر لکھتا ہون انتہی، مین کہتا
ہون کہ پادری صاحب کی اس سے کیا غرض ہی آیا یہ مطلب ہی کہ دسوین صدی سے پہلے کے صدہا

اور طرہ یہ ہے کہ مجیب صاحب نے اسی جھوٹ پر اکتفا نہ کیا بلکہ اسکے بعد ایک اور دون کی لی کہتے ہین کہ ایسی اچھی طرح کہ قرآن کا بھی ایسا سلسلہ اتصال نہین ملتا، انتہی مجیب صاحب یہ فرمایئے کہ زبانی جمع خرچ ہے یا کچھ ہو بھی سکتا ہے، ہم تو جب جانین کہ آپ کسی ایک ہی نسخہ کا سلسلہ متصل تفسیر ہارن سے یا اور کسی کتاب سے لکھ دیجئے پھر ہم سے قرآن مجید کا سلسلۂ متصل طلب کیجئے اسکے بعد معلوم ہو جائیگا کہ کسکے پاس سلسلہ ہے اور کون جھوٹی ترنگ ہانک رہا ہے۔

مقام یازدہم مولوی صاحب نے لکھا تھا کہ سوائے ان پانچ کتابون کے اور کتابین بھی حضرت موسیٰ کی طرف منسوب تھین اور سلف نے اُن سے سند بھی پکڑی ہے، اس کے بعد مولوی صاحب نے آٹھ کتابون کا نام بتایا ہے، پادری صاحب اسکے جواب مین صفحہ ۷۵۔۷۶ مین لکھتے ہین کہ حقیقت مین یہ کتابین دنیا مین تھین، مگر یہ الہامی نہین، پھر یہ کہا کہ عیسائیون کے بزرگون نے اُس سے سند بھی پکڑی محض جھوٹ اور غلط کہا ہے، مولوی صاحب کی چالاکی کو خیال کرنا چاہیئے کہ آٹھ کتابون کی نسبت یہ دعویٰ کیا کہ ان کے بزرگون نے ان کتابون سے سند پکڑی ہے مگر ثبوت کے وقت دو کتابون کی نسبت دو قول ارجن کے پیش کئے اور چھ کتابون کی نسبت ثبوت نہ دیا الخ

جواب پھر مجھے وہی افسوس ہے کہ پادری صاحب نے جواب لکھنے کا تو قصد کیا مگر نہ تو قائل کے کلام کو سمجھتے ہین اور نہ اُس کتاب کو بغور دیکھتے ہین، ہر جگہ بے تکی ہانکتے ہین، آپ جو مولوی صاحب کو جھوٹا بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ صرف دو کتاب یعنی کتاب پیدایش اور معراج کی نسبت ثبوت دیا اور چھ کتابون کی نسبت جھوٹا دعویٰ کیا، مین یہ کہتا ہون کہ مولوی صاحب نے یہ کب دعویٰ کیا ہو کہ ان سب کتابون سے عیسائیون نے سند پکڑی ہے، اگر کہین مولوی صاحب نے یہ دعویٰ کیا ہو تو پادری صاحب نشان بتلائین، پادری صاحب نہ کلام کو سمجھتے ہین نہ عبارت کو دیکھتے ہین، جھٹ پٹ جھوٹا بنانے کو مستعد ہین، یہ خوب یاد رکھین کہ جو سچے کو جھوٹا کہے وہ خود جھوٹا ہے، دوسرے یہ کہ کیا آپ زبور اور کتاب ایوب کو نہین مانتے ہین اور آپکے بزرگ کیا اِن سے سند نہین پکڑتے ہیں جو سند طلب ہو رہی ہے، اگر آپکے بزرگ ان سے سند نہین پکڑتے تو مجموعہ عہد عتیق میں کیوں شامل کیا ہے

اعراب کے نہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ دسوین صدی سے پہلے کا ہے، اور اوڈن نے اُس کو دسوین صدی مین رکھا ہے اور گریب اور شلز چوتھی صدی کا بتاتے ہین، اور وٹسٹین نے پانچوین صدی کا بتایا ہے مگر پانچوین صدی کے حرفون کی مشابہت سے یہ نتیجہ نہین نکل سکتا کہ یہ پانچوین صدی کا ہے، کیونکہ یہ بات خوب معلوم ہے کہ پانچوین صدی کے بہت دنون بعد تک بھی بعض ملکون اور بعض معبدون مین وہ خط جاری رہا ہے انتہیٰ۔ دیکھئے خود علمائے مسیحیہ کے قول سے ثابت ہوتا ہے کہ نسخہ مذکور کا پانچوین یا چوتھی صدی کا ہونا محض اٹکل ہے اور وہ بھی غلط باقی حال نسخہ اسکندریانوس اور واطیکانوس کی خرابی کا ناظرین اعجاز عیسوی مین ملاحظہ کرین، اور پادری صاحب نے جو نسخہ بیزا کو چھٹی یا پانچوین صدی کا بتایا ہے غلط ہے، ہارن صاحب نے لکھا ہے کہ نسخہ بیزا کی تاریخ متنازعہ فیہ ہے، کہتے ہیں کم چھٹی یا ساتوین صدی کا ہے اور پانچوان نسخہ بیج آس جھٹی صدی کا بتایا ہے، اس کا پتہ بھی تفسیر ہارن مین نہین لگتا، البتہ رچ یوس ایک نسخہ لکھا ہے مگر اُس کی نسبت لکھا ہے کہ غالبا تیرہوین صدی کے قبل کا نہین ہے اور چھٹا نسخہ بس لے ان سس جسے پادری صاحب آٹھوین یا نوین صدی کا بتاتے ہین اُس کی بہ نسبت ہارن لکھتا ہے کہ وٹسٹین کی یہ رائے ہے کہ ۱۰۲۲ء کا لکھا ہوا ہے، اور میکائلس اور گریزباخ نے اسی رائے کو تسلیم کیا ہے، (ہارن جلد ۲ حصہ ۱ باب ۲ فصل ۳) اور ان نسخون مین یہ بھی خوبی ہے کہ اس مجموعہ عہد عتیق و جدید کے جو اِس وقت مین رائج ہے مطابق نہین بلکہ بہت کمی بیشی ہے اور بعضے تو برائے نام نسخہ ہے مثلاً نسخہ اسکریٹس مین صرف انجیل متی اور صحیفہ اشعیا تھا اور نسخہ بیزی مین صرف چار انجیلین اور اعمال ہے اور بعض نسخون مین چند ورس ہین فقط شمار بڑھانے کے لئے نسخہ قرار دے لیا ہے، مین اس مختصر رسالہ مین اس بحث کو طول دینا نہین چاہتا، آپ اُس جھوٹ کو ناظرین ملاحظہ کرین جو مجیب صاحب صفحہ ۲۰ مین لکھتے ہین کہ ہارن کے جلد ۲ صفحہ ۱۲ دیکھو کہ صدہا نسخون کا ذکر اور سب کا سلسلہ متصل وہان موجود ہے الخ، سبحان اللہ کیا سلسلہ متصل ہے کہ اٹکل پچو ہانک رہے ہین، کہ فلانی صدی کا ہے یا فلانی کا ہے، خیر پادری صاحب نے اسلام کی برکت سے سلسلہ متصل کا لفظ تو سیکھ لیا، گرچہ اُس کے معنی نہین جانتے مصرع عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است

عیسائی انکلون سے عزرا وغیرہ کا نام لیتے ہین بالکل اوڑ اگئے، مولوی صاحب صفحہ ۵۹ مین آٹھوین سند کے بیان مین لکھتے ہین، ہنری اور اسکاٹ مین ہی کہ کلام موٹی باب گزشتہ پر تمام ہوا، اور یہ باب کسی کا الحاق کیا ہوا ہی وہ شخص یوشع ہو یا صموئیل یا عزرا یا اُن کے بعد کوئی اور پیغمبر ٹھیک دریافت نہین ہوتا شاید پچھلے ورس بعد رہائی بابل کے عزرا کے عہد مین لکھے گئے ہونگے، اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ منٹ مین بھی اسی کے موافق ہی، اسی طرح صفحہ ۶۲ مین ڈکشنری بیبل سے بعض فقرات کی بہ نسبت منقول ہی کہ ان کو یقیناً نہین کہہ سکتے کہ کس کے لکھے ہوئے ہین، اب مقام غور ہی کہ علماے مسیحی تو یہ کہہ رہے ہین کہ یقیناً نہین معلوم کہ کس نے لکھا ہی اور پھر کہتے ہین کہ یوشع نے الحاق کیا ہو یا صموئیل نے یا عزرا نے یا اور کسی نبی نے بھلا اسے انکل نہین کہتے تو کیا کہتے ہین، پھر پادری صاحب انکل کا نام سن کر کیون کودے سے بھڑکے، اور یہ جو پادری صاحب بار بار دعوی کر رہے ہین کہ عزرا نے یہ فقرات لاحق کیے ہین اور اُنھون نے ترمیم کی ہی یہ محض جھوٹا دعوی ہی جاہلون کے فریب دینے کو ایک عزرا کا نام پکڑ لیا، پادری صاحب تو کیا اگر اُن کے پیر و مرشد قبر سے اُٹھ آئین تو بھی ثابت نہین ہو نیکا کہ یہ فقرات یقیناً عزرا نے لکھے ہین، جب یہ امر یقینی نہوا کہ ان کا لکھنے والا کون ہے، پھر یہ لکھنا کہ الحاق کرنے والا نبی ہی نہایت نادانی ہی۔

مقام چہاردہم قولہ صفحہ ۱۰۹ اسکاٹ و ہنری مین نہین لکھا، بدون صفحہ حوالہ بے سند ہے

جواب بیشک اس طرح ہی اور بدون حوالہ صفحہ بے سند سمجھنا نہایت مرتبہ کی جہالت ہی ہنری اور اسکاٹ حال المتن ہین اُس مین صفحہ کا حوالہ دینا نادانی ہی فقط ورس کا حوالہ کافی

مقام پانزدہم قولہ صفحہ ۱۱۷ (میرے ہاتھ پاؤن چھدے) مولوی صاحب کہتے ہین کہ یہ عبارت لاطینی کی ہی، عبرانی مین یون ہی (دونون ہاتھ میرے شیر کے ہین) جواب جھوٹ بات ہی عبرانی مین یون ہی میرے ہاتھ ایسے چھیدے گئے جیسے شیر سے، **جواب** کیون جھوٹا بناتے ہو، تم خود جھوٹے ہو، دیکھو ڈاکٹر انگس اپنی کتاب جسے ہنڈ بک کہتے ہین دفعہ ۷۰۹ مین لکھتے ہین زبور ۲۲ ورس ۱۶۔ اکثر قلمی نسخون مین یون ہی شیر کی طرح میرے ہاتھ اور پاؤن

غرض یہ ہو کہ زبور اور کتاب ایوب بے سند پکڑنا تو ظاہر ہے کیونکہ اُسے الہامی سمجھتے ہین، اور کتب مقدسہ مین شامل کر رکھا ہو اور دو کتاب کی سند تو پادری صاحب بھی تسلیم کرتے ہین اور ایک کتاب کی سند مجھسے سن لین، ہارن صاحب جلد ۴ صفحہ ۳ مین لکھتے ہین کہ ارجن کی یہ رای بھی کہ پولوس نے غلاطیہ کے ۶ باب کا ۱۵ ورس اور ۵ باب کا ۶ ورس کتاب مشاہدات سے نقل کیا ہو۔ **الحاصل** پانچ کتابون سے سند پکڑنا تو معلوم ہو گیا تین باقی رہین اُن کی سند اسوقت سرسری نظر مین مجھے نہین ملی، یقین ہو کہ بعد تلاش کے وہ بھی مل جائے، بہرحال پادری صاحب کا یہ قول کہ چھہ کتابون کی نسبت اُن کا یعنی مولوی صاحب کا دعوی جھوٹا ہو بالکل جھوٹا ہو گیا۔

مقام دوازدہم قولہ صفحہ ۱۸ مولوی صاحب نے یہ تو لکھا کہ موافق اقرار رومن کاتلک کے بہت کتابین پھاڑ ڈالین اور جلا دین مگر کسی کتاب کا حوالہ نہین دیا اس لیے اُن کا دعوی غلط او جھوٹا ہو

جواب مولوی صاحب نے تو حوالہ دے دیا ہو مگر پادری صاحب نے تعصب کی پٹی آنکھون پر ایسی باندھ لی کہ کچھ انھین سوجھتا نہین، صاحب اعجاز عیسوی کا صفحہ ۹۶ ملاحظہ کرو صفحہ مذکور مین لکھا ہو کہ کرزسٹم اپنی ہوملی ۹ مین جو متی پر ہین لکھتے ہین بہت پیغمبرون کی کتابین نیست و نابود ہو گئین اس لئے کہ یہود نے غفلت بلکہ بے دینی سے بعض کتابون کو کھو دیا ہو اور انھون نے بعض کتابین پھاڑ ڈالین اور بعض کتابین جلا دین انتہی عجیب صاحب فرماتے ہین کہ یہ کتاب کا حوالہ نہین دیا تو اور کیا ہے

مقام سیزدہم قولہ صفحہ ۹۶۔ اور یہ جو مولوی صاحب نے اپنی فصل مین لکھا ہو کہ عیسائی انکلون نے عزرا وغیرہ کا نام لیتے ہین یہ محض جھوٹ اور فریب ہو الخ **جواب** صاحبو انصاف کرو پادری صاحب نے کیسا اندھیر مچا رکھا ہو، ذرا کوئی مشعل لیکر اعجاز عیسوی کے مقصد اول فصل کو دکھلائے کہ صاحب اعجاز نے تو اپنے دعوے کو علمائے مسیحیہ کے اقوال سے ثابت کر دیا ہو، پھر کس منہ سے انھین جھوٹا اور فریبی کہا جاتا ہو، اگر جھوٹے اور فریبی ہونگے تو آپکے پیر و مرشد ہوان گے، اہل انصاف پانی پتی کا فریب تو ملاحظہ کرین کہ صفحہ ۹۵ وغیرہ مین جو فصل مذکور کا خلاصہ کیا ہو تو وہ اقوال علمائے مسیحیہ کے ہین جیسے اظہر من الشمس ہوتا ہو کہ

(۱) ہارن جلد دوم حصہ اول باب ۶ فصل ۲ مین لکھتا ہو کہ ان مقامات مین معلوم ہوتا ہے کہ عبری بدل گئی ہو۔ میکا باب ۵ ورس ۲ ملاخی باب ۲ ورس ۱۔ زبور ۱۶ ورس ۸ سے ۱۱ تک عاموس باب ۹ ورس ۱۱ سے ۲۲ تک زبور ۴۰ ورس ۷ سے ۹ تک۔ آپ مجیب صاحب فرمائین کہ یہ محمدی کہہ رہا ہو یا عیسائی، اس مقام پر مولوی صاحب نے ایک ہی حوالہ دیا ہو، مگر مین چند حوالے اور دیا چاہتا ہون تا کہ مجیب صاحب کی آنکھین کھل جائین،

(۲) صاحب اعجاز نے صفحہ ۶۷ مین تفسیر ہنری اور اسکاٹ سے اگسٹائن کا قول نقل کیا ہو جو علمائے مسیحیہ مین بہت بڑا عالم گنا جاتا ہو، وہ یہودیون کے الزام تبدیلی تاریخون کا نسبت ان بزرگون کے جو قبل اور بعد زمانہ طوفان کے زمانہ حضرت موسیٰ تک ہوئے دیتا تھا، اور اس الزام کی یہ کہتا تھا کہ انھون نے واسطے غیر معتبر کرنے ترجمہ یونانی اور دشمنی دین مسیحی کے یہ امر کیا تھا اور یہی رائے معلوم ہوتی ہو کہ قدمائے مسیحیون مین عام تھی اور یہ کہتے تھے کہ قریب سنہ ۱۳۰ کے یہود[1] نے یہ تحریف کی تھی الخ،

(۳) ہارن صاحب جلد اول مین موافق ڈاکٹر کینی کاٹ اور ہوبیگنیٹ کے اقرار کرتے ہین کہ باب ۲۹ پیدایش ورس ۳ و ۸ عبری مین غلطی کاتب سے لفظ گلہ کا بجائے لفظ گڈریہ کے لکھا گیا

(۴) جسٹن شہید نے طریفون کے مقابلہ مین دعویٰ کیا کہ چند بشارتین مسیح کی یہودیون نے کتب مقدسہ سے نکال ڈالین (تاریخ یوسی بیس کتاب ۴ باب ۱۸) اور واٹسن اپنی کتاب کی جلد ۳ مین لکھتا ہو کہ اسمین کچھ شک نہین کہ جسٹن نے جن عبارتون کے ساقط کرنے کا الزام یہود کو دیا تھا وہ عبارتین جسٹن اور ارینیوس کے عہد مین عبری اور یونانی نسخون مین موجود تھین اور اب نہین ہین انتہی

اور ہارن صاحب نے جلد ۴ مین جسٹن کا یہی قول نقل کر کے لکھا ہو کہ ڈاکٹر ای کلارک نے جسٹن کی تصدیق کی ہو، دیکھئے کتنے بڑے بڑے محققین مسیحی عبری کی خرابی بیان کرتے ہین اب مجیب صاحب اپنی زبان سے ارشاد فرمائین کہ یہ علمائے محمدیہ کا دعویٰ ہو یا آپکے پیر و مرشدون کا

[1] تحریف کی بابت عیسائی چند سوالات کرتے ہین، اُن کے جوابات یہان سے بخوبی واضح ہوتے ہین ۱۲ منہ

مگر تین قلمی اور دو چھپی ہوئی اور ترجمہ یونانی اور سریانی اور لاطینی مین ہے (اُنھون نے چھیدا) اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے، زبور کے بہت سے عبری نسخون مین ایک حرف کی تبدیل سے عبارت یون ہے (شیر کے مانند) بجائے اسکے جو کہ بلاشبہ صحیح عبارت ہے (انھون نے چھیدا) بعض خیال کرتے ہین کہ یہودی کاتبون نے یہ اختلاف اس غرض سے کر دیا تھا کہ ہمارے خداوند کے مصائب پر اس عبارت کے الفاظ دلالت نہ کرین،

مقام شانزدہم صفحہ ۱۲۰ مین پادری صاحب مولوی صاحب کا قول نقل کرتے ہین ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ لفظ مقدس بہت نسخون مین جمع کے طور پر ہے انتہی، پھر اسکا جواب دیتے ہین تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین تلاش کیا گیا وہان اس کا ذکر نہین لکھا **جواب** کسی بینا شخص نے انہین دیکھا ورنہ زبور مذکور کی شرح مین ہنری اور اسکاٹ صفحہ ۲۹۱ کالم ۲ مین صاف لکھتے ہین سب ترجمون اور اکثر عبری نسخون کی عبارت یون ہے (تیری مقدسون مراد انبیا) افسوس ہے کن اندھون سے پالا پڑا ہے کہ چشم ظاہری اور باطنی دونون نہین رکھتے، اور یہی حال اُس انکار کا بھی ہے جو اُس کے بعد صفحہ ۱۲۱ مین ہے تفسیر مذکور کا صفحہ ۹۱[1] کالم ۲ دیکھو، پادری صاحب خدا کے لیے ذرا کسی ذی علم ایماندار سے دکھوا لیا کیجیے ہم جانتے ہین کہ آپ مین اس قدر مادہ نہین کہ دیکھ سکین، مگر ایسے شخص سے مدد لیجیے کہ در پردہ آپ کی رسوائی کا خواہان نہو۔

مقام ہفدہم صفحہ ۱۴۰ مین پادری صاحب کہتے ہین یہ جو اکثر عیسائی عالم کہتے ہین کہ عبری بدل گئی یہ محض جھوٹ ہے کوئی نہین کہتا۔ **جواب** صاحب یہ کیسا اندھیر ہے کہ مولوی صاحب بڑے معتبر مفسر کا قول نقل کرتے ہین اور یہ عجیب عجیب اودھم کان بھی نہین لگاتا اور آنکھون پر پٹی باندھکر مولوی صاحب کو جھوٹا بناتا ہے، اب مین چند حوالے نقل کرتا ہون جن سے عبری کا بدل جانا علمائے مسیحیہ کے اقرار سے ثابت ہو تاکہ بخوبی روشن ہو جائے کہ پادری صاحب خود جھوٹے ہین۔

[1] واضح ہو کہ تفسیر ہنری اور اسکاٹ پوری اس کتاب کی تالیف کے وقت نہ تھی، اسوجہ سے اُسکے سب حوالون کا نشان بتایا گیا، اور اس حوالے کے صفحہ مین وقت طبع کے شبہ ہوا، مگر اُسوقت کتاب موجود نہ تھی، لیکن مضمون کا ہونا یقینی ہے ۱۲ منہ

لفظ بیبل کے تحت مین بیان کی ہی قابل ملاحظہ ہی، مین اُس کا ماحصل یہان نقل کرتا ہون کنی کاٹ نے
عبرانی کی تحقیقات کے لئے پانچ طبقہ قائم کئے ہین، پہلا طبقہ ملاخی نبی سے حضرت مسیح تک، دوسرا
حضرت مسیح سے پانسو برس تک، تیسرا پانسو برس سے ہزار برس تک، چوتھا ہزار برس سے چھاپے
کی ایجاد تک، اور پانچوان طبقہ چھاپہ کی ایجاد سے ۱۷۸۰ء تک . . . اس کے بعد ہر ایک طبقے
مین اُس نے تحریف ثابت کی ہی، مثلاً طبقہ اول کی نسبت ریس لکھتا ہی) اُس کی یعنی کنی کاٹ
کی) رائے ہی کہ یونانی نسخہ سے عبرانی جہان مختلف ہی . . . . وہان عبرانی
کی تحریف ثابت ہوتی ہی اور جہان عبرانی کی تحریف ثابت ہی اور تمام نسخہ یونانی مین بھی ملتا ہی تو
وہان ترجمہ ہونے سے پہلے عبری مین تحریف ہو گئی تھی، یا یہ کہ یونانی کو عبرانی کے موافق کرلیا ہو، ایسی
قدیم تحریفین اُس کی رائے مین استثنا ۵/۱ اور پیدائش ۴/۴۴ اور ۳/۶ ورس ۳۱ سے ۴۳ تیسری
مثال مین تیرہ ورس ہین جن کو موسیٰ نے نہین لکھا، غالباً پہلے اخبار الایام کے باب ورس ۴۵ سے ۴۹ تک
بعضے نسخون کے حاشیہ پر لکھا ہوگا وہان سے متن مین داخل ہوا، یہ الحاق ایسا قدیم ہی کہ سب نسخون
مین پایا جاتا ہی اور پہلی مثال مین عبرانی مین کئی لفظ چھوٹ گئے ہین۔ اور ڈاکٹر کنی کاٹ نے دو اور بڑی
تحریفین ثابت کین ہین، اُن مین سے ایک مین تو یونانی مین الحاق کرکے عبرانی کے مطابق کرلیا ہی:
اور دوسرے مین سُریانی کو موافق کرلیا ہی، پہلی مثال صموئیل ۱/۱۷ مثال دوسری زبور ۱۴ اور یہودیون کا
قدیم نسخون مین تحریف کرنا ثابت ہوا ہی کہ اُنھون نے قاضیون کے باب ۱۸ ورس ۳۰ مین موسیٰ کا منسی کردیا،
اور بہت سی مثالین طبقہ اولیٰ کی ہین (اس مختصر تحریر مین ہر ایک طبقہ کا بیان نہین ہو سکتا، صرف ایک
طبقہ کا حال مختصر بیان کیا گیا، انشاء اللہ کسی موقع پر اس کی تفصیل کی جائے گی ان پانچون طبقون مین
تو کنی کاٹ نے تحقیقات یہود سے تحریف ثابت کی ہی اور پانچوین طبقے کے آخر مین لکھا ہی) کہ جس
زمانے مین عیسائی عبرانی کی صحت پر اصرار کرتے تھے اُس زمانے مین یہود مشقت کرتے تھے اُسکی اصلاح
مین اور اُسکی خرابیون پر افسوس کرتے تھے (اسکے بعد عیسائیون کے اقوال نقل کئے ہین اُسمین لکھا ہی)

۱۵/۸ اوپر کے ہندسہ سے مراد باب ہے اور نیچے کے ہندسہ سے مقصود ورس ہے ۱۲ منہ

مقولہ ہے منشی صفدر علی صاحب عیسائی نیاز نامہ کے صفحہ ۱۹۰ مین لکھتے ہین کہ جسٹن نے یہ بات صرف اس باعث سے کہی تھی کہ وہ زبان عبرانی نجانتا تھا، فقط ترجمہ یونانی اُس کے پاس تھا اور یہ ترجمہ بعض جگہ غلط ہے، اور موافق اصل عبرانی کے نہین اس وجہ سے جسٹن نے گمان کیا کہ یہودیون نے نسخہ عبرانی بدل ڈالا ہے، مین کہتا ہون کہ اول تو یہ امر غلط ہے کہ جسٹن عبرانی نہ جانتا تھا ڈاکٹر بیلی صاحب اپنی کتاب مین صاف لکھتے ہین کہ جسٹن عبرانی جانتا تھا، اور قطع نظر اسکے جن مقامات مین جسٹن نے تحریف کا دعویٰ کیا ہے وہ مقامات نہ یونانی مین تھے نہ عبرانی مین، اور واٹسن کی تحریر سے معلوم ہوا کہ وہ مقامات کتب مقدسہ مین جس وقت تھے اُس وقت نسخہ عبرانی اور یونانی دونو مین تھے، جب دونون نسخون کا حال ایکسان ہوا تو پھر بیچارے جسٹن پر جہل کا الزام دیکر کیونکر تحریف کا دھبہ مٹ سکتا ہے، اگر یونانی مین وہ مقامات ہوتے اور عبرانی مین نہوتے تو البتہ اس کہنے کی گنجایش تھی کہ جسٹن نے یونانی مین دیکھکر ایسا دعویٰ کیا، جب دونون نسخون کا حال یکسان ہوا تو یہ عذر جاتا رہا۔

(۵) آدم کلارک اپنی تفسیر کی جلد اول صفحہ ۸۱۷ مین لکھتا ہے کہ محقق کنی کاٹ دعویٰ کرتا ہے کہ ورس ۴ باب ۲۷ استثنا کا متن عبری مین محرف ہے اور سامری صحیح ہے اور بعض عبری کی صحت کا دعویٰ کرتے ہین، مگر اکثر لوگون نے کنی کاٹ کی دلیلون کو لاجواب سمجھا ہے، اور یقین کیا ہے کہ یہود نے بسبب عداوت سامریون کے تحریف کی ہے انتہیٰ محصلہ۔

(۶) آدم کلارک ورس ۹ باب ۲۴ صموئیل ۲ کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ یہ کتب تواریخ عہد عتیق بہ نسبت اور مقامون کے زیادہ محرف ہین۔

(۷) آدم کلارک جلد ۴ مین ورس ۲ باب ۶۴ کتاب اشعیا کی تفسیر مین لکھتا ہے کہ متن عبری اس جگہ بہت محرف ہے، اور اسی طرح جلد ۲ ورس ۸ باب ۲۳ صموئیل ۲ کی تفسیر مین لکھتا ہے کہ اس ورس مین تین تحریفین بڑی ہین، اور مفسر مذکور جلد ۳ مین ورس ۶ زبور ۴۰ کی تفسیر مین لکھتا ہے کہ متن عبری اس جگہ محرف ہے غرض کہ بہت جگہ مفسر مذکور نے تحریف کا الزام دیا ہے کہانتک نقل کیا جائے،

(۸) ڈاکٹر کنی کاٹ کی وہ تحقیق بہ نسبت عبرانی نسخہ کے جسے ریس نے انسائی کلوپیڈیا جلد ۲

اور مسیح سے ۶۳۶ برس آگے، پس ستر برس پورے ہوئے یہ قول آپکا کہ مورخوں کے نزدیک اسیری اُسکی
مسیح سے ۵۹۹ برس آگے ہوئی غلط اور جھوٹ ہے **جواب** کچھ خیر ہے ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو تواریخ
۲ اور سلاطین ۲ میں جس جگہ کا آپ حوالہ دے رہے ہیں وہاں تو یہویکین کا نام بھی نہیں ہے البتہ
اسکے باپ یہویقیم کا ذکر ہے اور یہویکین کی اسیری کا حال تو تواریخ ۲ باب ۳۶ ورس ۹ میں
اور سلاطین ۲ باب ۲۴ ورس ۱۲ میں ہے اور دونوں جگہ کے حاشیہ پر اسیری کی میعاد بیبل
مطبوعہ مرزا پور ۱۸۶۶ع ۵۹۹ لکھی ہے اور یہی مولوی صاحب کہہ رہے ہیں بہرحال مولوی صاحب
کا دعویٰ صحیح ہے اور پادری صاحب بڑے دھوکے باز اور جھوٹے ہیں،

مقام نوزدہم صفحہ ۱۷۵ قولہ اول سلاطین کے ۱۹ باب آیت ۱۶ میں ہرگز یہ مضمون
نہیں ہے مولوی صاحب نے جھوٹ بولا **جواب** پادری صاحب کی جہالت اور بیبائی تو دیکھئے
کہیں سہواً یا غلطی کاتب سے ۱۵ کی جگہ ہندسہ ۱۹ کا ہو گیا پس فوراً پادری صاحب نے مولوی صاحب کو جھوٹا
بتا دیا، ماشاء اللہ کیا پھرتی ہے کہ پیٹھ پر ہاتھ بھی نہیں رکھنے دیتے پادری صاحب بہت تیزی
نہ کیجیے، اول سلاطین کا باب ۱۵ ورس ۱۶ دیکھ لیجیے وہاں یہ مضمون لکھا ہے مولوی صاحب کا اعتراض بجا ہے

مقام بستم صفحہ ۱۹۴ قولہ ازالۃ الاوہام میں لکھا ہے کہ لفظ کنواری جس عبرانی لفظ کا ترجمہ ہے
وہ لفظ عَلما ہے اس کے معنے کنواری کے نہیں عام عورت کے ہیں، مگر یہ مولوی صاحب نے محض جھوٹ
بولا ہے راقم نے اس لفظ کی تحقیقات عبرانی لغات سے کی ہے وہاں ضرور عَلما کے معنی کنواری کے ہیں،
جواب پادری صاحب کیوں ایسی دون کی لے رہے ہیں بھلا وہ کیا تحقیق کرینگے، انھیں تو
انگریزی میں بھی الف کے نام بے نہیں آتا، اور عبری کا تو کیا ذکر ہے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ فنڈر صاحب
کی حل الاشکال پادری صاحب نے دیکھ لی ہے، اسی بھروسہ پر یہ دعویٰ ہو رہا ہے، مگر بفضلہ تعالے
پادری صاحب اور اُن کے پیر و مرشد دونوں جھوٹے ہیں دیکھیے ابھی حال کھولا جاتا ہے،

لہ مولوی صاحب نے اعجاز عیسوی کے صفحہ ۴ میں ایک اختلاف سلاطین اول کے باب ۱۵ ورس ۱۶ اور تواریخ
دوم باب ۱۵ ورس ۱۹ میں بیان کیا ہے، مگر پہلے حوالے میں ۱۵ باب کی جگہ سہواً ۱۹ لکھا گیا۔ پس
پادری صاحب نے جھوٹ پٹ انکار کر دیا اور سمجھے کہ بہت سستے چھوٹے ۱۲ +++

کہ قطعی دلیلوں سے ثابت ہو کہ عہد عتیق میں بہت جگہ تحریفیں ہوئیں اور فاضل ہالٹ کتب مقدسہ کی شرح میں جو سنہ ۱۸۲۹ء میں چھپی تھی اس بیان میں کہ عہد جدید کے حوالے عہد عتیق سے کیوں مختلف ہیں یہ بات پیش کرتا ہو کہ عبرانی نسخہ حواریوں کے بعد سے بدل گیا اور بشپ ہیر بڑی شدت سے اصرار کرتا ہے کہ یہ بات تسلیم کی جائے کہ عبرانی متن میں تحریف کی گئی، اور وہ بہت افسوس کرتا ہو کہ عبرانی نسخے موجود نہیں، اب ذرا پادری صاحب آنکھ کھول کر دیکھیں کہ عبرانی نسخے کی خرابیاں کون بیان کر رہا ہو آیا اہل اسلام کا دعویٰ ہو یا اُن کے مقتداؤں کا مقولہ ہے،

(۹) ڈاکٹر انگس اپنی کتاب ہینڈبک حصہ ۱ باب ۱ فصل ۵ ویریوس ریڈنگ کے بیان میں لکھتا ہو کہ کبھی کبھی کوئی فقرہ قصداً ابھی بدلا گیا ہو تاکہ کسی فرقہ کے مطلب کے یا جو کہ باعث سہو کا معلوم ہو، اُسکی تائید ہو جائے، اسکے بعد ڈاکٹر مذکور نے مثالیں دی ہیں، میں بخوف طوالت اُنھیں ذکر نہیں کرتا،

(۱۰) ہارن صاحب اپنی تفسیر کی جلد ۲ باب ۸ میں لکھتے ہیں چوتھا سبب اختلاف کا تحریف قصدی ہو کہ کسی نے اپنے مطلب کے لئے کی ہو، اب وہ شخص خواہ دیندار ہو یا بیدین تھا اور یہ امر ثابت ہو کہ بعض تحریفات قصدیہ جو دینداروں سے ہوئی تھیں بعد اُن کے ترجیح دیگئی، تاکہ کسی مسئلہ مقبولہ کی تائید ہو، یا کوئی اعتراض دفع ہو، انتہی، تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔ اس مقام پر اگرچہ قدرے طول ہوگیا مگر نہایت مفید ہو، اہل انصاف کے نزدیک اسی قدر تحریر نصف ہدایت المسلمین کا جواب ہو کیونکہ نصف کتاب میں پادری صاحب نے عدم ثبوت تحریف میں بڑی کوشش کی ہو، اور ان اقوال سے بخوبی اہل کتاب کی خرابی اور تحریف ثابت ہوگئی، پادری صاحب جب اپنے مرشدوں کے اقوال دیکھیں گے تو آنکھوں میں سرسوں پھولے گی، اور پھر اپنے دل میں کہیں گے کہ ہم نے مولوی صاحب کو ناحق جھوٹا بنایا ہم ہی خود جھوٹے تھے

مقام ہیجدہم صفحہ ۱۷۰ قول تواریخ باب ۳۶ آیت ۲ و دوم سلاطین ۲۴ باب آیت اول سے اور اُن کے حاشیہ دیکھنے سے ظاہر ہو کہ اسیری بابلیون کی مسیح کے ۶۰۶ برس آگے ہوئی

ے یعنی یہ پورے دس قول ہیں جن سے تحریف کا ثبوت اظہر من الشمس ہو اور اقراری ڈگری ہمارے پاس موجود ہے ۱۲

نہین ہو انتہیٰ اس کے جواب مین پادری صاحب صفحہ ۲۲۹ مین لکھتے ہین، ناظرین مرقس کا ۱۱ باب اور متی کا ۲۱ باب پڑھ کر دیکھین کہ کہان لکھا ہو، یہ بہتان بندی اچھی نہین بلکہ شرارت و بد دینی ہے، جواب خدا کے لئے پادری صاحب کی آنکھون کی پٹی کوئی کھولے اور ایک موٹی مشعل جلا کر متی اور مرقس کے باب مذکور کو دکھائے اور سمجھائے کہ مرقس کے باب ۱۱ سے تیسرے دن سوال اس طرح معلوم ہوتا ہو کہ ورس اول سے ۱۱ تک تو ایک دن کا بیان ہو اور ورس ۱۲ سے ۱۹ تک دوسرے دن کا، اور ۲۰ ورس سے تیسرا دن شروع ہوا ہو اور اسی دن مین مشائخ کا سوال کرنا ورس ۲۷ و ۲۸ مین مذکور ہو اور متی کے باب ۲۱ مین ورس ۱۷ تک تو ایک دن کا بیان ہو اور ۱۸ ورس سے دوسرا دن شروع ہوا اور اسی دن مین اُن کا سوال کرنا ورس ۲۳ مین مذکور ہو، ناظرین دونون انجیلون کے دونون بابون کو دیکھ لین آپ معلوم ہوجائیگا کہ مولوی صاحب نے بہتان باندھا ہے یا پادری صاحب مولوی صاحب پر بہتان بندی کرتے ہین اور لوگون کو فریب دیتے ہین، مولوی صاحب پر تو کسی طرح کا الزام نہین آسکتا، کیونکہ مولوی صاحب نے تو ہارن صاحب کا حوالہ دیدیا ہو اب اگر بہتان باندھا ہو تو آپ کے پیرومرشد نے باندھا ہو اور شریر اور بد دین ہون گے تو آپ کے پیرومرشد ہون گے، مولوی صاحب سے کیا علاقہ، مولوی صاحب تو محض ناقل ہین، آپ ہارن کی جلد ۴ ذکر انجیل مرقس صفحہ ۲۹۱ و ۲۹۲ ملاحظہ کرلیجئے، اگرچہ مولوی صاحب نے ہارن کا حوالہ دیا تھا اور صفحہ بھی بتا دیا تھا، مگر پادری صاحب نے ایسا کانون مین تیل ڈالا کہ کچھ خبر بھی نہوئی، اگر مولوی صاحب صفحہ کا حوالہ نہ دیتے تو یقین تھا کہ پادری صاحب جھٹ پٹ حوالہ سے انکار کردیتے، جب دیکھا کہ حوالہ مین تو صفحہ کا نشان بھی موجود ہو، کسی طرح انکار نہین ہوسکتا تو اُس حوالہ سے کچھ خبر ہی نہوئے اور ایسا ہضم کرگئے کہ ڈکار بھی نہ لی شاباس کیون نہو مصرع این کار از تو آید و مردان چنین کنند

باب دوم

اس باب مین پادری صاحب کی کچھ دروغگوئی اور اُن کے اغلاط کا بیان ہو اگرچہ پہلے

ولیم گرینوس نے زبان انگریزی مین لغت عبرانی کے بیان مین ایک کتاب لکھی ہی، اور وہ کتاب سنہ ۱۸۵۵ء مین چھپی ہی، اُس مین اس لفظ کی تحقیق اس طرح کی ہی عیلیم صیغہ مذکر کا ہی اس کے معنی جوان خوردسال بالغ کے ہین، چنانچہ صموئیل کے باب ۱۷ ورس ۵۶ اور باب ۲۰ ورس ۲۲ مین یہ لفظ ہی، اور وہان یہی معنی لیے گئے ہین اور سپٹواجنٹ مین اس کا ترجمہ جوان ہوا ہی۔ علماہ اسکی تانیث ہی، اس کے معنے لڑکی، خاتون، جوان عورت، قابل نکاح کے ہین، جیسے لفظ نعرہ ہی، اور یونانی مین لفظ نیانیس ہی اور ترجمہ اکویلا اور تھوڈوشن اور سمکس مین اس لفظ کا ترجمہ یہی ہوا ہی جو ہمنے کیا، اشعیا کا باب ۷ ورس ۱۴ پیدایش کا باب ۲۴ ورس ۴۳۔ اور خروج باب ۲ ورس ۸ اور امثال باب ۳۰ ورس ۱۹ تراجم مذکورہ مین دیکھنا چاہیے، اس لغت کے مفہوم مین بکارت داخل نہین، بکر کے واسطے لغت عبرانی مین لفظ بتولہ موضوع ہی، غزل کا باب ۱ ورس ۸ دیکھو، پس سپٹواجنٹ مین کتاب اشعیا مین ترجمہ کنواری غلط ہوا ہی (اور اسکی غلطی بہت ظاہر ہی کیونکہ لفظ عیلیم جو صیغہ مذکر کا ہی اس کا ترجمہ خود اسی مین جوان ہوا ہی، پھر جس کے مونث علماہ مین کنوارا پن کہان سے آگیا، جب عیلیم کے معنے جوان مرد کے ہین تو علماہ کے معنی جوان عورت ہونا چاہیئے) اور نہ اس مین بیاہی حالت داخل ہی جیسا کہ ہینگس ٹن برگ نے حجت کی ہی بلکہ اُس کا صرف یہی مفہوم ہی کہ عمر قابل نکاح اور زمان بلوغ انتہیٰ۔ اب پادری صاحب فرمائین کہ مولوی صاحب نے جھوٹ بولا ہی یا خود ذات شریف نے، آپنے مولوی صاحب کو جھوٹا تو بنایا مگر جھوٹے مُنہ سے کسی کتاب کا حوالہ نہ دیا کہ فلان لغت مین اس کے معنی کنواری کے ہین جوان عورت کے نہین،

مقام بست و یکم مولوی صاحب انجیل کی غلط روایتون اور مخالفت کے بیان مین صفحہ ۲۹۳ و ۲۹۴ مین لکھتے ہین، شاہد نہم بعد پہونچنے اورشلیم کے یہودیون کا سوال جناب مسیح علیہ السلام سے مرقس باب ۱۱ مین تیسرے دن اور متی باب ۲۱ مین دوسرے دن لکھتا ہی، ان دونون مین ایک خلاف واقع ہی، ہارن صاحب بابت ان دو اختلافون کے جو شاہد آٹھوین اور نوین مین منقول ہین چوتھی جلد کے صفحہ ۲۷۵ و ۲۷۶ مین لکھتا ہی کہ کوئی صورت تطبیق کی ان حوالونمین

اس اختلاف کے ثبوت میں لکھا ہے کہ کاتلک ہرلڈ کی جلد ثانی صفحہ ۳۴۷ میں ہے کہ فاضل سنٹ ملیٹو نے
کتب مسلمہ کی فہرست میں اسکا نام نہیں لکھا جیسا کہ یوسی بیس نے تاریخ کلیسا کی کتاب ۴ باب ۲۶ میں لکھا ہے
اور گریگری نازین زن نے اشعار میں کتب صحیحہ کے نام ضبط کئے ہیں، ان اشعار میں اس کتاب کا نام نہیں ہے
اور ایم فیلوکس نے جو اشعار الکر سلیوکس کو بھیجے تھے اُن میں اس کتاب پر اپنا شبہ ظاہر کیا ہے
اور اتھانی سشیس نے اپنے ۳۹ خط میں اس کتاب کو رد اور ناپسند کیا ہے اور مصنف سناپسس
نے اُسے رد کیا ہے انتہیٰ، شاید کاتلک ہرلڈ کا نام سن کر پادری صاحب خفا ہون گے اسلئے میں ایک
محقق عیسائی کا حوالہ دیتا ہوں، ڈاکٹر انگسں اپنی کتاب ہینڈبک میں لکھتے ہیں مشائخ متقدمین مسیحی
نے صحیفہ استیر کا ذکر نہیں کیا، اور نہ اپنی کتابوں کی فہرست میں داخل کیا ملیٹو اور اتھانی سشیس اور
گریگری نازین زن اور ایم فیلوکس نے اسے متروک کیا ہے اور فیلو نامی ایک عالم یہودی نے جو
سنہ ۴۱ میں ہوا ہے کہیں اس کتاب سے حوالہ یا اس پر رجوع نہیں کیا انتہیٰ اور پادری صاحب ہارن کا
جو حوالہ دے رہے ہیں وہ بھی فریب سے خالی نہیں، ہارن یہ نہیں کہتا کہ کبھی کسی نے اس میں اختلاف نہیں کیا
کیونکہ ہارن جلد ۴ حصہ ۱ باب ۲ صفحہ ۶۸ میں لکھتا ہے کہ بعض عیسوی مشائخ نے اس میں خدشہ
کیا کہ اس میں کہیں پر خدا کا نام نہیں ہے مگر یہود میں یہ کتاب بہت عزیز اور گرامی ہے انتہیٰ دیکھئے
اس عبارت سے اختلاف کی نفی کسی طرح نہیں ہو سکتی، بلکہ مشائخ مسیحی کا اختلاف ثابت ہوتا ہے
چوتھا دروغ قولہ صفحہ ۴۶ میں ہے انھوں نے ہمارے علماء کی تصانیف سے چند قول
درست اور چند نادرست اور چند اپنے دل سے تراش کے بلا سند پیش کئے انتہیٰ، میں کہتا ہوں
یہ بھی دروغ بیفروغ ہے کوئی قول نادرست اور بلا سند نہیں ہے اور نہ کوئی اپنے دل سے
تراشا ہے چنانچہ باب اول سے ظاہر ہوگیا کہ جسقدر حوالوں سے پادری صاحب نے انکار کیا ہے وہ سب
انکی جہالت[1] اور بددیانتی ہے پادری صاحب کسی پر افترا کرنا اچھا نہیں ہے ذرا تو خدا سے ڈرو کچھ تو شرم و حیا کرو

[1] یعنی اعجاز عیسوی کے صفحہ ۳۰ میں ۱۲، ۱۳ یا مقتضائے عدم تحقیق ہے کہ اچھی طرح تلاش نہیں کرتے
خود تو علم نہیں ہے جلدی میں جو کچھ جس نے کہہ دیا سادہ لوحی سے اُسے باور کر لیا اور جو امر خود دیکھنے کا ہے
اُسے بھی نہیں دیکھتے، چنانچہ مقام ۱۸ و ۱۹ و ۲۱ سے ظاہر ہے ۱۲ منہ

یا بسے بھی پادری صاحب کی بہتان بندی اور تلبیس بخوبی ثابت ہوتی ہے، مگر اس باب میں علاوہ اُن جھوٹوں کے جو پہلے باب میں مذکور ہیں دوسرے جھوٹ قصداً بیان کئے گئے ہیں تاکہ ناظرین اُن کے مکر وتلبیس سے بخوبی واقف ہو جائیں۔

پہلا دروغ قولہ صفحہ ۴۳ میں ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وقت کے لوگ قرآن کو اور ہی طرح پر سمجھ رہے تھے جن پر طرح طرح کے اعتراض پڑتے تھے انتہیٰ، میں کہتا ہوں محض افترا ہے اُس وقت کے لوگ ہرگز ایسے معنے نہیں سمجھتے تھے جن پر اعتراض ہوتے تھے، اگر پادری صاحب مدعی ہیں تو بیان کریں، دو باتیں اسی صفحہ میں اور لکھی ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پادری صاحب اہل اسلام کے کتب سے محض ناواقف ہیں، اول[۱] یہ کہ لکھتے ہیں کہ عبد الحق کا فارسی ترجمہ، حالانکہ عبد الحق کا کوئی ترجمہ قرآن نہیں ہے، دوسرے یہ کہ لکھتے ہیں کہ جلال الدین سیوطی کی تفسیر کبیر حالانکہ جلال الدین کی تفسیر کبیر نہیں ہے/ اہل اسلام میں نہایت مشہور ہے کہ فارسی ترجمہ قرآن مجید کا شاہ ولی اللہ صاحب کا ہے، اور تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی کی ہے مقام انصاف ہے کہ جو شخص اتنا بڑا جاہل ہو کہ اسلام کی مشہور باتیں بھی نہ جانتا ہو وہ اپنے تئیں مولوی کہلائے۔

دوسرا دروغ قولہ صفحہ ۴۳ میں ہے مولوی صاحب نے ناچار ہو کر اقرار کیا کہ ۳۸ کتابیں عہد عتیق کی قدیم الایام سے بلا اختلاف تمام یہودی اور سب مسیحی مانتے آئے انتہیٰ، میں کہتا ہوں محض جھوٹ ہے، مولوی صاحب کا ہرگز یہ مقولہ نہیں، اعجاز کے صفحہ ۸ میں صرف اسقدر ہے کہ جمہور مسیحی سلف سے انکی صداقت تسلیم کرتے تھے مولوی صاحب اکثر متقدمین مسیحی کا ذکر کرتے ہیں سب کا ذکر نہیں فرماتے اور یہودیوں کا تو مولوی صاحب نے نام بھی نہیں لیا۔ پادری صاحب ازراہ خیانت یہود کو بھی شامل کرتے ہیں، تحریف اسی کہتے ہیں اور یہی جھوٹ دوبارہ صفحہ ۴۵ میں پادری صاحب نے بولا ہے

تیسرا دروغ قولہ صفحہ ۴۵ استیر کی کتاب کبھی کتب اختلافیہ میں داخل نہیں ہوئی انتہیٰ، میں کہتا ہوں کہ یہ محض جھوٹ ہے، قدماء مسیحیہ کا اس کتاب میں اختلاف ہے، مولوی صاحب نے

---

[۱] یہ مضمون گرچہ باب سوم میں بھی مذکور ہوا ہے مگر اسے قند مکرر سمجھنا چاہئے ع والمسک ما کررتہ یتضوع ۱۲

اُن سب کو پادری صاحب ہضم کر گئے ہین، اس مختصر تحریر مین اس کی تفصیل نہین کرتا معیار التحقیق
مین جو تحقیق الایمان کا ایک بے نظیر جواب ہے تفصیل اسکی مسطور ہے، مگر اس قدر کہتا ہون کہ پادری
صاحب گیارہ غلطیون کے بھروسے نہ رہین، آپ ہی کے علماء لکھتے ہین کہ چند نسخے ملانے سے
ڈیڑھ لاکھ اختلاف عبارت نکلے، چنانچہ ہارن صاحب جلد اول مین لکھتے ہین، اور مؤلفین انسائی
کلوپیڈیا برٹینکا جلد ۷ مین اسکرپچر کے تحت مین بیان کرتے ہین کہ وٹسٹین نے جو اختلاف
عبارت نکالے وہ دس لاکھ سے زیادہ تھے، اور میکائلس کی رائے مین وٹسٹین کے نسخہ مین
بہت سی غلطیان ہین جن کی اصلاح ہونی چاہئے انتہی، دیکھئے چند نسخے ملانے سے اتنی غلطیان
نکلین، اگر سب ملائے جاتے تو خدا جانے کتنی ہوتین، اب ان اغلاط کو تقسیم کر لیجئے اور دیکھئے
کہ عہد جدید کے ہر ایک کتاب کے حصہ مین کتنی کتنی آتی ہین،

آٹھوان دروغ قولہ صفحہ ۱۰۱۔ انجیل متی مین چار جگہ (غلطی ہے) مین کہتا ہون پادری
صاحب جھوٹے ہین، بہت جگہ ہے چنانچہ چند مقام سوا ان چار مقام کے مین یہان بیان
کرتا ہون **پہلا** وہ مقام جو خود پادری صاحب نے صفحہ ۱۰۲ مین لکھا ہے پس جن نسخون مین یوکینا لکھا ہے
اُس مین ضرور سہو ہے، افسوس پادری صاحب کو اپنا لکھا ہوا بھی یاد نہین رہتا سچ ہے، دروغگو را
حافظہ نباشد۔ **دوسرا مقام** ڈاکٹر انگس اپنی کتاب ہینڈ بک کے حصہ باب ۲ فصل ۶ مین
لکھتے ہین باب ۱۲ ورس ۳۵ متی مین لفظ دل بہت سے نسخون مین ہے اور ترجمہ ولگیٹ اور سریانی
قبطی فارسی عربی مین متروک ہے **تیسرا مقام** باب ۲۰ ورس ۲۲-۲۳ مین جملہ وہ اصطباغ
جس سے مین نے اصطباغ لیا ہے اُس سے تم بھی اصطباغ دیے جاسکتے ہو، کئی
نسخون اور ترجمہ ولگیٹ، اور قبطی مین نہین ہے، **چوتھا مقام** باب ۲۷ ورس ۹
متی تب وہ جو ارمیا نبی کی معرفت کہا گیا تھا پورا ہوا، لفظ ارمیا یقیناً غلط ہے،
پانچوان مقام باب ۶ ورس ۱۸ متی مین لفظ آشکارا الحاق ہے،
(تفسیر آدم کلارک)

پانچوان دروغ قوله صفحه ۱۶ جس حالت مین که پہلی صدی کے لوگ ان کتابون کو مان چکے الخ
مین کہتا ہون یہ محض دروغ ہو ثابت کیجیے محض دعوی سے کوئی امر ثابت نہین ہوتا اور اقتباس
مشائخ جو پادری صاحب نے لکھا ہو اُس کا حال یہ ہو کہ اول تو کسی دلیل قطعی سے اقتباس ثابت
نہین، اور اگر ہو بھی تو اُس سے ماننا لازم نہین آتا، چنانچہ نیاز نامہ کے جواب مین اس کی تفصیل
کی گئی ہے،

چھٹا دروغ قوله صفحه ۲۷ یونانی ترجمه کی صحت کے [illegible] انتهی، مین کہتا ہون
کہ یہ بھی مولوی صاحب پر افترا ہی، مولوی صاحب تو اسکی [illegible] کے ایسے قائل ہین کہ کئی ورق مین
اُس کی خوب ہی خبر لی ہے جس کا جی چاہے صفحه ۱۲۲ اعجاز عیسوی دیکھ اشرح کرے [illegible]
کا ماننا اور نہ ماننا معلوم ہو جاے گا۔

ساتوان دروغ قوله صفحه ۱۰ مولوی صاحب نے [illegible] مقدس مین الحاق
ہوا اور اس دعوے کے ثبوت مین گیارہ سہو کاتب دکھلاے ہین انتهی، مین کہتا ہون کہ اول
تو انھین سہو کاتب کہنا محض جاہلون کو فریب دینا ہی کتب مقدسہ مین بہت سی غلطیان اور
تحریفین قصداً ہوئی ہین، اور اس بارے مین ہم علماے مسیحیہ کے اقوال باب اول مین بیان کر
آئے ہین، دوسرے یہ کہنا کہ گیارہ ہی کاتب دکھلاے ہین سراسر غلط ہی کیونکہ مولویصاحب نے
صفحه ۲۷ مین لکھا ہی اسی طرح کے نقصان اور زیادتی عہد جدید کی کتابون مین اور جا بجا کثرت سے
ہوئی ہے کہان تک لکھیے اس فصل کو قول ہارن صاحب پر ختم کیے دیتے ہین ہارن صاحب جلد دوم
کے صفحه ۳۲۳ مین لکھتے ہین بہت سے اس طرح کے الحاق بسبب خیالی اصلاح کے اعمال
مین اور جہان کوئی حال مکرر ذکر ہوا ہی واقع ہوئے ہین، کاتبون نے اور اُن سے زائد مترجمون نے
ذکر ناقص مین دوسری بات سے لے کر ملا دیا ہی، اور اس کیفیت کے بیان مین زائد نمونے بیان کرنے
بے فائدہ ہین انتهی، یہان تو مولوی صاحب نے عموماً بہت سے اغلاط اُن کے علما کے اقوال
سے ثابت کیے تھے، پھر صفحه ۲۷۰ مین اُسی ہارن سے کئی مثالین تحریف قصدی کی بیان کی ہین

ورس ۱۸ باب ۴ مین فقرۂ شکستہ دلون کے شفا دینے کو کئی نسخون مین نہین ہی شاید اشعیا کے ورس ۱ باب ۶۱ سے لیا گیا ہی۔ الغرض اس فصل مین ہر جگہ تعداد مین جھوٹ بولا ہی مگر سب کے بیان کرنے مین طول ہوتا ہی اسلئے ایک مختصر بات کہتا ہون جس سے اُن کا جھوٹ ثابت ہو جائے وہ یہ کہ موافق اقرار علماے مسیحیہ کے چند[۱] نسخے ملانے سے ڈیڑھ لاکھ ویریوس ریڈنگ نکلے جسے پادری صاحب نے اپنی جہالت سے سہو کاتب قرار دیا ہی اب اگر اس ڈیڑھ لاکھ اختلاف کو عہد جدید کے رسائل پر تقسیم کیا جائے تو کس قدر ہون گے مثلاً عہد جدید کے ہم سات حصہ کرتے ہین چار انجیلین اور پانچوان اعمال حوارئین اور چھٹے حصہ مین پولوس کے خط اور ساتوین مین پطرس اور یعقوب اور یوحنا کے خط وغیرہ اب سات حصون پر اُس مقدار کو تقسیم کیجیے تو ہر ایک حصہ مین اکیس ہزار چار سو اٹھائیس اختلاف اور غلطی ہوتی ہین اور اگر وٹسٹین کے قول پر لحاظ کیا جائے کہ اُسنے دس لاکھ اختلاف عبارت کے نکالے ہین تو ہر ایک کے حصہ مین بہت کچھ نوبت پہونچتی ہی پادری صاحب اپنے گیارہ سہو کاتب کے بھروسے ہین۔

گیارہوان دروغ قولہ صفحہ ۱۲۶ مین ہی محمد صاحب کی نسبت آپکو گمان ہی کہ جو کچھ اُن کو الہام یا وحی سے ملا وہ قرآن مین ہی اور جو کچھ اُنھون نے اپنی تحریر و راے سے کہا وہ سب حدیث مین شامل ہی۔

مین کہتا ہون کہ پادری صاحب جھوٹے ہین ہم کو یہ گمان نہین کہ جو کچھ حضرت محمد رسول اللہ کو ملا وہ سب قرآن مین ہی بلکہ ہمارا اعتقاد یہ ہی کہ جو کچھ حضرت کو خدا کی طرف سے ملا اُسکی دو صورت ہین ایک یہ کہ بواسطہ جبرئیلؑ کے ملا دوسرے یہ کہ اللہ نے بلا واسطہ جبرئیلؑ کے آپ کے دل مین کسی امر کو ڈالدیا جسے ہم الہام کہتے ہین پہلی قسم کو ہم قرآن کہتے ہین اور دوسری قسم مین بہت سی احادیث ہین تمام کتب اصول وغیرہ مین مصرح ہی کہ وحی کی دو قسمین ہین ایک وحی متلو اور ایک وحی غیر متلو۔ وحی متلو کو قرآن۔ اور غیر متلو کو حدیث لکھا ہی البتہ بعض حدیثین ایسی بھی ہین جن مین صرف حضرت کی راے ہی اب یا تو پادری صاحب جھوٹے ہین جان بوجھکر فریب دیتے ہین

[۱] [illegible] اعجاز عیسوی [illegible] صفحہ ۱۲۱ [illegible]

نواں دروغ قولہ صفحہ ۱۰۱ مرقس کی انجیل میں کوئی سہو کاتب نہیں میں کہتا ہوں یہ بھی
پادری صاحب کا جھوٹ ہی بھلا آپ کی کتاب اور رحالی ہو غلطی سے یہ ہرگز نہیں ہوسکتا مولوی
صاحب نے صفحہ ۲۷۸ میں تفسیر ہارن سے کئی حوالے تحریف قصدی کے نقل کئے ہیں اُن میں سے
ایک حوالہ ورس ۳۲ باب ۱۳ مرقس کا ہے کہ بعض الفاظ اوڑائے گئے ہیں اور باب ۲
ورس ۷ آمیں لفظ توبہ الحاقی ہے (آدم کلارک) اور باب ۱ ورس ۲ میں لفظ اوسکا مشکوک
ہے (ڈاکٹر انگس) اور باب ۸ ورس ۳۱ مرقس میں بعض نسخوں میں بعد تین روز کے اور اوروں
میں ہے تیسرے دن (ایضاً) الغرض پادریصاحب کا بالکل نفی کرنا سراسر جھوٹ ہے۔
دسواں دروغ - قولہ صفحہ ۱۰۱ لوقا کے انجیل میں ایک جگہ سہو کاتب ہے میں کہتا ہوں
یہ بھی جھوٹ ہی ایک جگہ نہیں بہت جگہ غلطی ہے چار مقام تو اعجاز عیسوی کے اسی فصل میں
لکھتے ہیں مگر افسوس ہے کہ پادریصاحب نے آنکھوں پر پٹی باندھ لی ہے اب ناظرین ملاحظہ کریں
ایک مقام تو پادریصاحب نے تسلیم کیا ہے، **دوسرا مقام** مولوی صاحب نے صفحہ ۱۷۶
میں بخوبی ثابت کیا ہے کہ ایک سارا جملہ مابین ورس ۳۳ و ۳۴ باب ۲۱ لوقا میں آ ملگیا
ہے **تیسرا مقام** صفحہ ۲۷۸ اعجاز عیسوی میں تفسیر ہارن سے تحریف قصدی کی مثالیں
نقل کی گئی ہیں اُن میں لکھا ہے کہ ورس ۳۵ باب ۱ لوقا میں بعضے الفاظ واسطے رفع شبہ یوٹیکینس کو
ترجموں سریانی اور عربی اور فارسی اور حبشی اور اور ترجموں اور بہت سے حوالے معترضوں میں
بڑھائے گئے ہیں **چوتھا مقام** اعجاز عیسوی کے صفحہ مذکور میں ہے ورس ۴۳ باب ۲۲ لوقا
کو نسخہ اسکندریانوس اور بعضے اور نسخوں میں چھوڑا گیا، اب بعض مقام ڈاکٹر انگس کی کتاب
سے نقل ہوتے ہیں۔ **پانچواں مقام** ورس ۲۶ باب ۲ لوقا کا گیارہ نسخوں قلمی اور ترجمہ
آرمیناں اور فارسی میں یہ عبارت زاید ہے اللہ نے اپنی خلائق کو اچھے کیواسطے دیکھا ہے
چھٹا مقام ورس ۲ باب ۵ لوقا میں لفظ اندک چند نسخوں قلمی میں زاید ہے **ساتواں مقام**
ورس ۱۹ باب ۱۰ بعض نسخوں میں لفظ کھویا گیا تھا الحاق کیا گیا ہے **آٹھواں مقام**

طالبان حق پر پوشیدہ نہ رہے کہ یہ قصہ افترائی محض ہو روایات صحیحہ مین کہین حکایت نہیں پادری صاحب سے کوئی یہ پوچھے کہ ماریہ قبطیہ کے ساتھ کیا گناہ کیا اگر وہ مراد ہو جسے تحقیق الایمان مین بیان کیا ہو کہ حضرت نے قسم کھائی تھی کہ ماریہ سے صحبت نکرونگا اور پھر اُسے جائز کیا تو یہ روایت ہرگز قابل اعتبار نہین سورۂ تحریم کا سبب نزول شہد کا حرام کرنا ہے۔ چنانچہ احادیث صحیحہ مین آیا ہو صحیح بخاری جو ہمارے یہان نہایت مستند کتاب ہے اُسمین بھی لکھا ہو علاوہ اسکے لونڈی کے ساتھ صحبت کرنا نہ شریعت موسوی مین گناہ ہو نہ شریعت عیسوی مین اور نہ شریعت محمدی این پھر اس فعل کا گناہ ہونا پادری صاحب کہان سے ثابت کرتے ہین اگر پادری صاحب اپنے گمان مین اُس کو برا سمجھکر گناہ کہتے ہین تو اسکا جواب یہ ہو کہ جنکے نزدیک شراب و سور حرام ہے وہ کہہ سکتے ہین کہ جو شراب پیئے وہ بڑا گنہگار ہو مثلاً حضرت مسیح نے شراب خواری کی ہے تو مطابق اس اعتقاد کے وہ گنہگار تھے۔ اور حضرت زینب کا قصہ بھی کسی ملحد نے گڑھا ہو ہمارے علمائے محققین نے خوب انکار کیا ہو چند علما کا نام مع حوالہ کتاب یہان لکھتا ہون (۱) علامہ توربشتی اپنی کتاب المعتمد فی المعتقد مین لکھتے ہین کہ آنچہ یاد کردہ اند کہ رسول اللہ را صلی اللہ علیہ وسلم برزینب نظرے افتاد و علاقتے دروے پیدا شد دروغ محض و بہتان صریح ست وہرگز نا قلی کہ بہ نقل وے کم و بیش اعتمادے باشد یا راویے کہ بروایت وے اعتمادے توان کرد یاد نکردہ است۔ اسکے بعد وہ قصہ صحیح نقل کرکے لکھا ہو۔ وآنچہ وضاعان و بیدینان در زبان مردم افگندہ اند کہ نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بروئے افتاد و گفت سبحان اللہ مقلب القلوب شعبۂ الیست از آنچہ منافقان گفتہ اند وہیچ ناقلی کہ بنقل وے اعتمادے باشد آنرا یاد نکردہ انتہی۔ دیکھئے علامہ موصوف نے کسقدر بے اصلی اس قصہ کی بیان کی اور دروغ محض اور بہتان صریح بتایا اسی طرح بہت سے علما نے اس قصہ کا بے اصل اور دروغ محض ہونا بیان کیا ہو مثلاً (۲) امام زاہدی نے تفسیر زاہدی میں (۳) صاحب کمالین نے اپنی تفسیر مین (۴) ملا جیون نے تفسیر احمدی مین (۵) شیخ سلیمان نے تفسیر فتوحات الٰہیہ مین (۶) قاضی عیاض نے اپنی کتاب شفا مین

یا محض جاہل ہین مگر افسوس ہو کہ باوجود اس جہالت کے مولویت کا دعوی ہو ع باین خواری امید ملک داری اور بھلا کتب اصول مین تو لکھا ہی ہو وہان تو پادری صاحب کی کہان نظر پہونچی ہوگی۔ مولوی آل حسن صاحب نے پندرہوین استفسار مین اسکی تصریح کردی ہو وہان بھی پادری صاحب نے نہ دیکھا۔ اور اگر پادری صاحب کا ایسا عقیدہ نہین ہو تو انھو اپنے عقیدے کو طاق مین رکھ چھوڑین اہل اسلام کی طرف اپنے باطل عقیدے کو کیون منسوب کرتے ہین۔

بارہوان دروغ قولہ صفحہ ۱۲ آمین ہو۔ انبیا کی عصمت پر کوئی دلیل مسلمانون کے پاس نہین ہے قرآن مین اسکا مطلق ذکر نہین۔ شرح مواقف مین مولویون نے اپنی عقلی دلیلون سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہو۔

پادری صاحب سچ کہیئے آپنے یہ مقام شرح مواقف مین دیکھا ہی یا سنی سنائی کہہ رہے ہو اگر کچھ مادہ ہو تو ذرا شرح مواقف مین دیکھو کہ کیسے آیتون سے عصمت انبیا ثابت کی ہو ہمین افسوس ہے کہ پادری صاحب اپنے دین کی بیخ و بنیاد خود اُکھیڑتے ہین بڑے زور شور سے انبیا کا معصوم نہونا بیان کررہے ہین اور کہتے ہین کہ بلا دلیل ہمنے اسکو مانا ہی مین کہتا ہون کہ چشم ما روشن دلِ ما شاد آپ مانئے ہم آپ کو کب منع کرتے ہین مگر اُسکے ساتھ اس کو بھی ماننا پڑیگا کہ کتب عہد عتیق و جدید کا اعتبار نہین اور کسی کتاب کا الہامی ہونا متیقن نہین کیونکہ جب انبیا معصوم نہوئے اور نعوذ باللہ بت پرستی[1] اور دروغگوئی سے بھی نہ بچے یہان تک کہ تبلیغ[2] مین بھی جھوٹ بولے پھر اُنکے قول اور فعل اور تحریر کا کیا اعتبار رہا اب پادری صاحب یہ تو فرمائین کہ وہ کس منہ سے بیبل کو کلام خدا کہین گے اور اُسکے احکام کو احکام الٰہی بتائینگے کیونکہ جو بات نبی کہیگا اُس مین یہ احتمال ہوگا کہ شاید جھوٹ ہو کلام خدا نہو کیونکہ معصوم نہین ہو الغرض مطابق اس اعتقاد کے کسی رسالہ بیبل کا اعتبار نرہیگا بلکہ سب پر کذب کا احتمال ہو جائیگا۔

تیرہوان دروغ قولہ صفحہ ۱۲۸ محمد صاحب کو ماریہ قبطیہ عورت کے ساتھ گناہ کرنا اور زینب سے عشق لگانا یاد نہ آویگا انتہی۔ پادری صاحب نے اس افترے کو کسی مقام پر نقل کیا ہو مگر

[1] دیکھو سلاطین اول کا باب ۱۱ ورس ۴ ۱۲ منہ
[2] دیکھو سلاطین اول کا باب ۱۳ ورس ۱۸ ۱۲ منہ

مگر حضرت مریم کو بجاے روح القدس کے داخل کرتے تھے اسوجہ سے ان لوگون کا نام میریامائیٹ
رکھا گیا تھا اسکے بعد جب بادشاہ نے علانیہ حکم دیا کہ جو شخص تثلیث سے انکار کریگا اُسکا مال ضبط
ہو کر جلاوطن کیا جائیگا تب اکثرون نے بادشاہ کے خوف سے تثلیث کے عقیدے پر دستخط
کردیئے غرضکہ زبردستی یہ عقیدہ پھیلایا گیا ہی باینہمہ متعدد فرقے عیسائیون مین منکر تثلیث کے ہوئے
اور اب موجود ہین چند فرقون کے نام مین یہان لکھتا ہون (۱) ابیونی (۲) ارتھن (۳) اریوس
(۴) یونومیان (۵) سیمی اریوس (۶) یوسیبیان (رومن تواریخ کلیسا صفحہ ۱۴۹۔ اور لب التواریخ
مولفہ مدرس سکلندر رفرٹیرز ٹیٹلر جلد ۲ مطبوعہ مطبع چرچ مشن ۱۸۲۹ء صفحہ ۲۸) (۷) یونی ٹیرین اس فرقہ
کی کلیسا ہندوستان مین بھی ہی (۸) ساسینین ویبسٹر ڈکشنری مطبوعہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۱۴۹ امین ہے
کہ اس فرقہ کی بنیاد سولھوین صدی مین ہوئی (۹) گزنتھیون اس فرقہ کا بانی گزنتھس پہلی صدی مین
تھا اس فرقہ کا حال رومن مفتاح الکتاب مطبوعہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۲۱۵ امین مفصل مذکور ہی (۱۰) میریامائٹ
اس فرقہ کی بنیاد چوتھی صدی مین ہوئی سوا اسکے اور بھی فرقے منکر تثلیث ہین سب کا بیان بوجہ
تطویل ہی پادری صاحب کی تکذیب کے لئے اتنا ہی کافی ہی اب بھی ہندوستان مین اور لندن اور
امریکا وغیرہ مین کثرت سے عیسائی منکر تثلیث موجود ہین دروغ گویم بر روی تو اسی کو کہتے ہین۔
دوسری بات کا جھوٹ ہونا خود انجیل سے ظاہر ہی کسی مقام پر انجیل مین تثلیث کا ذکر نہین ہی جسکا جی
چاہے اوّل سے آخر تک پڑھ کر دیکھ لے یہ جو انجیل سے اشارے وکنایہ تثلیث کے نکالے جاتے ہین
اسکی وجہ اور نشا وہ خیال خام ہی جو محض کورانہ تقلید سے پہلے سے اُنکے دماغ مین سمایا ہی صرف اس
خیال کی وجہ سے زبردستی تثلیث کا اشارہ سمجھتے ہین جناب مولوی رحمت اللہ صاحب نے اصح الاحادیث
فی ابطال التثلیث اور ازالۃ الاوہام وغیرہما مین وہ تمام مقامات نقل کئے ہین جنسے عیسائی تثلیث
ثابت کرتے ہین اور بخوبی ثابت کردیا ہی کہ کسی مقام سے اسکا ثبوت نہین ہوتا پادری صاحب نے
تثلیث کے بارہ مین بہت سے ورق سیاہ کیے ہین اور ایسی تقریرین کی ہین جنکی وجہ سے تو
عیسائی انپر طعن کرتے ہین مگر مولوی صاحب کی ایک بات کا بھی جواب نہین دیا +

(۷) خفاجی نے نسیم الریاض مین (۸) شیخ عبدالحق نے مدارج النبوۃ مین (۹) سید جمال الدین نے روضۃ الاحباب مین (۱۰) سید شریف نے اپنی کتاب مواقف مین وغیرہم اور اسی طرح علمائے شیعہ نے بھی اسکی تکذیب کی ہو (۱۱) میر فتح اللہ شیرازی نے منہج الصادقین مین (۱۲) علامہ مجلسی نے حیات القلوب مین (۱۳) سید مرتضیٰ نے تنزیہ الانبیا مین (۱۴) علامہ طبرسی نے تفسیر مجمع البیان مین (۱۵) ملا احمد نے سیف الدہر مین وغیرہم۔ اور خوبی تو یہ ہو کہ بعض محقق عیسائیون نے بھی اس قصہ کو منافقون اور یہودیون کا گڑھا ہوا بتایا ہو۔ چنانچہ سیل صاحب مترجم قرآن سورہ احزاب کے حاشیہ پر لکھتے ہین کہ منافقون اور یہودیون نے اس قصہ کو پڑھایا ہو۔ ۱۴-۱۵-۱۶- دروغ صفحہ ۴۳۰ مسیح کے وقت سے آج تک اگرچہ مسائل جزئیہ اور فروعات مین درمیان فرقون عیسائیون کے بہت سا اختلاف پڑگیا مگر تثلیث کے اندر کسی وقت اور کسی ملک اور کسی قوم مین اختلاف نہین پڑا کیونکہ انجیل مین صاف صاف لکھا ہو کہ باپ بیٹا روح القدس یہی تثلیث ہو مریم کسی وقت تثلیث مین شامل نہین ہوئی انتہی۔ یہان پر پادری صاحب نے تین جھوٹ صریح بولے ہین۔ پہلا تثلیث مین کسی وقت اور کسی قوم مین اختلاف نہ پڑنا۔ دوسرا اس تثلیث کا صاف صاف انجیل مین مذکور ہونا تیسرا مریم کا کسی وقت تثلیث مین شامل نہونا۔ پہلی بات کا جھوٹ ہونا تو بفضلہ تعالیٰ خود اُنھین کی تحریر سے ظاہر ہے کیونکہ صفحہ ۴۴۶ و ۴۴۷ مین لکھا ہو کہ دوسری صدی مین فرقہ ابیونی نے مسیح کی الوہیت کا انکار کیا اور دوسرا فرقہ ارتمین نکلا جو شریعت موسیٰ اور مسیح کی الوہیت کے بھی منکر تھے انتہی مختصرا۔

اب ناظرین فرمائین کہ خود ہی کہہ رہے ہین کہ کسی وقت کسی فرقہ مین تثلیث کے اندر اختلاف نہین پڑا پھر خود ہی دو فرقون کا منکر تثلیث ہونا اور دوسری صدی مین اس اختلاف کا ہونا بیان کرتے ہین اب سوا اسکے اور کیا کہا جائے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد۔ اصل کیفیت یہ ہو کہ تثلیث مین ہمیشہ سے اختلاف رہا ۳۲۵ء مین بادشاہ قسطنطین کے عہد مین کونسل نائیس اس اختلاف کی وجہ سے منعقد ہوئی اُسمین بہت سے پادریون نے تثلیث سے انکار کیا اور بعض قائل ہوئے

۱۵ پادری صاحب کا جھوٹ کہ انجیل میں اس کا ذکر ہے ۱۲

چونکہ علماے اسلام نے قرآن مجید مین نہایت فکر اور غور کیا ہی یہان تک کہ اُسکے حروف اور نقطے اور حرکات اور سکنات بھی شمار کیئے ہین اسلیئے اُنھون نے اسکو بھی تلاش کیا ہے کہ قرآن مین جو الفاظ بولے گئے ہین وہ در اصل کس کس زبان کے لغت ہین اگرچہ یہ امر ظاہر و بدیہی ہی کہ یہ کل الفاظ فصحاے عرب کے محاورے مین تھے۔ پھر صفحہ ۱۳۱ مین لکھتے ہین اور سند ان تمام فقرون کے وحشی اور غریب ہونیکی اور اس بات کی سند کہ یہ قریش کے محاورے نہین ہین نہایت معتبر تفسیر اتقان سے دیجاتی ہے انتہیٰ۔

مین کہتا ہون کہ یہ بھی سراسر جھوٹ ہی تفسیر اتقان مین کہین اسکا پتہ نہین بلکہ صفحہ ۱۴۰ مطبوعہ کلکتہ سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن شریف مین سواے لغت قریش کے اور کوئی لغت نہین ہی عبارت اُسکی یہ ہی۔ فنسخ تلک الصحف فی مصحف واحد مرتبا بسورہ من سائر اللغات علی لغۃ قریش محتجا بانہ نزل بلغتہم و ان کان قد وسع فی قراءتہ بلغۃ غیرہم رفعا للحرج و المشقۃ فی ابتداء الامر فرای ان الحاجۃ الی ذلک انتہت فاقتصر علی لغۃ واحدۃ انتہیٰ۔ یعنی حضرت ابوبکرؓ کے جمع کیے ہوئے صحیفون کو حضرت عثمانؓ نے بترتیب سور نقل کرایا صرف قریش کی لغت پر اس دلیل سے کہ قرآن مجید قریش ہی کی لغت مین نازل ہوا ہی گرچہ دوسری لغات مین پڑھنے کی اجازت دیدی گئی تھی تاکہ ابتداے امر مین لوگون کو پڑھنے مین دقت نہو مگر جب حضرت عثمانؓ نے دیکھا کہ اب اس اجازت کی حاجت نہ رہی تو فقط ایک ہی لغت پر یعنی لغت قریش پر منحصر رکھا۔ اس سے اظہر من الشمس ہو گیا کہ قرآن مجید مین لغت قریش کے سوا اور کوئی لغت نہین ہے

ناظرین ملاحظہ کرین کہ تفسیر اتقان مین کیا لکھا ہی اور پادری صاحب کیا نقل کرتے ہین اور ۳۷ نوع مین جو متعدد لغات کے الفاظ نقل کیے ہین اُس سے غرض وہی ہی جو ہم پہلے بیان کر چکے ہین یعنی اصل مین یہ الفاظ اُن لغات کے ہین گرچہ اُن کا استعمال بالفعل قریش کی زبان مین ہو گیا ہے اسکے سوا تفسیر اتقان مین جسقدر الفاظ کو دوسرے قبیلون کا محاورہ بتایا ہی اُنھین مطلقاً دوسرے قبیلہ کا محاورہ نہین کہا بلکہ خاص ایک معنی کی قید لگا کر اُنھین دوسرے قبیلہ کا بتایا ہی حالانکہ وہ الفاظ

اور تیسرے دعوے کے ثبوت مین بھی ہم دو گواہ پیش کرتے ہین۔ اول سیل جسکا ترجمہ قرآن مین سورۂ نسار کی آیت ۱۷۰ کے ترجمہ مین لکھتے ہین کہ مورخین مشرق نے ذکر کیا ہے کہ ایک فرقہ تھا کہ تثلیث اُنکے نزدیک یہی ہو یعنی خدا اور عیسیٰ اور مریم انتہیٰ۔ دوم سر ولیم میور صاحب شہادت قرآنی کے صفحہ ۱۵۳ مین لکھتے ہین۔ اُن دونون مشرق کے عیسائیون نے واقع مین مریم کا احترام بیحد یہان تک کیا کہ اُسکی پرستش کی انتہیٰ۔ ان دونون حوالون سے ثابت ہوا کہ بعض عیسائی مریم کی بھی پرستش کرتے تھے اور یہی مدعا قرآن مجید کا ہو اور تثلیث مین داخل ہونیکا بھی یہی مآل ہے۔

۱۷-۱۸- دروغ قولہ صفحہ ۳۱۵ محمد صاحب نے صدہا لفظ اور صدہا محاورے گنواری بولیون کے جو قریش نہین بولتے قرآن مین درج کر دیے انتہےٰ۔

یہ بالکل جھوٹ ہو کسی نے ایسا نہین لکھا اور اُسی کے بعد جلال الدین سیوطی اور واسطی کا حوالہ دیکر لکھا ہو کہ اُنھون نے ثابت کر دیا ہو کہ قرآن مین پچاس زبان کے محاورے جو قریش کے برخلاف ہین بھر گئے ہین بالکل فریب ہو جلال الدّین سیوطی اور واسطی نے ہرگز یہ نہین لکھا کہ اسقدر الفاظ قریش کے محاورے کے برخلاف ہین صرف اسقدر لکھا ہو کہ قرآن مین پچاس زبانون کے لغت ہین دیکھو اتقان کا صفحہ ۳۱۲۔ یہان تو اسکا ذکر بھی نہین ہو کہ وہ لغات قریش کے نہین ہین یا قریش کے محاورے کے برخلاف ہین یہ کہنا تو ایسا ہو کہ مثلاً کوئی شخص یون کہے کہ گلستان مین بہت سی زبانون کے لغت ہین۔ عربی ترکی۔ فارسی۔ ہندی درشی۔ پہلوی وغیرہ پھر کیا اسکا یہ مطلب ہو کہ اتنے لغات وہ ہین جو فصحای فارس نہین بولتے یا اُنکے محاورے کے خلاف ہین ہرگز نہین بلکہ اسکا مطلب صرف اسقدر ہو کہ اگر اصل کا لحاظ کیا جاے اور بنظر تحقیق اور تفتیش دیکھا جاوے تو بہت سی زبانون کے لغات اس کتاب مین ملین گے گرچہ وہ تمام لغات فصحای فارس کے محاورے اور بول چال مین ہین مگر دراصل بعض الفاظ عربی زبان کے ہین اور بعض ترکی کے اور بعض خاص فارسی وغیرہ کے یہی معنی واسطی کے قول کے ہین

ہر حال میں جھوٹ ہے البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ جھوٹ شرارت کے باعث نہیں بولا گیا ہے بلکہ جہالت کے سبب بولا گیا ہے مگر ہمکو اسمیں بحث نہیں کہ اس جھوٹ کا باعث کیا ہے شرارت ہے یا جہالت جو کچھ ہو پادری صاحب دونوں میں طاق ہیں۔

اونیسواں ۱۹ دروغ قولہ صفحہ ۳۲۲ واضح ہو کہ لفظ ریحان بقول جلال الدین[۱] و ابن عباس[۲] اور ابن جوزی[۳] اور بیضاوی[۴] او رقاموس[۵] کے بمعنی رزق اسجگہ پر محمد صاحب نے بولا ہے جسپر بڑا اعتراض تھا عبد القادر نے اپنے ترجمہ میں اعتراض دفع کرنے کو اوس لفظ کا ترجمہ پھول خوشبو کیا ہے پر اس تحریف معنوی کو ہم کب مانتے ہیں جبکہ قدمانے اوسکو بمعنی رزق سمجھا ہے انتہی ــ

یہ بھی جھوٹ پادری صاحب کا قابل ملاحظہ ہے یہاں اول تو پانچ شخصوں کے سر یہ طوفان دھرا کہ وہ کہتے ہیں کہ محمد صاحب نے ریحان بمعنی رزق بولا ہے دوسرے مولوی عبد القادر صاحب پر تحریف کا الزام لگایا اب ناظرین اون پانچوں بزرگوں کے قول کو ملاحظہ کریں جنسے صرف اونکا جھوٹا ہی ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ اونکا فریب اور دھوکا دہی اور بیباکی بھی بخوبی ثابت ہوتی ہے جلال الدین سیوطی نے ابن عباس سے ریحان کے معنی سبزہ کے لکھے ہیں عام سبزہ کے نہیں بلکہ کھیتی کا سبزہ (دیکھو اتقان مطبوعہ کلکتہ صفحہ ۲۷۶) اور بیضاوی نے سورہ رحمن کی تفسیر میں لکھا ہے

الریحان یعنی المشموم او الرزق من قولہم خرجت اطلب ریحان اللہ انتہی ــ

یعنے ریحان خوشبودار شے کو کہتے ہیں یا رزق کو اور رزق کے معنی عرب کے اس قول سے لئے گئے ہیں کہ وہ یوں بولتے ہیں کہ میں اللہ کے ریحان کو طلب کرنے نکلا یعنی رزق طلب کرنے کو دیکھیے بیضاوی نے پہلے معنی خوشبودار شے کے لکھے اوسکے بعد رزق کے لکھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تقدیم پہلے ہی معنی کو ہے اسی طرح قاموس میں اس لفظ کے معنی لکھکر آخر میں رزق کے معنی لکھے ہیں عبارت اوسکی یہ ہے الریحان نبت معروف طیب الرائحۃ و کل نبت کذالک او اطرافہ او ورقہ والولد والرزق انتہی یعنی ریحان ایک مشہور گھاس ہے خوشبودار اور جو خوشبودار گھاس ہو اوسے ریحان کہتے ہیں اور گھاس کے کناروں اور اوسکے پتوں کو اور اولاد کو اور رزق کو بھی کہتے ہیں۔

مشترک المعنی ہین مثلاً صفحہ ۳۱ مین ہو اللہو بلسان الیمن المرأۃ۔ یعنی یمن کی زبان مین لہو عورت کو کہتے ہین اس سے صاف معلوم ہوتا ہو کہ یہ لفظ اس معنی مین یمن کا محاورہ ہو نہ یہ بات کہ مطلقاً لفظ لہو یمن کا لغت ہو بلکہ لفظ لہو خاص قریش کا لغت ہو مگر اسکی معنی اُنکے محاورہ مین عورت کے نہین ہین بلکہ کھیل کود کے ہین اور قرآن مجید مین جہان یہ لفظ آیا ہو وہان یہی معنی ہین ہان بعض مقام پر یہ عمدگی اور خوبی ہو کہ دونون معنی چسپان ہوتے ہین اب اہل علم جن کو فن ادب مین کچھ بھی مذاق ہو وہ جان سکتے ہین کہ جس کلام مین ایسا لفظ آئے اور وہان دونون معنی چسپان ہوتے ہون تو کیسا حسن اُوس کلام مین ہو جاتا ہو افسوس ہو اُنکے فہم پر جو ایسے لفظ کے لانے کو بُرا سمجھین سچ ہو مصرع قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری + جو ماہرین کلام ہین وہی کلام کی خوبیون کو جان سکتے ہین بازاری لوگ کیا جانین مثلاً اردو کا مصرع ہو مصرع دیے کی روشنی محشر تلک ہے + اس مصرع مین لفظ دیا آیا ہو جو گنواری محاورے مین چراغ کو کہتے ہین اور فصحا دینے کے معنی مین استعمال کرتے ہین ماہرین سخن خوب جانتے ہین کہ یہ لفظ گرچہ بلحاظ ایک معنی کے گنواری محاورہ ہو مگر اسکی وجہ سے اس مصرع مین جان پڑ گئی ہو۔ اب اگر کوئی شخص کہنے لگے کہ یہ گنواری لفظ اس مصرع مین استعمال کیا گیا اسلیئے یہ مصرع فصاحت سے خارج ہو تو اہل سخن بجز اسکے کہ سفیہ یا سادہ لوح کا خطاب دین یا فن سخن سے بالکل نابلد سمجھکر سکوت کرین اور کیا کرین گے اسی پر اُن تمام الفاظ کو قیاس کرنا چاہیئے جو تفسیر اتقان کی نوع ۳۷ مین نقل کیئے گئے ہین اُن کا آنا فصاحت سے خارج سمجھنا سخت جہالت ہو اور جس جس مقام پر پادری صاحب نے یہ لکھا ہو کہ یہ لفظ یا یہ محاورہ گنواری ہے قُریش کی زبان یا محاورہ نہین ہو سب جھوٹ ہو۔ اب ناظرین ہدایت المسلمین کے صفحہ ۳۱۵ سے ۳۲۴ تک ملاحظہ کرین کہ کتنی جگہ اُنھون نے یہ دعوی کیا ہو اُتنے ہی جھوٹ شمار کرین اس تھوڑی سی تحریر سے کتاب مذکور کے باب ہشتم کی فصل اول کا جواب کافی وشافی ہو گیا ڈھائی جز جو پادری صاحب نے سیاہ کیئو تھے اُنکی بنیاد صرف اسی جھوٹ پر تھی جو یہان بیان کر دیا گیا۔ اگر کسی کو شک ہو کہ یہ پادری صاحب کا جھوٹ نہین ہو بلکہ تفسیر اتقان ساری نہین دیکھی ایک جگہ دیکھ کر اسکا یہ مطلب سمجھ گئے ہین جو یہان کر رہے ہین تو اسکا جواب یہ ہو کہ جو بات جھوٹ ہو وہ کسی کی ناسمجھی سے سچ نہین ہو سکتی۔ جھوٹ

مقام پر نقل کیئے جاتے ہین - ٭

بیسوان دروغ تاریخ محمدی مین بیان خصائص آنحضرت مین لکھا ہی کہ ایک خاصہ حضرت کا یہ بھی تھا کہ ہر آفت سے بچنا یعنی اپنی جان کی حفاظت کرنا مطلب یہ ہی کہ حضرت اس آیت قرآن کے بھروسے پر ہین جو لکھا ہی واللہ یعصمک من الناس یعنی خدا تجھے بچاویگا آدمیون سے اسکے بھروسے پر محمد صاحب اپنی محافظت جسمانی کو ترک نہین کر سکتے انتہی -

جس مقام کا ترجمہ پانی پتی نے کیا ہی اور پھر اسپر حاشیہ لگایا ہی وہ روضۃ الاحباب مین اس طرح ہی کہ تغییر نمودن مر منکری راکہ بیند واگرچہ در تغییر خوف وخطر بود چہ حق تعالی وعدہ فرمودہ باآنکہ از دشمنان نگاہ دارد - واللہ یعصمک من الناس بخلاف امت کہ چین خوف وجوب از ایشان ساقط میشود انتہی -

اب ناظرین اس جھوٹ وخیانت کو ملاحظہ کرین کہ کیسا مطلب کو پلٹ دیا اور برعکس بیان کیا اصل کتاب مین تو یہ ہی کہ ہر بری بات کا بدل دینا اور مٹا دینا حضرت پر واجب ہی اگرچہ اس مٹانے مین کیسا ہی خوف کیون نہو کیونکہ بموجب آیت مذکور کے اللہ نے آپکی حفاظت کا وعدہ کیا ہی لہذا آپ کو کچھ خوف کرنا نچاہیے اللہ پر اعتماد کافی ہی - پانی پتی نے یہ بھی خیال نکیا کہ اس سے پہلے جو خاصہ بیان کیا ہی اسکے بھی یہ مطلب بالکل برخلاف ہی کیونکہ اسکا مطلب یہ ہی کہ لڑائی مین ٹھہرا رہنا اور دشمن کے مقابلہ سے نہ ہٹنا حضرت پر واجب ہی اگرچہ کتنے ہی زیادہ دشمن کیون نہون - بھلا اب ملاحظہ کیجئے کہ یہ خاصہ اور وہ خاصہ جو پانی پتی نے نقل کیا کیسے جمع ہو سکتا ہی اور یہ بھی یاد نکیا کہ جس مقام پر روضۃ الاحباب مین حضرت کے چوکیدارون کو بیان کیا ہی وہان لکھا ہی - اما حارسان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہشت مرد بودند چون آیت کریمہ واللہ یعصمک من الناس نازل شد ترک حراست کردہ واعتماد کلی بر عصمت حق تعالی فرمود یعنی حضرت کے آٹھ نگہبان تھے جب آیت واللہ یعصمک من الناس نازل ہوئی تو آپنے نگہبانی بالکل چھوڑ دی اور اللہ پر پورا پورا بھروسا کر لیا اب کوئی پانی پتی سے پوچھے کہ وہ تمہارا مطلب کدھر چلا گیا سچ ہی کہ دروغ گورا حافظہ نباشد

اب پادری صاحب فرمائین کہ قاموس نے کہان لکھا ہے کہ محمد صاحب نے ریحان بمعنی رزق بولا ہی اور بیضاوی نے کس جگہ ایسا دعوی کیا ہے اور جلال الدین اور ابن عباس نے کس مقام پر بیان کیا ہے یہ تو سب آپ کو جھوٹا بناتے ہین اور سب اول وہی معنی بیان کرتے ہین جو مولوی عبدالقادر صاحب نے بیان کئے ہین پھر مولوی صاحب نے کونسی بات خلاف قدما کے لکھی ہے جسے پادری صاحب تحریف کہہ رہے ہین کیا پولوسی مذہب کی سچائی یہی ہے کہ ایسے صاف صاف جھوٹ بول کر عوام کو فریب دیا جائے کیا سچائی کے ساتھ شرم وحیا بھی جاتی رہی یہ بھی خیال نہین کہ جب کوئی ہمارے اس فریب کو دیکھیگا تو کیا کہیگا چار شخصون کا حال تو معلوم ہو لیا۔ ایک ابن جوزی رہ گئے ہین وہ کہتے ہین کہ قرآن مین جو ریحان کا لفظ ہے اُسکے معنی لغت ہمدان مین رزق کے ہین (دیکھو اتقان کا صفحہ ۳۱۲) پھر اسمین یہ کہان ہے کہ حضرت سرور عالم نے ریحان رزق کے معنی مین بولا ہے ای صاحب ریحان ایک عربی لفظ ہے جسے قریش اور ہمدان سب بولتے ہین قریش کے محاورے مین خوشبودار شے کو کہتے ہین اور ہمدان کے محاورے مین رزق کو ابن جوزی کو چونکہ یہ امر بیان کرنا مقصود ہے کہ قرآن شریف مین ایسے لغت بھی ہین جو بلحاظ ایک معنی کے دوسرے قبیلہ کا محاورہ ہے اس لئے وہی معنی بیان کئے ہین جو دوسرے قبیلہ کا محاورہ تھا اور اور جو معنی مشہور ومعروف تھے اُسکا بیان کرنا اُسے مقصود نہ تھا کیونکہ وہ قرآن کی تفسیر نہین کرتا کہ سب معنی بیان کردے بلکہ اُسکی غرض وہی ہے جو ہمنے بیان کی الحاصل پانچ شخصون مین سے یہ کوئی نہین کہتا کہ حضرت نے ریحان بمعنی رزق بولا ہے بلکہ اس مشترک المعنی کے معنی بیان کردیے ہین غرضکہ اسی طرح کے جھوٹ بولکر پادری صاحب نے جزو کے جزو سیاہ کیے ہین تاکہ عوام فریب مین آوین اور جاہل مشنری بڑا مولوی بتادین ۔ +

ضمیمہ

یہان تک تو ہدایت المسلمین کا نمونہ بیان کیا گیا اب کچھ تاریخ محمدی کا نمونہ بھی ناظرین ملاحظہ کرین کہ پادری صاحب نے اُسمین بھی کیا طوفان باندھا ہے اور افترابندی کی ہے چند بہتان صریح اس

بخشدے تو محمد صاحب بلاشک اوس سے صحبت کریں۔ **اقول** بدون نکاح کی قید بالکل جھوٹ پانی پتی نے لگائی ہے روضۃ الاحباب میں نکاح کی تصریح کی ہے اور لکھا ہے کہ چہاردہم انعقاد نکاح بلفظ ہبہ اور اس آیت میں بھی نکاح کی تصریح ہے جس سے صاحب روضہ نے اس خاصہ پر استدلال کیا ہے،

چوبیسواں دروغ ۲۴ اوسی کتاب کے صفحہ ۲۹۲ میں سورۂ شعرا کی آیت کا یہ ٹکڑا وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ نقل کرکے لکھا ہے یہ فقرہ گواہ ہے اسبات کا کہ محمد صاحب اپنے شاعروں کی بناوٹ سے خوب واقف تھے اور ان کی باتوں پر یقین کرنے والوں کو اونھوں نے قرآن میں گمراہ بنایا ہی لئے ناظرین اولاً پوری آیت کو ملاحظہ کریں پھر پادریصاحب کی دلیری پر شاباشی دیں پوری آیت قرآن مجید کی اسطرح ہے۔ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا یعنی شاعروں کے بات کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں کیا تو نہیں دیکھتا ہے کہ وہ ہر میدان میں سر مارتے پھرتے ہیں (یعنی جو مضمون سچا یا جھوٹا اونکے خیال میں آگیا اوسکے پیچھے ہو لیے) اور وہ باتیں کہتے ہیں جو خود نہیں کرتے مگر (اس سے مستثنے ہیں) وہ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے یعنی وہ شاعر جو محمد رسول اللہ پر ایمان لائے اور اونکو اپنا نبی جانا وہ ایسے سچے ہوگئے کہ اونکا اتباع ہدایت یافتہ اور نیک لوگ کرتے ہیں یہاں بھی پادریصاحب کا جھوٹ اور فریب قابل غور ہے آیت میں تو صاف صاف اس وقت کے شاعرونکی دو قسمیں کی ہیں ایک کافر دوسری مسلمان پہلی قسم کی مذمت کی اور دوسری کی مدح بیان کی ہے پادریصاحب مسلمانوں کی مدح چھوڑکر کافروں کی مذمت آنکے ذمے لگاتے ہیں اور اتنا خیال نہیں کرتے کہ جب کوئی پوری آیت دیکھیگا تو مجھے کیا کہیگا، مگر سچ ہے کہ جب انسان نے خوف خدا اور شرم وحیا کو طاق میں رکھدیا تو پھر جو چاہے سو کرے یہ پانچ نمونے تو تاریخ محمدی کے تھے تقلیعا۔۔ ایک رسالہ آن کی تصانیف سے ہے اُس کا بھی ایک نمونہ بیان کرتا ہوں اور کما حقہ اس رسالہ کی کیفیت اوس کے جواب

کیا اظہار حق اور تاریخ نویسی اسکو کہتے ہیں کہ جھوٹی باتیں اپنی طرف سے بنائے اور یہ بھی خیال نکرے کہ اسکا جھوٹ ہونا اوسی مقام سے اور اوسکے ماقبل اور مابعد سے کھل جائیگا اب پادری صاحب ذرا اپنے گریبان میں مُنہ ڈالکر دیکھیں اور اگر حیا ہو تو کچھ شرمائیں بھلا ایسی افترا پردازی اور بہتان بندی کوئی عاقل کرسکتا ہے۔

اکیسواں دروغ انھیں خصائص میں بیان کرتے ہیں **قولہ** صفحہ ۳۰۵ جو عورت حضرت کو پسند نکرے اوسکو جبراً جورو بنانا **اقول** دیکھو پانی پتی کی شرارت کیسا جھوٹ باندھا ہے اور نفی کو اثبات کردیا ہے۔ مخفی نرہے کہ روضۃ الاحباب میں خصائص کی تین قسمیں کی ہیں اول واجبات دوم محرمات سوم مباحات قسم دوم محرمات میں لکھا ہے کہ۔ دہم نگاہداشتن زنیکہ آن زن نکاح اورا مکروہ دارد یعنی دسواں امر حضرت پر حرام یہ ہے کہ جو عورت آپ کے نکاح میں رہنے کو پسند نکرے اوسکو نکاح میں رکھنا حاصل یہ ہوا کہ جو بیوی آپ کے نکاح میں رہنا نچاہے اوسے آپ طلاق دیدیں۔ بھلا غور کرو کہاں وہ مضمون کہ غیر عورت کو جبراً اپنی جورو بنانا اور کہاں یہ مضمون کہ جو بیوی اپنی ناخوشی ظاہر کرے اوسے چھوڑ دینا۔ ناظرین انصاف کریں کہ جو شخص ایسا مفتری ہوا اوسکے قول و فعل کا اعتبار ہوسکتا ہے ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

بائیسواں دروغ انھیں خصائص میں لکھتے ہیں **قولہ** صفحہ ۳۰۵ برابر روزہ نرکھنا۔ **اقول** یہ بھی بالکل برعکس پانی پتی نے بیان کیا اور اثبات کی نفی کردی روضۃ الاحباب میں لکھا ہے کہ ازجملہ مباحات برآن سرور یکی وصال است در روزہ انتہی یعنی جو امور کہ حضرت کے لئے مباح ہیں اون میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ پے درپے روزہ رکھیں بغیر افطار کئے صوم وصال اُسی کو کہتے ہیں کہ کئی روز تک برابر نہ کھائے اور نہ پیے اور نہ بیوی سے صحبت کرے دیکھو عماد الدین نے کیسا جھوٹ بولا اور اُلٹا مطلب بیان کیا تاکہ ظاہر نہو کہ حضرت نے کیسی مشقت اپنے لئے خاص کی تھی۔

تیئسواں دروغ صفحہ ۳۰۸ **قولہ** بدون نکاح کی بھی اگر کوئی عورت اپنا نفس

نہین ہوا تمام عیسائی اپنی کتاب کو محض اٹکل پچو مان رہے ہین کوئی عیسائی یہ نہین ثابت کر سکتا
کہ یہ انجیل فلان حواری کی لکھی ہو اگر کسی صاحب کو اسکی تفصیل دیکھنا منظور ہو تو نیاز نامہ کا جواب
ملاحظہ کرین اور پھر پادری صاحب کی دھوکے بازی اور فریب دہی کو دیکھین کہ کس کس طرح پر
انھین جھوٹ بولکر عوام کو فریب دینا اور بہکانا آتا ہے

باب ۳ سوم

اس باب مین پادری صاحب کا جہل علوم مروجہ اہل اسلام سے ثابت کیا ہو اور چند شواہد انکی
جہالت کے بیان کئے ہین جنسے بخوبی ظاہر ہو جائیگا کہ اہل اسلام کی ادنیٰ ادنیٰ علوم سے پادری جیسا
بے بہرہ ہین اُن کا اعتراض کرنا محض کم استعدادی اور کجروی کی وجہ سے ہے جس طرح بعض مبتدی
کجرو بہت کچھ اُستاد کے سامنے جھگڑا کیا کرتے ہین اور سیدھی اور سچی بات کو نہین مانا کرتے +

شاہد اوّل صفحہ ۲۶۲ مین پادری صاحب لکھتے ہین۔ دوسرا فرقہ ضیم یہ عبداللہ بن ناصر کے
ساتھی تھے۔ **اقول** ضیم کوئی فرقہ نہین ہو البتہ انکی جہالت کا نمونہ ہو پادری صاحب نے فرقون کا
بیان غنیۃ الطالبین سے نقل کیا ہو اسمین فرقہ خارجیہ کے بیان مین لکھا ہو۔ النجدات نسبوا
الی نجدۃ بن عامر الحنفی من الیمامۃ وہم اصحاب عبداللہ بن ناصر الخ یعنی ایک فرقہ نجدات ہو
نجدہ بن عامر کی طرف منسوب کیا گیا ہو اور وہ لوگ عبداللہ بن ناصر کے ساتھی ہین معلوم ہوتا ہو
کہ اس عبارت مین جو لفظ ہم ہے اُسے پادری صاحب خط نسخ مین لکھا ہوا دیکھکر ضیم سمجھے
ماشاء اللہ کیا مولویت ہو کہ سلیس عبارت بھی سمجھنے کا شعور نہین اسی پر قرآن مجید کی فصاحت
پر رائے لگانے کا دعوی ہے ع باین خواری امید ملک داری +

شاہد دوم صفحہ ۲۴۵ مین پادری صاحب لکھتے ہین امام ابی الحسین صالحی تثلیث کا
قائل تھا اور اُسکو برا سمجھتا تھا اور صفحہ ۲۷۶ مین فرقہ صالحیہ کے بیان مین لکھتے ہین کہ اُن کے
نزدیک خدا تعالیٰ کی ذات مین تثلیث کا قائل ہونا یعنی اقنوم ثلثہ کا ماننا کفر نہین انتہی ۔
مین کہتا ہون کہ ناظرین اول صالحیہ کا عقیدہ دریافت کرین بعد اسکے پادری صاحب کی جہالت

دفع التلبیسات سے واضح ہوگی +

پچیسواں دروغ ۔ صفحہ ۳ ۵ و ۴ ۵ تعلیمات مین لکھا ہو بنشی صاحب محمدی قرآن تو قبول کرتے ہین جسے عثمان رضی اللہ عنہ نے لکھا اور جسنے محمد صاحب کے زمانہ کا لکھا ہوا قرآن اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جمع کیا ہوا دوسرا قرآن اور بعض متفرق اوراق جلا دیے دوجب قاریون کی کثرت دفع ہونے لگی اُسوقت قاریون کی زبان سے اپنی راے کے موافق انتخاب کرکے عرب کو دیا +

اقول ۔ یہان پر پانی پتی نے تین جھوٹ بولے ۔ اول ایک قرآن کو تین بتایا دوسرے یہ کہ حضرت سرور عالم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وقت کا قرآن حضرت عثمان رض نے جلادیا تیسرے یہ کہ بعد جلانے قرآن کے حضرت عثمان رض نے قاریون کی زبان سے اپنی راے سے قرآن کو انتخاب کیا ناظرین خوب یاد رکھین کہ یہ تینون دعوی جھوٹے ہین یہی قرآن جو ہمارے ہاتھ مین موجود ہو اُن تین عہدون مین تھا اُسے ہرگز حضرت عثمان رض نے نہین جلایا اور نہ عثمان رض نے قاریون کی زبان سے اپنی راے سے انتخاب کیا اصل حال یہ ہو کہ حضرت سرور عالم کے وقت مین قرآن مجید متفرق اوراق وغیرہ پر لکھا ہوا تھا اور بہت سے صحابہ نے اُسے اول سے آخر تک حرف بحرف اپنے لوح دل پر نقش کر لیا تھا اور کم وبیش اور متفرق آیات تو تمام مسلمانونکو یاد تھین کیونکہ علاوہ اسکے کہ خود قرآن مجید کا پڑھنا اور یاد کرنا باعث ثواب سمجھتے تھے اور اُسکی تعلیم و تعلم کی نہایت ترغیب دیجاتی تھی نماز مین پڑھنا فرض تھا اس لیے ہر ایک شخص ضرور یاد کرتا تھا ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے با الہام ربانی اور صحابہ کو شریک کرکے اُن سب اوراق متفرق کی نقل کراکے ایک جگہ جمع کر دیا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکی شیوع اور یاد کی یہ تدبیر نکالی کہ جماعت تراویح مقرر کی اُسمین ایک حافظ قرآن امام بنکر سناتا تھا اور باقی حافظ اور دیکھکر پڑھنے والے سنتے تھے پھر حضرت عثمان رض نے اپنے عہد مین اُسی قرآن کی نقلین کراکے جابجا منتشر کردین غرضکہ جو اہتمام کہ قرآن مجید کے شیوع اور حفظ صحت مین ہوا کسی الہامی کتاب کا

الزنا لیس بکفر۔ یعنی زنا کفر نہین ہو اس قول سے کوئی عاقل یہ نہین سمجھیگا کہ قایل زنا کو جائز رکھتا ہو اور اُسکو بُرا نہین جانتا مگر ہمارے مخاطب کو اتنا شعور کہان کہ کفر اور بُرائی مین نسبت عموم اور خصوص کی ہے اور خاص کی نفی سے عام کی نفی لازم نہین آتی ماشاءاللہ اسی برتے پر مولویت کا دعوی

شاہد سوم صفحہ ۲۶۲ مین فرقۂ میمونیہ کا عقیدہ پادری صاحب نے اس طرح نقل کیا ہو کہ۔ یہ اپنی بیٹیون کا نکاح بیٹون سے درست جانتے ہین اور کہتے ہین کہ بیٹیون کی شادی بیٹون سے یعنی بہنون سے اور دہوتیون سے اور بھتیجیون اور بہن کی بیٹیون سے کرنا درست ہے۔ انکے نزدیک یہ آیتین قرآن کی جو سورۃ النساء کے ۳۔ رکوع مین ہین الحاقی ہین۔ الخ

اب مین کہتا ہون کہ یہان بھی پادری صاحب کی جہالت اور دروغ گوئی قابل ملاحظہ ہے۔ اصل عبارت غنیۃ الطالبین کی جس سے پادری صاحب نے یہ مضمون نقل کیا ہو یہ ہے۔ المیمونیۃ جمیعًا یجیزون بنات البنین و بنات البنات و بنات الاخوۃ و بنات الاخوات انتہی۔ کل میمونیہ جائز رکھتے ہین پوتیون کو اور نواسیون کو اور بھتیجون کی بیٹیون کو اور بھانجون کی بیٹیون کو بہن سے نکاح کا کہین ذکر نہین یہ پادری صاحب کا محض افترا ہے اور یہ لوگ بھتیجیون اور بھانجیون سے بھی نکاح جائز نہین رکھتے پادری صاحب نے بنات الاخوۃ کو مضاف پر عطف کر کے یہ مطلب بیان کیا ہو حالانکہ اُسکا عطف مضاف الیہ پر ہے نہ مضاف پر چنانچہ اور کتابون سے بالتصریح یہی مطلب ثابت ہے شرح مواقف مین عقاید میمونیہ کے بیان مین لکھا ہے۔ جوزوا نکاح بنات البنین و بنات البنات و بنات اولاد الاخوۃ و الاخوات انتہی۔ ترجمہ جائز رکھا میمونیہ نے نکاح پوتیون سے اور نواسیون سے اور بھتیجا بھتیجی اور بھانجا بھانجی کی لڑکیون سے۔ اور اسی طرح مِلل و نِحَل مین ہو کما سیاتی۔ اب ایک دروغ پادری صاحب کا اور سُنیے لکھتے ہین کہ اُنکے نزدیک سورۃ النساء کے ۳ رکوع کی آیتین الحاقی ہین محض اُن کا افترا ہی میمونیہ ہرگز اُن آیتون کو الحاقی نہین بتاتے ہین بلکہ وہ اپنے مذہب پر انھین آیتون سے استدلال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ قرآن مجید مین صراحۃً بیٹیون اور بھانجیون اور بھتیجیون کو حرام کہا ہو اُن کی اولاد کو حرام نہین کہا چنانچہ

اور خیانت ملاحظہ کریں غنیۃ الطالبین میں ہے اما الصالحیۃ فانما سمیت بذلک لقولہما

بمذہب ابی الحسین الصالحی وکان یقول الایمان ہو المعرفۃ والکفر ہو الجہل وان قول من
قال ثالث ثلثۃ لیس بکفر وان کان لا یظہر الا ممن کان کافرا یعنی اس فرقہ کا نام صالحیہ اسلئے
ہوا کہ یہ فرقہ ابو الحسین صالحی کے مذہب کا قائل تھا اور ابو الحسین یہ کہتا تھا کہ ایمان کہتے ہیں
معرفت اور علم کو اور کفر کہتے ہیں جہل کو اور خدا کو تین میں کا تیسرا کہنا کفر نہیں دیکھو نکہ کفر کہتے
ہیں جہل کو) اگرچہ یہ قول ظاہر ہوگا مگر کافر سے ۔ ظاہر میں یہ قول نہایت خبط معلوم ہوتا ہے
کیونکہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک قول کفر نہو اور پھر اوس کا قائل کافر ہو جائے مگر ابو الحسین کا مطلب
غالبا یہ ہے کہ یہ قول چونکہ نفس معرفت پر مشتمل ہے اور ایمان نام ہے معرفت کا لہذا یہ قول من وجہ
ایمان ہے یعنی خدا کا جاننا ہے اگرچہ ساتھ شرک کے ہو اور چونکہ من وجہ جہل بھی ہے کہ
خدا کو یکتا ہو یکتا اور یگانہ نجانا تو اس قول کا قائل کافر ہوا بہر حال ابو الحسین تثلیث کی قائل کو
کافر جانتا ہے جب یہ بات معلوم ہوئی تو پادری صاحب کا یہ کہنا کہ بعض فرقہ اہل اسلام کے
تثلیث کا اقرار کرتے ہیں اور ابو الحسین صالحی تثلیث کا قائل تھا اور اوسکو برا نجانتا تھا کیسا دروغ بے فروغ
ہے اور غنیۃ الطالبین کا حوالہ محض غلط ہے کیونکہ ابو الحسین کا تثلیث کو ماننا اوس میں کہیں مذکور نہیں
اوسمیں تو صاف لکھا ہے کہ ابو الحسین تثلیث کے قائل کو کافر جانتا تھا اب یہ اونکی جہالت کہی جائے
کہ سہل عبارت کو نہیں سمجھتے یا دروغ تصور کیا جائے کہ جنکی شان میں یہ مصرع صادق ہے

مصرع چہ دلاور ست دزدی کہ بکف چراغ دارد ۔ اونکا پادری صاحب کی خیانت دیکھیے کہ

تحقیق الایمان کے صفحہ ۱۴۳ میں غنیۃ الطالبین سے فقط اتنا قول نقل کیا ان قول من قال
ثالث ثلثۃ لیس بکفر اور اوسکی بعد کی عبارت جسمیں بالتصریح تثلیث کے قائل کو کافر کہا ہے ،
اوڑا گئے وہ یہ ہے وان کان لا یظہر الا ممن کان کافرا ۔ اور بالفرض اگر ابو الحسین اسیقدر کہتا کہ ان قول
من قال ثالث ثلثۃ لیس بکفر تب بھی جواز تثلیث اور اوسکو برا نجاننا اوسکے قول سے ہرگز ثابت نہوتا ،
صرف کفر کی نفی ہوتی اور کفر کی نفی اور چیز ہے اور برا نجاننا اور چیز ہے مثلاً کوئی شخص یوں کہے کہ

رسول کا اور قرابتی اور یتیم اور محتاج اور مسافر کا ہے۔ اب دیکھئے کہ خود اُس پانچوین حصہ کے چھہ حصے
بیان کیئے یعنی ایک اللہ کا دوسرا رسول کا تیسرا قرابت والون کا چوتھا یتیمون کا پانچوان
محتاجون کا چھٹا مسافرون کا پھر کہتے ہین کہ پانچوان حصہ آپ لے لیتے تھے ناظرین ملاحظہ کرین کہ یہ کلام
عاقل کا ہے یا مجنون کا جب اس پانچوین حصے کے چھہ حصے کیئے گئے اور اُن چھہ حصون مین سے ایک
حصہ رسول کا قرار پایا تو یہ کہنا بالکل غلط ہوگیا کہ پانچوان حصہ آپ لیتے تھے۔ یہ تو اُن کی
قابلیت کا اظہار تھا اب اصل اعتراض کو دیکھئے کہ بجز اسکے کہ بنا اُسکی تعصب اور عناد ہوا اور کچھہ نہین
ہے اگر غنیمت کا مال لینا شان نبوت کے خلاف ہے تو حضرت موسیٰ اور دیگر انبیائے بنی اسرائیل کی
نبوت کو آپ نے کیونکر تسلیم کیا اُنھون نے بھی غنیمت کا مال لیا ہے (دیکھو استثنا $\frac{۲۰}{۱۰-۱۸}$) اور اگر حضرت
مسیح اور اُنکی حواریون نے نہین لیا تو اس سے اسکی بُرائی ثابت نہین ہوتی اُنکی نوبت یہانتک پہونچی
ہی نتھی کہ غنیمت لینے کی نوبت آتی حضرت مسیح نے جس وقت تک صلیب[٥١] پائی ہے اُسوقت تک یہ ضعیف
تھا کہ حضرت پطرس جو بڑے حواری تھے خوف سے مسیح کا انکار کر گئے بلکہ اُنپر لعنت بھی کی پھر جب
حواریون کا یہ حال تھا تو اورون کا کیا ذکر ہے پھر بھلا حضرت مسیح جہاد کس طرح کرتے اور غنیمت کا مال
کیونکر لیتے وہان تو بالکل مجبوری تھی البتہ اگر یہ شان و شوکت ہوتی کہ جہاد کر سکتے اور پھر نکرتے تو
اس کہنے کی گنجایش تھی کہ جہاد کو یا مال غنیمت کو اُنھون نے روا[٥٢] نہین رکھا باقی رہا غنیمت کے مال
کی ترغیب دینا یہ بھی نبوت کے خلاف نہین ہے توریت کو ملاحظہ کرو کہ اُسمین اوّل سے آخر تک دنیاوی
منفعت کی ترغیبین کسقدر بھری ہین پھر اُنپر طعن نکرنا اور شریعت محمدیہ کے اس ایک امر پر طعن کرنا
عناد نہین تو اور کیا ہے۔

شاہد پنجم صفحہ ۱۳۱ و ۱۳۲ مین پادری صاحب نے تفسیر اتقان سے ایک عبارت نقل
کی ہے اور اُسکا ترجمہ کیا ہے وہ بھی قابل ملاحظہ ہے وہ عبارت یہ ہے۔ قال الواسطی لیس فی القرآن
حرف غریب من لغۃ قریش غیر ثلاثۃ احرف لان کلام قریش سہل لین واضح وکلام العرب وحشی
غریب فلیس فی القرآن الا ثلاثۃ احرف غریبۃ الخ۔ اسکا مطلب پادری صاحب یہ بیان کرتے ہین

[٥١] یعنی بزعم نصاریٰ ۱۲ منہ

[٥٢] بلکہ جس وقت یہ خیال کیا جاسکے کہ مسیح توریت کے مطیع تھے جیسا کہ اُنکے قول و فعل سے ثابت ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ جہاد کو جائز رکھتے تھے مگر بمجبوری اور بے عملی ذکر سکے ۱۲ منہ

ملل ونحل مین ہے، ان المیمونیۃ یجیزون نکاح بنات البنات وبنات اولاد الاخوۃ والاخوات قالوا ان اللہ تعالی حرم نکاح البنات وبنات الاخوۃ والاخوات ولم یحرم نکاح بنات اولاد ہولاء انتہی * تحقیق میمونیہ جائز رکھتے ہین نکاح نواسیون سے اور بھتیجا بھتیجی اور بھانجا بھانجی کی لڑکیون سے اور کہتے ہین کہ اللہ نے حرام کیا ہی نکاح بیٹیون اور بھتیجیون اور بھانجیون سے اور اُنکی اولاد کو حرام نہین کیا مقام غور ہے کہ میمونیہ تو انھین آیتون سے استدلال کریے ہین اور پادری صاحب کہہ رہے ہین کہ یہ آیتین اُنکے نزدیک الحاقی ہین بھلا کوئی الحاقی مان کر استدلال کرسکتا ہی مگر ہان پادریون سے یہ بھی بعید نہین کیونکہ یہ امر اُنکے نزدیک جائز ہی چنانچہ یوحنا کے پہلے خط باب ۵ ورس ۷ کو الحاقی مان کر بھیر تثلیث ثابت کرتے ہین اگر یہ کہا جائے کہ ان آیات کا الحاقی ہونا اُنکے عقیدے سے مفہوم ہوتا ہی تو مین کہتا ہون کہ اول تو اُن کے عقیدے سے یہ مفہوم نہین ہوتا ایسا سمجھنا محض جہالت ہی کیونکہ وہ جن عورتون کو حلال سمجھتے ہین اُسکی وجہ وہ یہ کہتے ہین کہ صاف قرآن مجید مین اسکا ذکر نہین ہے پھر اُنکے عقیدے سے اُن آیات کا الحاقی ہونا کہان سے لازم آگیا دوسرے یہ کہ اپنی تراشی ہوئی بات کو قطعًا دوسرے کی طرف منسوب کرنا کیا تھوڑی خیانت ہے اور تیسرا بہتان صفحہ ۲۶۴ مین پادری صاحب کا یہ ہی کہ فرقہ میمونیہ ان مقامون کے سوا سارے قرآن کو مانتے ہین مگر کوئی کوئی آیت اُنکے نزدیک اور بھی مشکوک ہے انتہی۔ یہ محض افترا ہی کوئی آیت اُنکے نزدیک مشکوک نہین ہی.

شاہد چہارم صفحہ ۲۵۷ مین پادری صاحب لکھتے ہین کہ حضرت نے طرح طرح کی ترغیبین دینی شروع کین اول لوٹ کے مال کا لالچ جسمین سے پانچوان حصہ آپ لیتے اور باقی اُنکو بانٹ دیتے چنانچہ دسوین سیپارہ کی آیت مین ہے واعلموا انما غنمتم الخ

مجھے تحیر ہے کہ پادری صاحب کو جھوٹ بول کر عوام کو دھوکا دینا منظور ہے یا خدا تعالی نے اُنکی عقل ایسی سلب کرلی کہ عربی عبارت کا سمجھنا تو درکنار اردو عبارت اپنی لکھی ہوئی نہین سمجھتے خود ہی آیت کے ترجمہ مین لکھتے ہین کہ جو کچھ لوٹ کی چیز لاؤ اُسمین سے پانچوان حصہ اللہ اور

مگر قریش کی بولی مین سے صرف تین لفظ غریب ہین اب دیکھو کہ ان دونون مین کتنا فرق ہی یہ نتیجہ واسطی نے ایسا بیان کیا ہے جو پادری صاحب کے مطلب کو غلط اور اُن کو جھوٹا بتارہا ہی اسیواسطے پادری صاحب اُسکا ترجمہ بالکل اوڑا گئے اور سمجھے کہ ایسا نہو کہ کوئی مشنری اردو پڑھنے والا ترجمہ دیکھکر کھٹکے پادری صاحب نے یہ بھی خیال نکیا کہ جن لفظون کو واسطی نے یہان بیان کیا ہی (یعنی سَینْغِضُون اور مقیتا اور شَرِّد) وہ الفاظ اس مطلب کے بموجب قریشی ٹھہرتے ہین حالانکہ خود ہی پہلے لفظ کی بہ نسبت صفحہ ۳۲۹ مین لکھا ہی کہ قریش کا محاورہ نہین اور دوسرے لفظ کو صفحہ ۳۳۳ مین مذحج کا محاورہ بتایا ہی اور تیسرے لفظ کو صفحہ ۳۳۱ مین جرہم کی بولی خلاف قریش کے قرار دی ہے پھر اب اس بھول کا کیا ٹھکانا ہی اگر کوئی شخص پادری صاحب کو اُس مشہور مقولہ کا مصداق کہے تو اُسکا جواب کیا ہوسکتا ہی عیان راچہ بیان۔ پادری صاحب واسطی کی عبارت کا مطلب ہم سے سنئے وہ یہ ہی کہ قرآن مین تین لفظون کے سوا کوئی لفظ قریش کی لغت سے اجنبی نہین ہی تمام الفاظ قریش ہی کے ہین اسواسطے کہ قریش کا کلام نرم اور واضح الدلالۃ ہی اور دوسرے قبیلون کے الفاظ وحشی ہین یعنی چونکہ قریش کا کلام نرم اور واضح الدلالۃ تھا اسلیئے قرآن مین سوا اُنھے تین لفظون کے تمام الفاظ قریش ہی کے بولے گئے کسی دوسرے قبیلے کے نہین بولے گئے لہذا قرآن مین تین لفظون کے سوا کوئی لفظ غریب نہین ہی دیکھیئے دعویٰ اور دلیل مین اس تقدیر پر کیسی مطابقت ہے اور وہ نتیجہ بھی صحیح ہے جو واسطی نے آخر کلام مین بیان کیا ہی۔ البتہ ایک شبہ یہ ہوتا ہی کہ واسطی تو اس امر کا قائل ہے کہ قرآن مجید مین پچاس زبانون کے لغت ہین (دیکھو اتقان کا صفحہ ۳۱۴) پھر یہان پر اُسکے قول سے نفی کیسے ثابت ہوسکتی ہے اسکا جواب پادری صاحب کے "آ دروغ" کے بیان سے بخوبی واضح ہوسکتا ہے حاصل اُسکا یہ ہے کہ اُس قول کے یہ معنی نہین کہ ان پچاس زبانون کے وہ لغت ہین جو قریش کے محاورے مین نہین ہین بلکہ یہ معنی ہین کہ اصل مین وہ لغات ان زبانون کے تھے گرچہ اب وہ سب کے سب قریش کے بول چال مین آگیئے ہین جیسا کہ معمول ہے کہ اختلاف زمانہ سے زبان مین تغیر ہوتا رہتا ہے چنانچہ اردو اور فارسی زبان کا حال

که واسطی نے کہا ہے کہ جسقدر قریش کی بولی قرآن مین ہو اسمین کوئی لفظ غیر مانوس اور وحشی نہین ہے
مگر تین لفظ قریش کی بولی مندرجۂ قرآن مین سو بھی وحشی اور غیر مانوس ہین کیونکہ قریش کی بولی بڑی سہل اور ملائم اور
کھلی بولی ہے اور باقی عرب کی زبانین وحشی اور غیر مانوس اور غیر فصیح ہین۔ مین کہتا ہون کہ ایسے ہی ترجمون
سے ہم کو یقین ہوتا ہے کہ پادریون نے انجیل و توریت کا ترجمہ کرکے بالکل کتاب کے مطلب
کو خراب کر دیا اور محرف کر ڈالا۔ اب ناظرین ملاحظہ کرین کہ علامہ واسطی کے کلام مین اول
ایک دعوی ہے پھر اُس کی دلیل ہے اور آخر مین ایک تفریع بیان کی ہے جو پہلے کلام کا گویا
حاصل اور نتیجہ ہے ظاہر ہے کہ اس کلام کا مطلب ایسا ہونا چاہئے کہ دلیل کو دعوے سے تعلق
ہو اور وہ دعوی اور دلیل بھی ایسی ہو کہ آخر مین جو نتیجہ اُسکا بیان کیا ہے وہ اُسکا نتیجہ ہو سکے
حالانکہ پادری صاحب نے جو مطلب بیان کیا ہے اُسکے بموجب نہ دعوی کو دلیل سے ربط ہے
اور نہ وہ نتیجہ اسکا ہو سکتا ہے جو واسطی نے نکالا ہے پادری صاحب کے فہم کی بموجب واسطی کا دعوی
تو یہ ہوا کہ قریش کی بولی میں جو الفاظ غریبہ اور وحشیہ ہین اُن مین سے بھی تین لفظ قرآن مین بولے
گئے یعنی عرب کے دوسرے قبیلے کے الفاظ غریبہ اور وحشیہ تو قرآن مین بہت سے ہین مگر قریش
کے صرف تین ہی لغت غریب قرآن مین آئے ہین اور اسکی دلیل یہ بیان ہوتی ہے کہ قریش کی
بولی بڑی سہل اور ملائم اور کھلی بولی ہے اب اہل علم ملاحظہ کرین کہ دلیل کو دعوی سے کیا ربط ہوا
بلکہ سراسر دعوی کے مخالف ہے کیونکہ دعوے مین تو صاف اقرار ہے کہ قریش کے کلام مین الفاظ غریب
اور وحشی ہین اور دلیل مین اُس سے انکار ہے کیونکہ مطلقاً کلام قریش کو بڑا سہل اور ملائم کہا ہے
اور جو کلام ایسا ہو وہ غریب اور وحشی نہین ہو سکتا الحاصل اگر پادری صاحب کا مطلب صحیح ہو
تو دلیل اور دعوی صرف بے ربط ہی نہونگے بلکہ باہم متخالف ہون گے اور جو نتیجہ واسطی نے اپنے
دعوے اور دلیل کا بیان کیا ہے وہ توکسی طرح اُسکا نتیجہ ہو ہی نہین سکتا کیونکہ نتیجہ کا تو صریح
مطلب یہی ہے کہ تمام قرآن مین سوا تین لفظون کے اور کوئی لفظ غریب نہین ہے اور
دعوے کا منشاء پادری صاحب یہ قرار دیتے ہین کہ قرآن مین بہت الفاظ غریب وحشی ہین

شاہد ششم صفحہ ۲۲۶ مین ہو بعض محاورات مثل بسم اللہ الرحمن الرحیم وغیرہ محمد صاحب نے اہل فارس سے سنکر بول دیے کیونکہ بسم اللہ بولنا عرب کا محاورہ نہ تھا اہل فارس بولتے تھے بنام یزدان وغیرہ۔ مین کہتا ہون کہ پادری صاحب کی عقل کہان چرنے گئی یہ کوئی کلام ہے یا دیوانون کی بڑھ ہے یہ تو پادری صاحب فرماتین کہ بسم اللہ آہ کون سے فارس کی بولی ہو اس دنیا مین تو کوئی فارس نہین جسکی یہ بولی ہو ماشاء اللہ اسکے فارسی ہونے پر دلیل کیا خوب بیان کی ہو کہ اہل فارس بنام یزدان وغیرہ بولا کرتے ہین بھلا کوئی اس عقل گم کردہ سے کہے کہ کہان بنام یزدان اور کہان بسم اللہ اگر فرض کر لیا جائے کہ بسم اللہ بنام یزدان کا ترجمہ ہی پھر کیا ترجمہ ہونے سے اُس زبان کا محاورہ ہو جائیگا یہ تو وہی مثل ہوئی کہ پہاڑ پر سے کولموڑ سکا مین جانون بیر دانت تلے دابون تو لونڈے کا سر ہے۔

پادری صاحب ایسی بے سر پیر کی ہانکتے ہین کہ جسکا کچھ ٹھیک نہین ابھی کچھ دنون کسی مدرسہ اسلامیہ مین جاکر پڑھین جب کچھ شعور آئیگا مخفی نرہے کہ کفار عرب بسم اللات والعزیٰ کہا کرتے تھے اُسکے مقابلہ مین اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ تعلیم فرمائی۔ اسمین کوئی خلاف محاورہ عرب کے نہین ہے بلکہ عین محاورہ ہے۔

شاہد ہفتم۔ پادری صاحب نے جہان قرآن مجید کے الفاظ غیر فصیحہ شمار کیے ہین وہان لکھتے ہیں ۱۴۴ فقرہ یا لونکم خبالا لفظ یا لونکم بمعنی ینقصکم الخ مین کہتا ہون کہ یہان پادری صاحب کی جہالت قابل تماشا ہے یہ اُنسے کوئی دریافت کرے کہ یالونکم کا ترجمہ ینقصکم کیسے ہو سکتا ہے یالونکم صیغہ جمع ہے اور ینقصکم صیغہ واحد پھر جمع کی تفسیر واحد سے کیونکر صحیح ہو سکتی ہے افسوس کہ پادری صاحب کو صیغہ واحد اور جمع مین تمیز نہین جسے میزان پڑھنے والا بھی جان سکتا ہے کیا اسی علم پر مولویت کا دعویٰ ہے اور جہال مین اپنے تئین بڑا مولوی مشہور کر رکھا ہو کیا اسی برتے پر قرآن شریف کی فصاحت مین کلام کرنے بیٹھے سکتے جائے انصاف ہو کہ جسے میزان نہ آتی ہو وہ فصاحت و بلاغت مین بحث کرے پادری صاحب

ہم مشاہدہ کرتے ہین کہ بہت الفاظ جو اصل مین عربی یا انگریزی وغیرہ کے ہین مگر اردو مین داخل ہوتے چلے جاتے ہین اب جسوقت اُن الفاظ کے اصل کی طرف دیکھا جائے تو یہ کہین گے کہ یہ لفظ انگریزی کا ہے یا عربی کا یا اور کسی زبان کا اور جب یہ لحاظ کیا جائے کہ یہ تمام الفاظ اردو کے محاورہ مین آچکے ہین تو یہی کہین گے کہ یہ سب اُردو زبان کے الفاظ ہین اسی طرح قرآن مین گرچہ باعتبار اصل کے پچاس زبانون کے لغت ہین مگر چونکہ وہ لغت قریش مین مستعمل ہوگئے تھے اس لئے ان کا قریشی ہونا صحیح ہے اسی لیئے واسطی بیان یہ کہتا ہے کہ قرآن مین کوئی لغت کلام قریش سے اجنبی نہین ہے سوائے تین لغت کے البتہ واسطی کے کلام سے یہ معلوم ہوا کہ قرآن مین تین لفظ غریب ہین مگر یہ اُسکا قصور تتبع ہے کیونکہ دو لفظون کی سند تو ابن عباس سے اتقان ہی کے صفحہ ۲۹۴ و ۲۹۵ مین منقول ہے وہ سند کے شعر یہ ہین ؎ دذی ضغن کففت النفس عنہ * وکنت علی مسائتہ مقیتا * اس شعر مین تو لفظ مقیتا ہے اور تنغض دوسرے شعر مین ہے وہ یہ ہے ؎ اتنغض لی یوم الفخار وقد تری * خیولا علیہا کالاسود ضواریا * دیکھئے ابن عباس جو قریشی ہین اور پادری صاحب بھی الفاظ مین اُن کی سند مانتے ہین وہ ان لفظون کو وحشی اور غریب نہین بتاتے اور فصیح جانتے ہین اسمین کوئی شک نہین کہ واسطی کا ان تین لفظون کو غریب کہنا صحیح نہین ہے فصحاے قریش کے کلام مین یہ تینون الفاظ موجود ہین چنانچہ پہلا شعر جو ابن عباس نے نقل کیا ہے وہ زبیر بن عبد المطلب کا ہے جو خاص قریشی ہین اور لفظ تنغض امراء القیس کے کلام مین موجود ہے جو عرب مین بہت بڑا فصیح و بلیغ شاعر ہے وہ شعر یہ ہے ؎ وراح کتیس الربل ینغض راسہ * اذاة بہ من صائک متحلب * یہ شعر بھی وہ ہے کہ علقمہ کے مقابلہ اور مناظرہ مین پڑھا تھا اور علقمہ نے اُسکے مقابلہ مین شعر پڑھا اسمین بھی یہ لفظ موجود ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ لفظ مشہور اور معروف اور فصحا کی زبان پر جاری تھا اور لفظ شرذمۃ حضرت عمر بن الخطاب اور دیگر فصحاے عرب کے کلام مین موجود ہے جس کسیکو کلام عرب سے شوق ہو وہ خوب جانتا ہے یہ مقام اسکی تفصیل کا نہین ہے انشاء اللہ تعالیٰ اسکے لیے دوسرا رسالہ لکھا جائیگا۔

* * *

معنی اختان لکھے تھے وہ تو فہم عالی مین نہ آئے۔ ختان کو اصل لفظ قرار دیکر بیان کو اُس کے معنی ٹھہرائے اور لفظ کل کو اوڑا گئے کیونکہ محرفین کے قاعدہ مین جب عبارت سمجھ مین نہ آئی تو ایک لفظ کا اوڑا دینا اپنا مطلب درست کرنے کے لیے کون بڑی بات ہو الغرض وہ جو مین نے کہا تھا کہ اگر حفدہ کو عشیرہ کے معنی قرار دینگے تو آگے ایک لفظ فضول ہو جائیگا۔ وہی ہوا مین نے ترتیب کی نظر سے آخر لفظ کو بیکار کہا تھا پادری صاحب نے درمیان سے لفظ کو اوڑا دیا اسلیئے کہ سمجھ مین نہ آیا۔ **تنبیہ** ناظرین اس امر کو غور فرمائین کہ پادری صاحب نے اتقان کے اس قسم کے تمام الفاظ لکھے ہین مگر جس ترتیب سے اتقان مین ہین اُس طرح نہین بلکہ نہایت تقدیم و تاخیر کے ساتھ لکھے ہین اسی مقام پر دیکھئے کہ دو لفظ پاس پاس تھے مگر کئی صفحون کا فاصلہ درمیان مین دیکر اُنھین لکھا اس کی وجہ صرف شرارت ہو غرض یہ ہے کہ جواب دینے والے کو وقت ہو دھوکے مین پڑجائے حتی الوسع اپنی قلعی نہ کھلے ع من انداز قدرت را می شناسم +

شاہد دہم صفحہ ۲۴۰ قول لفظ حسبانًا بمعنی بردا من الکبر حمیری زبان ہو انتہی ناظرین یہان بھی پادری صاحب کی عربیت دانی ملاحظہ کرین تفسیر اتقان مین زبان حمیر کے چند لغت لکھے ہیں اُسمیں لکھا ہے حُسۡبَانًا بردا من الکبر عتیاً نحولا۔ یعنی حسبانا کے معنی لغت حمیر مین بردا کے ہین اور عِتیًّا کے معنی نحولاً کے ہین چونکہ لفظ عتیا قرآن مجید مین اس طرح آیا ہو وقد بلغت من الکبر عتیا۔ اس لیئے لفظ من الکبر عتیًّا کے ساتھ زیادہ کردیا ہو پادری صاحب بردا من الکبر کو حسبانا کا ترجمہ سمجھے انصاف کا مقام ہے جو شخص سلیس عبارت عربی سمجھ نہین سکتا وہ قرآن شریف کی فصاحت پر اعتراض کرے اور اُسکے محاورات کو غلط بتادے۔

شاہد یازدہم صفحہ ۲۴۶ مین لکھا ہو کہ نحو فعل ہے حالانکہ جسنے تھوڑی سی عربی کی صرف پڑھی ہے وہ بھی یہ جانتا ہوگا کہ نحوی فعل نہین ہے اسم ہے اور پادری صاحب کو باین ہمہ عربی دانی اتنا بھی علم نہین کہ اسم اور فعل مین تمیز کرسکین پھر کیا کوئی منصف شخص کہہ سکتا ہو کہ ایسا جاہل

سچ کہئے کہ آپ نے کبھی میزان پڑھی تھی یا نہین اگر یہ کہئے کہ میزان کیا ہے تو بہت کچھ پڑھا ہے تو ہم کہتے ہین کہ ذرا آنکھ کھولکر چشم عبرت سے دیکھئے کہ یہ کیسا اعجاز قرآن ہو کہ جسوقت آپ اُسپر اعتراض کرنے بیٹھے تو خداوند کریم نے آپ کے علم کو ایسا محو کردیا کہ میزان تک یاد نہ رہی الحمد للہ علیٰ ذالک میرے نزدیک مصلحت یہ ہو کہ آپ بالکل انکار ہی کیجئے یہان یہی موقع ہو کہ بیر نابالغ بیچائیے ورنہ اعجاز قرآن ثابت ہوجائیگا۔

شاہد ہشتم صفحہ ۳۲۱ قولہ ۱۰۶ فقرہ فارسلنا علیھم سیل العرم۔ **سیل العرم** اہل یمن کا گیت ہے۔ مین کہتا ہون کہ ناظرین اس معترض کی قابلیت کو دریافت کرین جسے سلیس عبارت سمجھنے کا سلیقہ نہین تفسیر اتقان مین لکھا ہے قولہ سیل العرم قال المسناۃ بلحن اہل الیمن۔ اسکا حاصل یہ ہے کہ اہل یمن کے لغت مین سیل العرم بند آب کو کہتے ہین معترض صاحب لفظ لحن کو دیکھکر ایسے بے سُر بول اُٹھے کہ کچھ ٹھیک نہ رہا۔ کہتے ہین کہ سیل العرم یمن کا گیت ہے۔ بھلا پادری صاحب لحن کے معنی تو گیت کے ہوئے اور لفظ مسناۃ کہان چلا گیا اُسکے بھی معنی لیجیے گا یا بالکل ہضم کرجائیگا یہ کہئے کہ یار لوگ اُسکے معنی ہی نہین جانتے۔

شاہد نہم صفحہ ۳۳۵ قولہ ۱۲۶ فقرہ شعرا مین ہو عشیرتک الاقربین لفظ عشیرہ بمعنی حفدہ غلط قریش کے برخلاف سعد کے قبیلہ کی بولی ہو یہان بھی پادری صاحب کی قابلیت قابل ملاحظہ ہے۔ اتقان مین تھا و بلغۃ سعد العشیرۃ حفدۃ اختان کنّی عیال انتہیٰ یعنی سعد العشیرہ جو ایک قبیلہ ہے اُنکی زبان مین حفدۃ کے معنی اختان ہین اور کنّی کے معنی عیال۔ پادری صاحب نے سعد العشیرہ مین سے تو عشیرہ کو لیا اور حفدہ کو اُسکی تفسیر سمجھی حالانکہ جسے عربی عبارت سمجھنے کا کچھ بھی سلیقہ ہو وہ جان سکتا ہو کہ تفسیر اتقان کا یہ مطلب نہین ہو کیونکہ صاحب اتقان ہر ہر لفظ کے بعد علی الاتصال اُسکے معنی لکھتا چلا آتا ہو اگر حفدہ کو عشیرہ کے معنی کہین تو اختان کے معنی کنّی ہون گے اور لفظ عیال بیکار رہیگا اور اسی عبارت کے نہ سمجھنے سے صفحہ ۳۳۹ مین لکھا ہے لفظ ختان بمعنی عیال ہے بنی سعد کی بولی انتہیٰ تفسیر اتقان مین جو حفدہ کے

[illegible] خیال کی [illegible]

[illegible] صاحب نے [illegible]

[illegible] معلوم ہوتی [illegible]

[illegible] ہوا سے پادری [illegible]

[illegible] فروغ نہوا لوگ کہتے [illegible] بولشو [illegible]

[illegible] اسم [illegible] خدا بسبب [illegible] اور [illegible]

یعنی جاہ اور مال حاصل نہوا اور بے ناکامی ایشان چونکہ حب جاہ و مال تمام برائیون کی جڑ ہے اور انسان کے دین کو تباہ کرنے والی اس سے بڑھکر اور کوئی شے نہین [illegible] پادری صاحب نے دیکھا کہ مذہب اسلام مین رہ کر ہم کو جاہ و مال کا حصول ممکن نہین اسلئے انھون نے یہ عزم کیا کہ کوئی نیا مذہب نکالیے اور اس ذریعے سے لوگون کے مقتدا بنیئے اور کچھ کمائیے مگر اس کے لئے بڑا مادہ چاہئے جھوٹ کو فروغ دینا بھی ہر ایک کا کام نہین اس لئے اس سے تو پادری جی تھا دست بردار ہوئی کرسٹان ہونے مین انھون نے حصول مدعا سمجھا اور کچھ ہو بھی گیا مشنری تو سمجھے کہ بڑا مولوی ہے انکی بے علمی اور فرومایگی چھپ گئی اور تنخواہ بھی معقول ملنے لگی سیکڑون روپیہ صلہ مین ملگیا پھر کیا پوچھنا تھا بھلا اب مذہب عیسوی کے مانند اور کون مذہب ہو سکتا ہے جسکے طفیل سے سب عیب ڈھک گئے بڑے مولوی بنے محتاج سے مالدار ہوگئے پادری صاحب تو بزبان حال یہ شعر پڑھتے ہونگے ؎ ای صداقت بر تو لعنت از تو رنج یافتم + ای بطالت بر تو رحمت از تو گنج یافتم +

شاہد سیزدہم پادری صاحب کی قابلیت عربیت اور تاریخ کی رو سے تو معلوم ہوئی کہ سلیس عبارت کا مطلب نہین سمجھتے یہ نہین معلوم کہ صیغہ جمع کا ہے یا واحد کا اسم ہے یا فعل ور نہایت مشہور باتون سے بے خبر ہین۔ اب ناظرین یہ بھی معلوم کرلین کہ اُن کو علوم عقلیہ مین کیسی دستگاہ ہے کیونکہ پادری صاحب کو یہین بھی دعویٰ ہے ہدایت المسلمین کے باب نہم کی فصل ہفتم مین تثلیث کے

ور ان نجیب پر اعتراض کرنے کے [illegible] ہے [illegible] شخص [illegible] اعتراض کرے [illegible]
[illegible] نہیں چھوڑ نہیں [illegible] بیان تاسف ہے پادری صاحب [illegible] بیان کیا [illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
اور نسب مشہور اسلام کی تاریخی حالات سے [illegible] واقفیت ہے ۔

شاہ ولی اللہ [illegible] صفحہ ۴۰ میں لکھتے ہیں [illegible]
کا فارسی ترجمہ انتہی ۔ ملاحظہ کیجئے کہ عام مسلمان بھی جانتے ہیں [illegible]
[illegible] ہے بلکہ شاہ ولی اللہ [illegible] کا ہو گا یہ مشہور بات بھی پادری صاحب نہیں جانتے اسکے
[illegible] ابن عباس [illegible] تفسیر [illegible]
[illegible] کو عبداللہ کے ترجمہ [illegible] انتہی ۔ [illegible] صاحب فرماتے [illegible]
ابن عباس کی بڑی تفسیر کہاں ہے ہم بھی اُسکے مشتاق ہیں ۔ [illegible]
[illegible] اور جلال الدین کی تفسیر اور کشاف [illegible] سنی مسلمان [illegible]
[illegible] مشہور ہے کہ تفسیر کبیر امام فخرالدین رازی کی ہے [illegible] زمخشری کی [illegible]
ایسے بےخبر ہیں کہ یہ بھی نہیں جانتے ۔

اب ناظرین انصاف کریں کہ پادری صاحب کس بات کے عالم ہیں جب صرف و نحو [illegible]
[illegible] چھوٹی چھوٹی مشہور باتوں کا انہیں علم نہیں [illegible] بڑی تفسیروں
[illegible] سوال جواب [illegible] کیا [illegible] میں [illegible] بے علمی نے ان کو گمراہ کیا [illegible]
[illegible] یہ امر مشہور ہے کہ [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] پادری [illegible]
[illegible] سمجھنے [illegible] لگاتا) [illegible]
[illegible]
[illegible] تو خواص [illegible]

عدد مجہول ہی تو نام ہم نہین لے سکتے کیونکہ اُسکے مجہول ہونے کے معنی یہی ہین کہ ہم نہین جانتے ہین کہ وہ ایک ہی یا تین ہین یا دس ہین اور جب اُسکا نام ہم لے سکتے ہین اور ایک یا تین وغیرہ کہسکتے ہین تو ہرگز اُس عدد کو مجہول نہین کہسکتے ہین کیونکہ اُس عدد کے معلوم ہونیکے صرف یہی معنی ہین کہ اُسکا نام معلوم ہو کہ ایک ہی یا دس کسی عدد کا نام بتا کر یہ کہنا کہ یہ عدد مجہول ہی پادری صاحب ہی کے علم کا تقاضا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مجہول اور معروف کے معنی پادری صاحب کی عقل سے خارج ہین اُنکی عقل مین نہین آئے پھر جب جناب والا کی عقل کا یہ حال ہی تو تثلیث کا بطلان اُنکی عقل مین نہ آنا کوئی بعید امر نہین ہی پادری صاحب اب آپ مجھسے سُن لیجئے کہ عدد کا مجہول ہونا اور بات ہی اور اُسکی مصداق یا اُسکی مصداق کی حقیقت کا مجہول ہونا اور بات ہی۔ اب یہان اگر مجہول ہے تو ان اعداد کی مصداق کی حقیقت مجہول ہی نہ وہ عدد مصداق کی حقیقت مجہول ہونے سے اُس عدد کا مجہول ہونا لازم نہین آتا مثلاً کوئی شخص کہے کہ دس آدمی آئے تھے اور اُن آدمیون کا نام و نشان کچھ بیان نکرے تو اُسکے مصداق کا تعین اور حقیقت مجہول ہوگی ہم نہین کہہ سکینگے وہ کون تھے اور کیسے تھے نہ یہ کہ وہ دس کا عدد مجہول ہو۔ دس کا عدد تو اُسی وقت معلوم ہو گیا جب کہنے والے نے آکر خبر دی کہ دس ہین پس جب ایک اور تین کا عدد تثلیث مین معلوم ہے تو پادری صاحب کے نزدیک بھی اُسکا بطلان حساب کے رو سے ہوسکتا ہی پھر اُس سے انکار کرنا زبردستی ہی تیسرے یہ عجب بات ہی کہ ایک اور تین کہتے ہین اور اُنکو عدد بھی بتاتے ہین اگرچہ عدد مجہول ہی سہی مگر یہ بھی فرماتے ہین کہ اسکو حساب سے تعلق نہین ہی بھلا کوئی عاقل حالت ہوش و حواس مین یہ کہہ سکتا ہی کہ عدد کو حساب سے تعلق نہین ہی طفل مکتب بھی جانتے ہین کہ کل اعداد کو خواہ مجہول ہون یا معروف سب کو حساب سے تعلق ہی یہ پادری صاحب کی ہی عقل ہی کہ باوجود اوسے عدد کہنے کے کہتے ہین کہ حساب سے متعلق نہین ہی پھر ایسی عقل تثلیث کو کیا اگر تربیع اور تخمیس کو تسلیم کرے تو کوئی عجب نہین ہی اور یہ کہنا کہ تثلیث الٰہی جسمین وحدت موجود ہی عقل سے خارج ہی محض فریب یا نادانی ہی عقل سے خارج اُسے کہتے ہین کہ عقل اُسکے اثبات اور ابطال دونون سے عاجز ہو نہ اُسے

باب مین عقلی طور پر گفتگو کی ہو اُسمین اور جو کچھ لایعنی بحث ہو اُسکی رد و قدح مین تو ایک رسالہ ہونا چاہیے اگرچہ انہنے علوم عقلیہ کے زور مین آکر یہ بھی کہا ہو کہ یہ مسئلہ خلاف عقل نہین ہو بلکہ اُسکے ثبوت مین علم الٰہی سے ایک تقریر پیش کی ہو ناظرین اُسے سنکر پھڑک جاینگے اُس تقریر سے بیشتر پادری صاحب نے اس امر کو ثابت کرنا چاہا ہو کہ تثلیث خلاف عقل نہین ہو چنانچہ صفحہ ۴۴ مین لکھتے ہین کہ بڑی غلطی مین یہ لوگ پڑے ہین کہ یہ مسئلہ خلاف عقل ہو بھلا انسے کوئی پوچھے کہ یہ خلاف عقل کیونکر معلوم ہوا وہ کہتے ہین کہ علم حساب سے اسکا جواب یہ ہو کہ یہ مسئلہ حساب سے سمجھ مین نہین آسکتا اور نہ رد ہو سکتا ہو کیونکہ حساب سے متعلق نہین ہو. علم حساب کے یہ معنی ہین کہ عدد مجہول کو عدد معلوم سے دریافت کرنا پس اس مسئلہ مین کہ خدا ایک ہو اور خدا تین ہین ایک مین تین اور تین مین ایک ہو ان اعداد مین نہ ایک معلوم ہو نہ تین پس جبکہ واحد کے معنے نامعلوم اور عقل سے خارج ہین تو تثلیث الٰہی جسمین وحدت موجود ہو اور اک عقل سے خارج ہے انتہیٰ -

اس تقریر مین اگر کامل طور سے بحث کیجائے تو بہت طول ہو جائیگا یہان مختصر طور سے پادری صاحب کی چالاکی اور قابلیت کا اظہار کرنا کافی ہو چالاکی تو پادری صاحب نے یہ کی ہو کہ ہمارے علما نے جسقدر دلائل عقلیہ اس مسئلہ کے ابطال مین لکھے ہین اُن مین سے ایک کو بھی نقل نکیا تا کہ ناظرین کو سمجھنے اور جانچنے کا موقع ملتا کہ اصل دلیل کیا تھی اور جواب کیا ہوا اور یہی اوپر اوڑا دیا تا کہ عوام مین قلعی نہ کھلے کسی مسلمان نے یہ نہین کہا کہ علم حساب کے رو سے خلاف عقل ہو بلکہ اُسکے بطلان مین اُس طرح کی قطعی دلیلین قائم کی ہین جس طرح کی دلیلین علم الٰہی مین قائم کیجاتی ہین دیکھو مولوی رحمت اللہ صاحب کی کتاب اصح الاحادیث اور ازالۃ الاوہام اور اظہار الحق اور راقم الحروف کی براہین قاطعہ اور قابلیت کا نمونہ اُن کا یہ قول ہے کہ اِن اعداد مین نہ ایک معلوم ہو نہ تین - ناظرین اس سادہ لوحی کو ملاحظہ کرین کہ اُس عدد کو ایک اور تین کہہ رہے ہین اور پھر کہتے ہین کہ ان اعداد مین نہ ایک معلوم ہو نہ تین ایضاً اگر معلوم نہین ہے تو ایک اور تین کس کو کہا جاتا ہو جبتک ہم کو عدد معلوم نہو جانے تو ہم اُس کا نام کیونکر لے سکتے ہین اور ایک یا تین یا چار کس طرح کہہ سکتے ہین یہ امر تو طفل مکتب بھی جانتے ہین کہ جبتک

اور [illegible] مخلوقات ہین وہ موجود [illegible]

[illegible] مخلوقات ہین نہ عدم سے صرف [illegible] موجود [illegible]

[illegible] بیٹا اور [illegible] بیٹا باپ سے ہے اور روح باپ و بیٹے سے نکلتی ہے یعنی یہ

[illegible] واجب الوجود کی ماہیت ہے پس تینون اشخاص باعتبار

[illegible] اور باعتبار اقنوم کے تین ہین استغفر

[illegible] پادری [illegible] علم کو بالکل ہی صرف کردیا مشنری دیکھکر خوب خوش ہوتے

[illegible] ہی وہی مثل ہے کہ اندھون مین کانا راجہ مگر اب اُنکی مایہ علم کو

ملاحظہ کرین۔ یہ امر قابل غور ہے کہ پادری صاحب یہان تثلیث کی دلیل بیان کرنے بیٹھے ہین

[illegible] پادری صاحب نے کی ہے اُسمین کوئی دلیل ٹوٹی پھوٹی بھی ہے

یا ماہیت مگر جیسے کچھ بھی [illegible] ہے کہ اس تقریر مین ثبوت تثلیث کا کہین نشان بھی نہین

[illegible] صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے پھر ایک صریح دعویٰ یہ ہے کہ جو

[illegible] واجب [illegible] ہین وہ دو ہین بیٹا اور روح القدس آگے خیریت لیجیے

[illegible] دلیل جو تثلیث کے اثبات مین بھلا جس شخص کو دلیل اور تقسیم مین فرق نہ معلوم ہو تقسیم کو

دلیل [illegible] دلیل قائم کریگا اچھا صاحب اگر کوئی یہ کہے کہ شاید تقسیم ہی

میرے پادری [illegible] کی ہے کہ اُس سے تثلیث ثابت ہوتی ہو اسلیے اُس تقسیم کو بھی

دیکھ [illegible] صاحب نے یہ کی ہے۔ اول وہ وجود جو ذات واجب الوجود ہے دوسرے

وہ وجود جو واجب الوجود کے حکم [illegible] قدرت ہے اس تقسیم کا یہی حاصل ہے کہ کل موجودات کی دو قسمین ہین

ایک [illegible] واجب الوجود دوسرے ممکن الوجود یعنی ایک وہ موجود جسکا وجود کسیکے حکم اور قدرت سے نہین ہے

---

۵ اہل علم پر یہ [illegible] کے بعد کلام سابق کا نتیجہ مذکور ہوا کرتا ہے مگر افسوس ہے کہ پادری صاحب کو اسکی بھی خبر نہین
اُنھون نے یہان ایک [illegible] ہے جو دوسرے کے مخالف ہے کیونکہ پہلے تو یہ دعویٰ کیا تھا کہ دو موجود ذاتی
سے ہوئے ہین یہان اُن [illegible] ایک [illegible] اور ایک کو باپ اور بیٹے سے کہتے ہین اب قطع نظر بے عنوانی
کے اس مخالفت کا کیا جواب ہے [illegible] اور باپ ایک چیز ہے تو روح کو بھی اُسی سے کہنا چاہیے اور

[illegible] کرتے ہیں باطل کرتے تثلیث ہرگز ایسی نہیں ہو ہم [illegible] [illegible]

ہیں آپ ابتک ایک دلیل کا بھی جواب نہ دے سکا جب تک [illegible] جواب [illegible]

اسوقت تک آپ کو یہ کہنا ہوگا وہ نہیں ہو کہ تثلیث عقل [illegible]

پھر لکھتے ہیں کہ یہ مسئلہ علم الٰہی سے متعلق ہے اور چونکہ اس [illegible] کا بہت [illegible] اپنے مسئلہ

اسکی سمجھ میں نہیں آتا مسلمانوں میں بھی صدرا اور شمس بازغہ وغیرہ جاننے والے کم ہیں انتہی ۔

ہاں جناب یہ تو ہم بھی جانتے ہیں کہ یہ مسئلہ علم الٰہی کے متعلق ہے اسلئے ہم علم الٰہی کی روسے باطل کرتے

ہیں آپ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ علم الٰہی میں کس طرح کی دلیلیں ہوتی ہیں اور یہ امر کہ مسلمانوں میں بھی

صدرا اور شمس بازغہ جاننے والے کم ہیں اچھا جناب کم سہی مگر ہونے کے تو آپ بھی قائل ہیں آپ اور

آپکے ہم مشرب تو بالکل ہی بے بہرہ ہیں آپکو تو یہ بھی نہیں معلوم کہ ان کتابوں میں کس کس امر کی بحث

ہے جب بقول آپکے انھیں کتابوں پر علم الٰہی کا جاننا موقوف ہے تو اس علم [illegible] آپ تو بالکل محروم ہیں

جتنے جاننے والے نکلیں گے وہ مسلمانوں میں ہی ملیں گے ۔ اس فن [illegible] آپ کا محروم ہونا تو آپکی

تمام تقریر سے اظہر من الشمس ہے مگر یہاں پر شمس بازغہ کے ذکر سے تو پادری [illegible] ہے کیونکہ شمس بازغہ

میں تو علم الٰہی کا نشان بھی نہیں ہے اس [illegible] اسکا ذکر کرنا پادری [illegible] کافی دلیل ہے

یہاں تک تو پادری صاحب ابطال تثلیث کے جواب میں بہت کچھ ہاتھ پیر مار چکے جسکا حاصل ناظرین نے

ملاحظہ کیا اب قصہ مختصر کرکے تثلیث کے اثبات میں دلیل لکھتے ہیں میں [illegible] انکی نااہلیت کا چودھواں

شاہد قرار دے کر لکھتا ہوں ۔

شاہد چہاردہم قولہ صفحہ ۱۴۴ قصہ مختصر تثلیث کے باب میں [illegible] کا ذکر کرو

خلق عقلاً دو قسم پر منقسم ہے اول وہ وجود جو ذات واجب الوجود [illegible] وجود واجب الوجود

کے علم اور قدرت سے ہے سب تمام موجودات سوائے واجب الوجود [illegible]

دو حالت سے خالی نہیں یا عدم سے موجود ہوئے ہونگے یا ہستی سے [illegible]

[illegible] شامل ہیں جو موجودات ذات واجب کی ماہیت میں [illegible] واجب الوجود

آرہ علم الٰہی اور خود علم الٰہی میں اسکی تفصیل موجود ہی۔ یہ بھی یاد رہے کہ پادری صاحب یہاں یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان موجودات کی ہستی سے ہونیکی کیفیت ہماری عقل سے خارج ہے کیونکہ یہاں پادریصاحب تثلیث پر علم الٰہی سے عقلی دلیل قائم کر رہے ہیں اور اسکو ہر شخص جان سکتا ہے کہ جب عقلی دلیل بیان کرنے بیٹھے تو ضرور ہے کہ اُسوقت ہر ایک امر عقلاً ثابت کیا جائے کیونکہ عقلی دلیل اسی کو کہتے ہیں کہ عقلاً اوسکے ذریعے سے کسی شے کو ثابت کریں علاوہ اسکے اگر عقل کو طاق میں رکھنا ہوتا تو پہلے ہی رکھدیتے دلیل کے دریافت کرنے کی ضرورت کیا تھی۔

اور اچھا اس وقت کو بھی چھوڑیے آپ سے یہ عقدہ حل ہونا غیر ممکن ہی یہ فرمایئے کہ ہستی سی جو شی موجود ہوئی وہ کیا ہے واجب ہی یا ممکن آپکے تقسیم سی تو اُسکا ممکن ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ آپنے یہ دو قسمیں اونھیں موجودات کی کی ہیں جو واجب الوجود کے سوا ہیں چنانچہ لکھا ہے (کہ تمام موجودات سوائے واجب الوجود کے الخ) اور یہ امر آپکی پہلی تقسیم سے ثابت ہو گیا ہے کہ سوا واجب الوجود کے جو کچھ ہی وہ ممکن الوجود ہے اور واقعی امر بھی یہی ہی کہ موجودات واقعیہ دو ہی قسم ہیں واجب یا ممکن جب موجودات میں سوا واجب کے قید لگائی جائیگی تو لا محالہ معلوم ہوگا کہ ممکن مراد ہی علاوہ اسکے یہ دونوں قسمیں موجودات کی وہی ہیں جنکا ہونا واجب الوجود کے حکم اور قدرت سی بیان کر آئے ہیں اور جو شے خدا کے حکم اور اختیار سی ہوگی تو ضرور ہی کہ وہ حادث اور ممکن ہوگی کیونکہ پہلے خدا کا حکم اور مشیت ہولیگی اوسکے بعد اوس کا وجود ہوگا پس یہ شی ازلی نہیں ہوسکتی اور جس شی میں یہ صفتیں ہوں کہ ازلی نہو دوسرے کے تحت قدرت و اختیار میں ہو وہ واجب الوجود اور خدا نہیں ہوسکتی ایسے محتاج اور حادث کو پادری صاحب ہی خدا بنائیں۔

الحاصل اول تو یہ تقسیم غلط دوسرے اوسکا مطلب کچھ نہیں ٹھہرتا محض مہمل ہی تیسرے اگر ان سب سے قطع نظر کی جائے تو اس تقسیم سی سوائے ایک ذات کے کوئی موجود ایسا نہیں نکلتا جسکو واجب الوجود یا خدا کہا جائے جس سی تثلیث ثابت ہو یہانتک تو پادریصاحب نے موجودات کی تقسیم کی جسکا مآل صرف دعوی تھا اور وہ بھی بے سر و پا اسکے بعد پادریصاحب لکھتے ہیں کہ اگر ہستی سے موجود ہے تو وہ ہستی میں شامل ہے دیکھیے ایک اور دعوی بلا دلیل کیا کوئی اُنسے پوچھے کہ اسپر کیا دلیل ہی کہ جو ہستی سی موجود ہی وہ ہستی میں

بلکہ از خود ہی دوسرے وہ موجود جسکا وجود واجب الوجود یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم اور قدرت سے ہو دوسری قسم کو یعنے ممکن الوجود اسلیئے قرار دیا ہو کہ پادری صاحب اُس قسم مین صاف کہہ رہے ہین کہ دوسرے وہ جو واجب الوجود کے حکم اور قدرت سے ہو اور یہ امر نہایت ظاہر ہو کہ جو شئی واجب الوجود یا کسی دوسرے کے حکم اور قدرت سے ہو وہ نہ واجب الوجود ہو سکتی ہو نہ اُسکی ماہیت مین شریک کیونکہ واجب الوجود کی ماہیت کا یہ تقاضا ہو کہ کسیکے حکم اور قدرت سے نہو ورنہ واجب اور ممکن مین فرق نرہیگا لہذا جو شئی کسیکے حکم اور قدرت سے ہو وہ ہرگز واجب الوجود کی ماہیت مین شریک نہین ہو سکتی یہ دونون قسمین ایسی ہین جیسے رنگ کی دو قسمین سیاہ اور سفید کسی سیاہ کو سفید نہین کہسکتے اور کسی سفید کو سیاہ نہین کہہ سکتے اسکے بعد پادری صاحب دوسری قسم کی دو قسمین کرتے ہین یعنی جسکا وجود اللہ تعالیٰ کے حکم اور قدرت سے ہو جسکو ممکن الوجود کہتے ہین اُسے دو قسم پر منقسم کیا ہو ایک وہ جو ہستی سے موجود ہو دوسرے وہ جو عدم سے موجود ہو یہ تقسیم پادری صاحب نے ایسی کی ہو جو آج تک کسی نے سنی بھی نہو گی مگر افسوس کہ پادری صاحب یہ نہین سمجھتے کہ تقسیم ایک دعویٰ ہو اور مقابلہ مین جب کوئی دعویٰ کیا جائے تو اُسکی دلیل بھی ضرور ہو خصوصاً ایسا دعویٰ جو کسی نے کبھی سنا بھی نہو ایسا دعویٰ بلا دلیل ہرگز قابل سماعت نہین ہو سکتا اسپر کیا دلیل ہو کہ سوائے واجب الوجود کے تمام موجودات کی دو قسمین ہین ایک وہ جو ہستی سے موجود ہو دوسرے وہ جو عدم سے موجود ہو کیا ایسے غلط دعوے کو پادری صاحب تثلیث کی دلیل سمجھے ہین کیا اُنکے علم الٰہی مین اسی کو دلیل کہا کرتے ہین اچھا جناب دلیل کو جانے دو پادری صاحب اس تقسیم کا مطلب ہی بیان فرما دین ہستی سے کیا شئی مراد ہے اگر واجب الوجود کی ذات مراد ہو جیسا کہ اُنکی تقریر سے ظاہر ہو تو اُس سے موجود ہونے کے کیا معنے کیا اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی شئی ہو کہ اُسمین سے کاٹ تراش کے بعض موجودات بنائے گئے (نعوذ باللہ منہ) یا اس طرح اُس سے نکل آئے جس طرح انسان سے دوسرا انسان نکل آتا ہو (نعوذ باللہ منہ) یا مثل قطرہ اشک ٹپک پڑے کیونکر ہو گئے جتنی صورتین اُس سے موجود ہونے کی نکلتی ہین اُن سب مین تو خدا کی خدائی جاتی ہو اور واجب الوجود حادث اور ممکن الوجود ہوا جاتا ہو کیونکہ سب صورتون مین خدا تعالیٰ کا جسم ہونا لازم آتا ہو اور جو جسم ہوگا وہ مرکب ہوگا اور جو مرکب ہو وہ حادث اور ممکن الوجود ہو چنانچہ

کہ اوسمیں کئی شریک ہوں اگر آپنے پڑھا ہے تو اوس کا جواب دیا ہوتا اور اگر نہیں پڑھا تو [illegible]
تثلیث کے ثبوت پر دلیل بیان کیجاتی ہے۔ اب ہم ایک دلیل تثلیث کے ابطال میں بیان کرتے ہیں تاکہ
پادریصاحب کو اسکے خلاف عقل ہونیکی وجہ معلوم ہوجائے اور ناظرین یہ جان لیں کہ اہل اسلام اسکو خلاف عقل
صرف اسوجہ سے نہیں کہتے کہ علم حساب کی رو سے خلاف ہے یہ پادریصاحب کا محض فریب ہے [illegible]
لکھتا ہوں جو اللہ تعالے نے عام لوگوں کے سمجھانے کو اپنے کلام مقدس میں بیان کی [illegible]
اس طرز پر بیان کرونگا جو اسوقت علم الٰہی کے دلائل کا طرز بیان ہے وہ یہ ہے اول یہ معلوم رہے کہ
حضرت مسیح جنکو بیٹا کہا جاتا ہے اور جو تثلیث کا دوسرا رکن قرار دیے جاتے ہیں وہ ایک شخص ایک ذات
ہیں جو بطور معمولی انسانوں کیطرح ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے کھاتے پیتے اور دیگر عوارض انسانی [illegible]
اس امر کو تمام عیسائی مانتے ہیں اور ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے دوسرے یہ کہ [illegible]
دوسرے کی ضد ہوں وہ ایک وقت میں ایک چیز میں جمع نہیں ہوسکتیں جیسے [illegible]
ایک چیز سیاہ اور سفید دونوں نہیں ہوسکتی البتہ یہ ممکن ہے کہ ایک وقت میں ایک چیز سیاہ ہو اور [illegible]
میں وہی چیز سفید ہو یہ دونوں ضدیں تو ایسی ہیں کہ ایک شی میں ایک وقت میں جمع نہیں ہوسکتیں مگر دو وقت میں [illegible]
دو چیزیں ضدین ایسی بھی ہونگی کہ ایک جگہ کسی طور سے انکا جمع ہونا ممکن نہ ہوگا مثلاً آدمی اور گھوڑا [illegible]
جیسے آدمی اور گھوڑا دونوں کہ [illegible] ایسا ظاہر ہے کہ [illegible]
ہے کہ مسیح نہ خدا ہوسکتے ہیں نہ کوئی اسکا جز کیونکہ خدا کی ماہیت انسان کی ماہیت کی ایسی ضد ہے [illegible]
جمع نہیں ہوسکتی ایسی ذات ہونا غیر ممکن ہے کہ انسان و خدا دونوں ہو کیونکہ انسان کی ذات میں احتیاج [illegible] انسان کی
صفت ممکن ہونا اور ازلی و ابدی نہ ہونا ہے خدا کی ذات میں ان سب کے خلاف [illegible]
کسی چیز کی حاجت نہیں وہ واجب ہے وہ ازلی و ابدی ہے پھر کوئی شخص [illegible] ایک شے
ازلی بھی ہو اور نہ بھی ہو واجب بھی ہو اور ممکن بھی یعنی یہ بھی کہیں کہ [illegible]
بھی کہیں کہ دوسرے کی قدرت ہے سوائے مجنون کے کوئی ایسا نہیں کہہ سکتا جسطرح ایک شے کو انسان اور گھوڑا
ہونا دشوار ہے اوس سے بہت زیادہ واجب اور ممکن کا ایک ذات میں جمع ہونا دشوار ہے کیونکہ انسان اور گھوڑا [illegible] بات تو نہیں

شامل ہی اے جناب ابتک تو یہ بھی ثابت نہیں ہوا کہ ہستی سے کوئی موجود ہے پہلے اسے تو ثابت کر لیجیے اوسکے بعد اسکا ثابت کیجیے اچھا جناب دلیل کو طاق میں رہنے دیجیے یہ فرمایئے کہ یہاں آپنے دو قسمیں بیان کیں ایک وہ جو ہستی سے موجود ہو دوسرے وہ جو عدم سے اور جو ہستی سے موجود ہے وہ ہستی میں شامل ہے اور واجب الوجود ہے تو چاہیے کہ دوسری قسم جو اوسکے مقابل ہے یعنی عدم سے موجود ہے اوسکو عدم میں شامل ہونا چاہیے اور معدوم الوجود اوسکو کہنا چاہیے ورنہ اسکی وجہ بیان کیجیے کہ ایک قسم تو اپنی اصل میں شامل ہو اور دوسری قسم جو اوسکی مقابل ہے اپنی اصل میں داخل نہو اب ناظرین ملاحظہ کریں کہ پادریصاحب نے ایک تقسیم بھی موجودات کی گھڑی اور پھر ایک دعوی بھی بے سر پیر کا کیا مگر باینہمہ اصلی مدعا یعنی تثلیث کا پتہ نہ لگا اگر اون سب خرافات کو مان بھی لیا جاوے جو پادریصاحب نے پہلے بیان کیں تو بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ تین واجب الوجود ہیں اسلیے اونھیں ایک اور دعوی کرنا پڑا چنانچہ لکھتے ہیں کہ وہ موجودات جو ذات ہستی سے عند التحقیق نظر آتی ہیں صرف دو موجود ثابت ہوئے ہیں یعنی بیٹا اور روح القدس پادریصاحب کی علم اور عقل کو ملاحظہ کیجیے کہ تثلیث تو ثابت کرنے بیٹھے ہیں جسکی بنیاد اونکی گمان ہے اسپر بھی کہ ہستی سے کوئی موجود ثابت ہو اوسکو ثابت نکیا محض دعوی کر دیا بفرض محال اگر وہ ثابت بھی ہو تو ان کو یہ ثابت کرنا ضرور تھا کہ وہ دو ہی موجود ہیں تاکہ پہلا ایک موجود ملکر تثلیث ثابت ہوتی جو اونکا اصل مدعا تھا مگر اصلی مدعا پر بھی پادری صاحب نے نسو کبھی سنائی اور کہدیا کہ عند التحقیق ایسے دو موجود ثابت ہوئے ہیں کوئی اونسے یہ پوچھے کہ وہ کونسی تحقیق ہے بیان کیوں نہیں کیجاتی یہی تو اوس کے بیان کا موقع تھا —

اے طالبان حق میں نہایت سچے دل سے کہتا ہوں کہ پادریصاحب اور اونکے تمام ہم مشرب اوسکے ثابت کرنے سے عاجز ہیں اور کیونکر کوئی محال اور غیر ممکن شی کو ثابت کر سکتا ہے اور ایسی تقریریں کرنا کہ عند التحقیق ایسا ثابت ہے محض جھوٹ اور فریب پر مبنی ہیں جو کچھ تحقیق تھی وہ ناظرین پر ظاہر ہو گئی کہ ایک جملہ بھی صحیح اور مدلل نہیں بولا گیا آگے چلکر خدا تعالے کی ایک ماہیت قرار دیتے ہیں اور اوسکے تین شریک بتاتے ہیں حالانکہ خدا تعالے کی ماہیت ایسی ہونا غیر ممکن ہے جس میں کئی شریک ہوں پادریصاحب تو ہمیں بڑا قابل سمجھتے ہیں پھر کیا انہوں نے ملا حسن بھی نہیں پڑھی جو ہمارے مدرسے کی ادنی طالب العلم پڑھتے ہیں اوسمیں لا تتجزی کی شرح میں کیسی مضبوط دلائل سے اسکو باطل کیا ہے کہ خدا تعالی کی ایسی ماہیت نہیں ہو سکتی

دولت ایمان کو دشمنان اسلام سے بچانا ضروری ہے

اے بھائیو ہمپر اور تمام مسلمانون پر فرض ہے کہ وہ تدبیریں کریں جسکی وجہ سے دشمنان اسلام کے فریب سے محفوظ رہیں کیونکہ ہمارے ایمان کے اندرونی اور بیرونی دشمن بہت ہیں بعض تو ایسے در پردہ ہیں کہ ظاہر میں بہت مقدس اور سچے مسلمان معلوم ہوتے ہیں مگر حقیقت میں یہ سب سے زیادہ مخدوش اور سخت ترین عدو ایمان ہیں اور انکی یہ کوشش ہے کہ ہماری دولت ایمان جس طرح ممکن ہو ہم سے چھین لیں اور ہمکو حیات ابدی سے محروم رکھیں جس کے حاصل کرنے کے واسطے اللہ تعالے نے ہمکو اس عالم میں بھیجا اور انبیاے کرام کو مبعوث فرماکر ہماری ہدایت کی اب اللہ تعالے نے جنھیں عقل سلیم عنایت فرمائی ہے وہ خود غور کریں اور ہمدردحامیان اسلام جنکو شب و روز یہی فکر ہے اور ایسی صورتیں عمل میں لاتے رہتے ہیں کہ جس سے ہم دشمنوں سے محفوظ رہیں ان کی ہدایات پر عمل کرتے رہیں ان مقدسین نے اپنی عزیز وقت کو صرف کر کے محض لوجہ اللہ ہماری رہبری کیواسطے لاجواب اور نادر رسائل تحریر فرمائے ہیں جن سے دشمنان اسلام بھی دم بخود ہیں چنانچہ ہمارے حضرت اقدس مصنف رسالہ ہذا مدظلہ العالی نے ایک زمانہ میں جبکہ پادریوں کا بہت زور تھا جسکو بیالیس ۴۲ تینتالیس ۴۳ برس کا عرصہ ہوا پادریوں نے ایک تہلکہ مچا رکھا تھا کئی مولوی عیسائی ہوگئے اور مسلمانونکو گمراہ کرنا شروع کیا اوسوقت کے مسلمانوں کی تباہ کن اور بے بسی کی حالت دیکھ کر آپ سے تحمل نہو سکا اور ان نام کے مولویوں بندہ درہم و دینار اور عامتًا پادریوں کی خوب خبر لی یہانتک کہ وہ عاجز ہو گئے اور یہ فتنہ دبا بہت سے مسلمانوں کا ایمان سلامت رہا اور بعض جو گمراہ ہو چکے تھے اونھوں نے ہدایت پائی چونکہ اب پھر پادریوں نے زور کیا ہے اسلئے پھر یہ رسالے چھپوا کر مشتہر کیے جاتے ہیں مسلمانوں کو چاہیے کہ انکی قدر کریں اور انکی اشاعت میں پوری کوشش کریں ورنہ پچھتائیں گے اور اپنے بھائیوں کو عیسائیوں کے ہاتھ میں دیکھینگے ۔۔

شریک ہیں برخلاف واجب اور ممکن کے کہ ان میں شرکت نہیں ہو علاوہ اسکے انسان اور گھوڑا دونوں خدا کی
قدرت کے تابع ہیں بخلاف واجب اور ممکن کے کہ اونمیں سے ایک چیز یعنی واجب خدا کی قدرت کی تابع نہیں ہے کیونکہ وہ خود خدا ہے
پس جب مسیح میں خواص بشری پائے گئے اور وہ انکو انسان کہا گیا تو انکا خدا ہونا غیر ممکن ہے اسیواسطے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام
پاک میں فرمایا مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ حاصل یہ کہ لوازم
بشری ثابت کرکے بطلان الوہیت کرنا نہایت عمدہ طریقہ استدلال کا ہے جسمیں علاوہ اختصار کے یہ عمدگی ہے کہ عوام اور
خواص دونوں کیلئے کافی ہے اور دونوں گروہ اپنی فہم کے مطابق سمجھ سکتے ہیں کیونکہ عوام کے ذہن میں یہ سچا عقیدہ
مرکوز ہے کہ خدا کو لوازم بشری سے پاک ہونا چاہئے جب انکے روبرو کسی میں لوازم بشری ثابت کردئے جائیں
تو وہ سکی الوہیت کا بطلان انپر واضح ہوجاتا ہے اور خواص کے روبرو تو اتنا اشارہ کافی ہے کیونکہ اثبات بشریت کے بعد الوہیت
کا اثبات صریح محال بطلان ہے جسکا بیان ہماری تقریر سے واضح ہوگیا اونکو زیادہ بیان کی ہرگز حاجت نہیں آپ جو شخص
ان معنوں کو سمجھ لیوں یہ خارج ہوا اور وہ اونکے کانوں اَنَّ تَعلَّمُوا بَلْ تَعْقِلُ میں داخل ہو اسکا ذکر نہیں سمجھا نا تو آدمیوں کو مقصود ہوتا ہے
ستر جانور ... وں کو پادریصاحب نے آیت مذکور نقل کرکے بہت کچھ زبان درازیاں کیں ہیں اپنی فہم پر خوب ٹھٹھے اوڑاتے
ہیں مگر اب وہ آنکھیں کھولکر دیکھیں کہ قرآن مجید میں جو دلیل بطلان الوہیت مسیح کی بیان ہوئی ہے اوسکی تفصیل یہ ہے
جو ہم نے بیان کی اگر کچھ ہمت ہو تو اسمیں قلم اوٹھائیے ورنہ کچھ تو شرمائیے آپکو کچھ بھی خوف خدا ہے کلام خدا پر ایسے ٹھٹھے لگانیکا
انجام کیا ہوگا مگر آپکے عمل تو یہ ہیں ؎ یاں تو آپ چین سے گذرتی ہے ؛ عاقبت کی خبر خدا جانے۔ الغرض
جب مسیح کی الوہیت باطل ہوئی تو تثلیث کا بطلان ہوگیا کیونکہ مسیح تثلیث کا ایک جزء ہیں اور جب
جزء باطل ہوگیا تو کل بھی باطل ہوگیا اب میں اس رسالہ کو دعا پر ختم کرتا ہوں اے میرے قادر مطلق تو تمام عیسائی
بھائیوں کو خصوصاً پادری عماد الدین کو ورطۂ ضلالت سے نکال اور سلامتی اور نجات کا راستہ دکھا اے
خدائے کریم تو پادریصاحب کی آنکھوں سے تعصب اور عناد کا پردہ اوٹھادے اور اونہیں جہل مرکب کی تاریکی سے
نکال کر اپنے سچے دین اسلام کی روشنی سے اونکے دلکو منور کر آمین آمین بحرمۃ سید المرسلین۔

تمت

قدیم عیسائی اور جدید مسیحی کے رد میں بے نظیر اور لاجواب رسائل

(۱) ترانۂ حجازی۔ اس میں پادری عمادالدین کے سوالوں کا نہایت معقول اور دنداں شکن جواب ہے۔ نجات، شفاعت اور عصمت انبیا کا ذکر ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اثبات اور معجزات اور پیشنگوئیوں کا بیان ہے۔ پہلی مرتبہ ۱۳۰۹ھ میں اور بار دوم ۱۳۳۲ھ میں چھپا۔

(۲) دفع التلبیسات۔ اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے آپکی نبوت و صداقت کو ثابت کیا ہے اور مذہب عیسوی کی بنیاد کو اکھیڑا ہے۔ پہلی مرتبہ ۱۳۰۲ ہجری میں اور بار دوم ۱۳۳۱ ہجری میں چھپا ہے۔ اب پھر چھپنے کی ضرورت ہے۔

(۳) تکمیل الادیان باحکام القرآن۔ اس میں پادری صفدر علی کے اعتراضوں کا جواب ہے اور تعلیم اسلام کی خوبیوں کو ثابت کر کے اسکی حقانیت دکھائی گئی ہے اور یہ دکھایا گیا ہے کہ دین محمدی نے ادیان سابقہ کی تکمیل کی ہے۔ پہلی مرتبہ ۱۳۰۳ ہجری میں اور بار دوم ۱۳۲۹ ہجری میں چھپا۔

(۴) پیغام محمدی۔ اس میں پادری صفدر علی کے نیاز نامہ اور پادری ٹھاکر داس کے عدم ضرورت قرآن کا نہایت محققانہ جواب ہے اور عقلی اور تحقیقی دلائل سے مقدس مذہب اسلام کی ضرورت اور دین موسوی اور عیسوی پر اسکی فضیلت ثابت کی ہے۔ وسیع النظر پادری اسکے لاجواب ہونیکا اقرار کرتے ہیں اور نہایت قابل تعلیم یافتہ حضرات اسکی تحقیقات کو دیکھکر حیران ہیں۔ یہ نادر کتاب پہلی مرتبہ ۱۳۰۰ ہجری میں اور بار دوم ۱۳۳۱ ہجری میں چھپی۔

(۵) مراسلات مذہبی۔ پادری فیلڈ بریوے سے تحریری مناظرہ ہوا تھا اسکی پوری کیفیت اسمیں درج ہے چنانچہ پادری صاحب کو لاجواب ہونا پڑا۔ یہ کتاب ۱۳۰۱ھ میں چھپی تھی اب بالکل نہیں ہے اسکے چھپنے کی سخت ضرورت ہے۔ مذکورہ رسائل سوا **البرہان** کے اثبات حقانیت قرآن وغیرہ ... [illegible]

(۶) فیصلۂ آسمانی حصہ اول (۷) فیصلۂ آسمانی حصہ دوم (۸) فیصلۂ آسمانی حصہ سوم۔ ان رسالوں میں مرزا صاحب کی نہایت عظیم الشان پیشینگوئیوں کو جھوٹا دکھا کر انکی خطاؤں کو انکی نفسانی خواہشات ظاہر کر کے اور انکے جھوٹ و فریب کو بیان کر کے قرآن و حدیث و ان کا جھوٹا ہونا دکھایا ہے۔ قابل دید رسائل ہیں۔

(۹) شہادت آسمانی (۱۰) دوسری شہادت آسمانی۔ مرزا صاحب نے جو ۱۳۱۲ھ کے رمضان شریف کے چاند اور سورج گہن کو اپنے لیے آسمانی شہادت بتایا تھا اس رسالہ میں ... دلائل قاطعہ سے غلط دکھا کر انکو جھوٹا ثابت کیا ہے۔

(۱۱) صحیفۂ انواریہ (۱۲) حقیقۃ المسیح (۱۳) معیار المسیح (۱۴) دوستانہ نصیحت (۱۵) آئینہ کمالات مرزا (۱۶) اشتہار اعلانی (۱۷) تنزیہ ربانی (۱۸) معیار صداقت (۱۹) تنبیہ قادیانی (۲۰) تائید ربانی (۲۱) دعاء مرزا (۲۲) مسیح کاذب (۲۳) حق طلب کی ... (۲۴) ختم النبوۃ فی الاسلام (۲۵) انجم الثاقب حصہ (۲۶) شہادت القرآن حصہ اول (۲۷) دعویٰ نبوت مرزا (۲۸) عبرت خیز (۲۹) حق نما (۳۰) آئینۂ قادیانی (۳۱) اظہار حق (۳۲) الہامات مرزا (۳۳) مرقع قادیانی (۳۴) حقیقۃ المسائل ... ان رسالوں میں مختلف طریقوں سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ تفصیل اسکی ملاحظہ سے معلوم ہوگی۔ اخیر رسالہ میں ... مرزا کو جھوٹا ثابت کیا ہے اور مسیح قادیان پر اقراری ڈگریاں۔ اس رسالہ میں دکھایا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے اقوال میں اپنے جھوٹے ہونیکا اقرار کیا ہے۔ (۳۶) صحیفۂ رحمانیہ از نمبر ۱ تا ... (۳۷) صحیفۂ محمدیہ از نمبر ۱ تا ۱۴۔ ان دونوں میں مختلف طریقوں سے مرزا صاحب کی حالتوں کو روشن کر کے دکھایا ہے اور انکے ... کا کذب ثابت کیا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی رسائل ہیں جنکی مستقل فہرست علیحدہ چھپی ہے۔

ملنے کا پتہ۔ حاجی محمد لیاقت حسین خانقاہ رحمانیہ مخصوص پور (مونگیر)